الا بذکر اللہ تطمئن القلوب

الحمد للہ کتاب

طمانینۃ القلوب فی ذکر المحبوب

المعروف بنام تاریخی

لذات مسکین

۱۳۱۱ھ

مشتمل بر چہل رسالہ در سہ جلد

بماہ جمادی الاخری سنہ ۱۳۱۲ھ

بار اوّل

در مطبع مفید دکن حیدرآباد طبع

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب

الحمد للہ مجموعۂ ملفوظات سیدنا و مرشدنا حضرت محمد نعیم المعروف بہ

مسکین شاہ صاحب قبلہ مدظلہ العالے المسمّی بہ

طمانینۃ القلوب فی ذکر المحبوب

المعروف بنام تاریخی

لذات مسکین

۱۳۱۴

جلد اوّل

مشتمل بر ہشت رسایل مفصلۂ ذیل

عقاید ضروریہ	مسایل ضروریہ	صورت نماز	تجوید الحروف
دوائر التجوید	قواعد التجوید	ہدایۃ القراء	خطب

سگ آستانہ حضرت ایشان فقیر مسکین ابوطاہر محمد عبد القادر عفی عنہ بکمال التصحیح بقالب طبع رسانید

در مطبع مفید دکن بماہ ربیع الاول ۱۳۱۴ھ طبع شد

فہرست جلد اول لذات مسکین

الا بذکر الله تطمئن القلوب

الحمد لله مجموعهٔ ملفوظات پیر دستگیر منبع فیوضات سرمدی مروج طریقهٔ نقشبندی مجددی
هادی بعث خیر البشر مجدد مائة رابعة العشر سیدنا و مولانا و مرشدنا
حضرت محمد نعیم المعروف مسکین شاه صاحب قبله مدظلهم العالی المسمی

طمانینة القلوب فی ذکر المحبوب

المعروف بنام

لذات

۱۳۱۱ھ

جلد اول

سگ ناچیز آستانهٔ حضرت ایشان قلبی و روحی فداه فقیر حقیر
مسکین ابوطاهر محمد عبد القادر عفی عنه بهر استفاضهٔ
یاران طریقه بکمال تصحیح و تهذیب بقالب طبع رسانید

در مطبع مفید دکن حیدرآباد طبع شد

رسالہ
عقائد ضروریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الصلوۃ والسلام علی سید المرسلین محمد صلعم وعلی آلہ
واصحابہ اجمعین۔ بعد حمد وصلوۃ کے ایمان لے آ اور یقین جان رکھ کہ
اللہ تعالیٰ ایک ہے یعنی نہیں ہے دوسرا شریک اُسکے اور وہ اللہ تعالیٰ
قدیم ہے یعنی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا اور وہ اللہ تعالیٰ موجود
ہے یعنی ذات سے اپنی موجود ہے نہ دوسرے سے اور وہ اللہ تعالیٰ
واجب الوجود ہے یعنی وجود اُسکا واجب اور لازم ہے۔ جان اللہ تعالیٰ
کے تئیں صفتیں حقیقیہ ہیں اور وہ قدیم ہیں۔ جیسا کہ حیات۔ علم۔ قدرت
ارادت۔ سمع۔ بصر۔ کلام۔ تکوین۔ پس اللہ تعالیٰ حی ہے یعنی جیتا ہے
بغیر جسم وجان کے۔ اور علیم یعنی جانتا ہے بغیر وہم وخیال کے۔ اور قدیر
ہے یعنی سب چیز پر قادر ہے۔ اور مرید ہے یعنی ارادہ کرنے والا ہے

تمام کام ارادے سے اُسکے ہوے اور ہوتے ہین۔ اور سمیع ہے یعنی سُننے والا ہے بغیر کانون کے۔ اور بصیر ہے یعنی دیکھنے والا ہے بغیر آنکھون کے۔ کوئی چیز نظر سے اُسکے پوشیدہ نہین ہے۔ اور متکلم ہے یعنی باتین کرنے والا ہے بغیر زبان کے۔ اور مُکَوِّن ہے یعنی پیدا کرنے والا ہے تمام ممکنات کا ان صفتون کے تئین صفاتِ کاملہ بھی کہتے ہین۔ جان کہ علما محققین نے صفات ثبوتیہ حقیقیہ کے تئین لاہو ولاغیرہ فرمائے ہین یعنی یہ صفتان نہ عین ذات ہین نہ غیر ذات سواے صفات حقیقیہ کے صفات اضافیہ بے شمار ہین جیسا کہ خالقیت رازقیت۔ احیا۔ اماتت۔ پس اللہ تعالے خالق ہے یعنی پیدا کرنیوالا عالم کا ہے۔ اور رازق ہے یعنی رزق دینے والا تمامونکا ہے۔ اور مُحیی ہے یعنی زندہ کرنیوالا ہے۔ اور مُمیت ہے یعنی مارنے والا ہے۔
ایمان لے آ اور یقین جان کہ اللہ تعالے جسم وجسمانی نہین ہے یعنی تن دار نہین ہے اور جوہر نہین ہے۔ جان کہ جوہر بھی قسم سے تن کے ہے۔ اور عرض نہین ہے یعنی سیاہ یا سفید یا مانند انکے اور کوئی صفت دار نہین ہے۔ اور مُصَوَّر نہین ہے یعنی صورت دار نہین ہے۔ اور مرکب نہین ہے یعنی ٹکڑے ٹکڑے جمع نہین ہے۔ اور معدود نہین ہے یعنی مانند یک ودو تین کے شمار کئے نہین جاتا ہے۔ جان کہ اللہ تعالے

ایک ہے نہ ایسا ایک کہ دو تین۔چار۔پانچ۔اُس ایک سے گنے جاتے
ہین۔اور محدود نہین ہے یعنی اطراف گھیرا نہین گیا ہے۔اور متناہی نہین ہے
یعنی انتہا نہین رکھتا ہے۔اور اللہ تعالےٰ لنبا چوڑا اونچا چھوٹا کشادہ تنگ
نہین ہے بلکہ اللہ تعالےٰ کشادہ ہے نہ ساتہ اِس کشادگی کے کہ فہم مین
ہماری آوے۔اور گھیرا ہے ہمارے تئین نہ ایسا کہ سمجھ مین ہماری اوے
ایمان لے آتے ہین ہم کہ اللہ تعالےٰ واسع ہے اور محیط ہے اور قریب ہے
لیکن کیفیت اُسکی نہین جانتے ہین ہم۔جان کہ اللہ تعالےٰ نہ داخل عالم ہے
نہ خارج عالم ہے نہ متصل عالم ہے نہ منفصل عالم ہے ایسا داخل اور خارج اور متصل
اور منفصل کہ قیاس مین ہمارے آوے اور یقین جان کہ ذات اللہ تعالیٰ
کی جہات ستہ سے خالی ہے یعنی آگے پیچھے اوپر نیچے سیدہے بائین کسی
طرف تخصیص کی گئی نہین ہے۔اور اللہ تعالےٰ ساتہ کسی چیز کے ملتا نہین
ہے اور کوئی چیز ساتہ اُسکے ملتی نہین ہے۔اور اللہ تعالےٰ کسی شی مین
دھستا نہین ہے اور کوئی شی بیچ اُسکے دھستی نہین ہے جیسا کہ پانی بیچ
ڈھیلے کے یا آگ بیچ پتھر کے۔اور کوئی زمانہ شامل اللہ تعالیٰ کو نہین ہے
نہ ماضی نہ حال نہ استقبال۔اور اللہ تعالےٰ مان اور باپ سے اور زن و
فرزند سے پاک ہے یعنی کسی نے اُسکو جنا نہین ہے اور کوئی اُس سے
جنا نہین گیا ہے اور اللہ تعالےٰ کھانے پینے سے سونے جاگنے سے مبرا ہے

ہے ایک حصہ تمام عالم ہے اور نو حصے وہ ہین یہانتک کہ ہر ایک قطرہ کے ساتھ ایک فرشتہ موکل ہے۔ تمام عالم مین دخل اُنھون کو ہے اور سوائے صورت اپنی ہر کسیکی صورت پر قادر ہین جسکی صورت چاہتے ہین اُسکی صورت سے ظاہر ہوتے ہین۔ چار اُنھون سے مرتبہ عظیم رکھتے ہین اور مقام نبوت سے سرفراز ہین۔ ایک جبرئیل۔ دوسرے اسرافیل تیسرے میکائیل۔ چوتھے عزرائیل علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیمات جبرئیل علیہ السلام واسطے پیغام لے آنے نبیون پر مقرر ہین۔ اسرافیل علیہ السلام واسطے پھونکنے صور کے کھڑے ہین۔ میکائیل علیہ السلام واسطے تقسیم کرنے رزق کے حکم کیے گئے ہین۔ عزرائیل علیہ السلام واسطے نکالنے جان جاندارون کے مقرر ہین۔ بعد ان چارون کے اُٹھانے والے عرش کے ہین۔ بعد انکے ہر ایک اپنے اپنے کام پر اور مقام پر ہے۔ جان کہ رسول بنی آدم کے علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات افضل ہین اوپر رسول فرشتون کے علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات اور رسول فرشتون کے افضل ہین عام مسلمانو سے اور عام مسلمان افضل ہین عام فرشتون سے اور عام فرشتے افضل ہین گنہگار مسلمانو سے

فصل - بیچ بیان ایمان اور اعتقاد انبیا علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کے ایمان لے آ اور یقین جان کہ تمام رسولان صلوات اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بنی آدم ہین اور بھیجے ہوئے اللہ جل جلالہ کے طرف خلق اللہ کے ہین

راستہ نیکی کا بتانا اور بدی سے بچانا کام اُنہون کا ہے جو قبول کیا اُنکو
اور اُنکے راستے کو وہ بہشت مین گیا اور جو خلاف اُنکے کیا وہ دوزخ مین
پڑا اور تمام رسولان صلوۃ اللہ تعالی علیہم اجمعین۔ تمام بنی آدم سے اور
فرشتون سے افضل ہین اور معصوم ہین یعنی گناہ کبیرہ اور صغیرہ سے پاک
اور مُبرا ہین وہ جو فرماے ہین تمام حق ہے اُسمین بال برابر خلاف نہین ہے
جان کہ مرتبہ نبوت اور رسالت کا عبادت سے اور کسب سے نہین حاصل
ہوتا ہے محض فضل آلہی سے جل جلالہ کوئی ریاضت سے رسول نہین
ہوتا ہے اور اللہ تعالےٰ نے اُنھون کو معجزے عنایت فرمائے ہین۔ معجزہ
اُسکے تئین کہتے ہین جو خرق عادت ساتھ دعوے نبوت کے ہووے
جیسا کہ موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کا عصا اژدہا ہوتا تھا اور عیسیٰ
علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی دعا سے مردہ زندہ ہوتا تھا اسیطور سے
ہر ایک پیغمبر کو ایک دو معجزہ عطا فرمایا تھا۔ اور نبی ہمارے محمدؐ صلی اللہ
تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے تئین تمام معجزے سب نبیون کے عنایت فرمائے
تھے سواے اُن معجزون کے جو آپ چاہتے تھے عنایت فرماتا تھا بلکہ ادنے
امتیون سے آپ کے وُہ کام خلاف عادت ہوے کہ اوپر کے نبیون سے
ہوے تھے۔ جان کہ کوئی عورت یا کوئی غلام یا کوئی چھوٹا نبی نہین ہوا
سکندر ذوالقرنین اور لقمان حکیم ان دونون کی نبوت مین اختلاف ہے۔ جو نبی

بولے اُس سے جھگڑا نہ کر کر اقرار اور انکار نبوت سے اِن دونون کے
سکوت کرنا۔ اور نبوت مین حضرت خضر علی نبینا و علیہ السلام کے بھی اختلاف
ہے لیکن قول صحیح طرف نبوت کے ہے۔ پہلے رسُول دادا ہمارے حضرت
آدم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام ہین اور آخر رسُول یعنی ختم المرسلین فخر
الاولین والآخرین محبوبؐ رب العالمین نبیؐ ہمارے رسُولؐ ہمارے سردارؐ
ہمارے یعنی حضرت محمد مصطفےٰ ہین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم بیٹے
عبد اللہ کے عبد اللہ بیٹے عبد المطلب کے۔ عبد المطلب بیٹے ہاشم کے۔ ہاشم
بیٹے عبد المناف کے۔ جان کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار اور بعضے روایت مین
دو لاکھ چوبیس ہزار اگرچہ پیغمبر شمار کیے جاتے ہین انحصار انہو نپر نہ کر کر مطلق
تمامون پر ایمان لے آنا۔ اگر ایمان ایک پر نہ لایا گویا تمامو نپر نہ لایا جان
کہ بعضے اُنہون سے نبیؐ ہین اور بعضے رسُول ہین رسُول اور نبی دونون
بھیجے ہوے اللہ جل جلالہ کے ہین لیکن سات رسُول کی کتاب اور شریعت بھی ہے
اور سات نبی کے نہین ہے اور پانچ اُن رسُولون مین اولوالعزم ہین یعنی مرتبہ بڑا رکھتے ہین
ایک نوحؑ۔ دوسرے ابراہیمؑ۔ تیسرے موسٰیؑ۔ چوتھے عیسٰیؑ علی نبینا و علیہم
الصلوٰۃ والسلام۔ پانچوین حضرت محمدؐ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہٖ وصحبہٖ وسلم کہ سردار اُن چارون کے ہین ختم المرسلین فخر الاولین والآخرین
اور رحمۃ للعالمین ہین کہ بھیجے ہوئے تمام ہین کیا انسان اور کیا جنات

اور سبب پیدایش ممکنات کا آپ ہین کہ واسطے آپ کے اللہ تعالےٰ جل شانہٗ نے
تمام ممکنات کو پیدا کیا اور ربوبیت اپنی ظاہر کیا دین اور شریعت آپ
کی قیامت تک باقی رہیگی۔ بعد آپ کے کوئی رسول نہ ہوا ہے نہ قیامت تک
ہوگا۔ عیسیٰ علی نبیّنا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام کہ آسمان پر ہین قریب قیامت
کے واسطے مارنے دجّال لعین کے اُترینگے آپ کی شریعت پر اور دین پر
عمل کرینگے اور مانند امت آپ کے زندگانی کرینگے آپ کی اُمّت مین
داخل ہونے کا فخر کرینگے۔

فصل ۵ — بیچ بیان ایمان اور اعتقاد کتابان اللہ جلّ جلالہٗ کے۔

ایمان لے آ اور یقین جان کہ جو کتابان اللہ تعالےٰ نے پیغمبرون پر بھیجا ہے
وہ تمام کلام اللہ تعالےٰ کا ہے۔ اور غیر مخلوق ہے کہ اُسمین بال برابر شبہہ
نہین ہے۔ اگر کسی نے شبہہ کیا وہ ایمان سے باہر ہوا۔ جان کہ علماؤن
نے اگرچہ شمار کتابون کا ایک سو چار تک کئے ہین انحصار اون پر کر
مطلق ایمان لے آنا شاید کہ اس گنتی سے زیادہ ہووین یا کم ہوئین۔
اُن کتابون سے چار کتابان بڑے اور مشہور ہین ایک توریت کہ
اوپر موسیٰ علی نبیّنا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے نازل ہے دوسرے زبور
کہ اوپر داؤد علی نبیّنا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے نازل ہے تیسری انجیل
کہ اوپر عیسیٰ علی نبیّنا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے نازل ہے چوتھے قرآن

شریف کہ خلاصہ اُن تمام کتابون کا ہے کہ اوپر خلاصہ عالم اور سردار اولاد
آدم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے نازل ہے
جان کہ تمام کتابین بعد ذکر آلہی جل جلالہ اور احکام شرعی کے بھرے ہوئے
تعریف مین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے اور
آل اور اصحاب اور اُمت آپ کے ہین کہ انبیا اوپر کے علی نبینا وعلیہم الصلوۃ
والسلام ذکر سے اور تعریف سے آپ کے قرب آلہی جل جلالہ پیدا کرتے
تھے۔ جان کہ تمام کتابوں پر ایمان لے آنا۔ لیکن تابعداری احکام اُنہون
کی نہ کرنا واسطے منسوخ ہونے احکام اُنہون کے اور قرآن شریف پر
باوجود ایمان کے تابعداری تمام احکام کی فرض اور لازم ہے جسنے
تابعداری نہ کیا اُسنے ایمان قرآن شریف پر نہ لایا۔ اور ایمان لے آکہ
قرآن شریف کلام اللہ تعالے کا ہے نہ کلام پیغمبر صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ
وسلم کا نہ کلام جبرئیل علیہ السلام کا ہے۔ معجزہ بیچ عبارت اور معانی اُسکے
یہ ہے کہ اگر تمام عالم جمع ہو دین مانند چھوٹے سورے کے بنا نہ سکین
اور جان کہ حدیث قدسی بھی کلام اللہ تعالے کا ہے۔ لیکن فرق درمیان
مین قرآن شریف اور حدیث قدسی کے یہ ہے کہ قرآن شریف واسطے
سے جبرئیل علیہ السلام کے پہنچا ہے اور حدیث قدسی کو واسطہ جبرئیل
علیہ السلام کا نہین ہے۔ پس معانی اُسکے اوپر قلب مبارک حضرت

محمد رسول اللہ صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے وارد ہوئے ہین اور عبارت
اُسکی زبان مبارک سے ارشاد فرمائے ہین۔ جان کہ بیچ اُس عبارت کے
مانند قرآن شریف کے معجزہ نہین ہے۔ جان کہ جیسا کہ حضرت محمد رسول اللہ
صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم ختم المرسلین ہین ویسا ہی قران شریف
ختم کتب اولین ہے کہ بعد اُسکے نہ دوسری کتاب نازل ہوئی ہے نہ
قیامت تک ہو گی۔ اور احکام اُسکے قیامت تک جاری رہین گے۔

فصل بیچ بیان اعتقاد معراج شریف کے۔ ایمان لے آ
اور یقین جان کہ معراج حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ
وآلہ وسلم کا ساتھ جسم مبارک کے بیچ بیداری کے ہوا ہے۔ یعنی اللہ تعالےٰ
نے مکہ شریف مین ذات مبارک کے تئین مسجد حرام سے مسجد اقصےٰ تک
اور مسجد اقصےٰ سے آسمان اوّل تک اور آسمان اوّل سے عرش تک
اور عرش سے مقام قاب قوسین او ادنےٰ تک لیگیا ہے۔
جان کہ حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے جمال
بیچون وبیچگونگی کو اِن آنکھون سے دیکھے ہین اور اِس دیکھنے مین ہی
علماؤن نے اختلاف کئے ہین یعنے بعضے عدم رویت کے قایل ہین
اور جان کہ حبیب ربّ العالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے
تئین باوجود خاصۂ بیشمار کے دو خاصۂ بڑے ہین۔ ایک معراج شریف

دوسرا مقام شفاعت کہ بیچ اسکے دوسرے انبیاؤن کے تئین علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام شرکت نہین ہے۔

فصل — بیچ بیان ایمان اور اعتقاد روح کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ رُوح مانند تمام ممکنات کے نو پیدا ہے۔ قدیم نہین ہے کسی نے قدیم جانا نہایت بُرائی کیا۔ اور مذہب اہل سُنت وجماعت کا خلاف کیا۔

فصل — بیچ بیان ایمان اور اعتقاد خیریت امت حبیب رب العالمین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ جیسا حضرت محمد صلعم رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم بہتر تمام انبیاؤن کے ہین امت آپکی بہتر تمام اُمتون کی ہے۔ اور صحابہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے بہتر تمام اُمت کے ہین اور بعد صحابہ رضے اللہ تعالےٰ عنہم کے تابعین اور بعد تابعین کے تبع تابعین ہین۔ جان کہ صحابی رضے اللہ تعالےٰ عنہ اُس ذات پاک کے تئین کہتے ہین کہ ساتھ ایمان کے صحبت سے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے مشرف ہووے اگرچہ وہ صحبت ایک ساعت ہی۔ اور تابعین وہ ہین جو صحابہ رضے اللہ تعالےٰ عنہم سے ملاقات کیے اور فیض سے اُنھون کے مشرف ہوے۔ اور تبع تابعین وہ ہین جو تابعین کو دیکھے اور فرمانبردارے

انھون کے گئے جان کہ کوئی عام مؤمن سے مرتبہ اولیا رحمۃ اللہ تعالے
علیہم کو نہین پہنچتا ہے ۔ اور کوئی اولیاؤن سے مرتبہ صحابی رضی اللہ تعالےٰ
عنہ کو نہین پہنچتا ہے ۔ اور کوئی صحابیون سے رضے اللہ تعالے عنہم
مرتبہ رسولون کو نہین پہنچتا ہے علی نبینا وعلیہم الصّلوٰۃ والسّلام ۔

فصل بیچ بیان خلافت خلفاء راشدین رضی اللہ تعالی عنہم کے ۔

ایمان لے آ اور یقین جان کہ بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم
کے اور بعد انبیاؤن کے علی نبیّنا وعلیہم السلام مرتبہ حضرت صدیق اکبر
رضے اللہ تعالے عنہ کا ہے کہ آپ جانشین مطلق اور خلیفہ برحق حبیب
رب العالمین صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے ہین اور قرابت مین سُسرے
ہین اور بعد حضرت صدیق اکبر رضے اللہ تعالے عنہ کے مرتبہ حضرت
عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالے عنہ کا ہے کہ آپ خلیفہ دوسرے آن سرورؐ
صلّی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے ہین آپ بھی سُسرے ہین اور بعد حضرت
عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالے عنہ کے مرتبہ حضرت عثمان ابن عفان
رضے اللہ تعالے عنہ کا ہے کہ آپ خلیفہ تیسرے رسول اللہ صلّی اللہ
تعالے علیہ وآلہ وسلم کے ہین اور قرابت مین داماد ہین ۔ اور بعد حضرت
عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالے عنہ کے مرتبہ حضرت علی ابن ابی طالب
کرم اللہ تعالے وجہہٗ کا ہے کہ آپ خلیفہ چوتھے حضرت محمدؐ مصطفے صلّی اللہ

تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں آپ ہی داماد ہیں۔ اور یقین جان کہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ افضل ہیں حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور جان کہ بیچ خلافت حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہما کے باوجود اشارہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے اجماع تمام صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم کا ہوا تھا تمامون نے بجان و دل فضیلت اور تابعداری شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی قبول کئے جس نے اجماع سے انکار کیا وہ کافر ہوا پس مذہب اہل سنت وجماعت کا وہ ہے کہ اوپر ترتیب خلافت کے فضیلت اور محبت ہر ایک سے رکھے یعنی بعد حضرت جناب رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جیسا مرتبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے ویسے ہی محبت زیادہ رکھے اور بعد آپ کے حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور بعد آپ کے حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور بعد آپ کے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالےٰ وجہہ سے محبت رکھے اگر کسی نے مرتبہ چارونکا برا جانا یا بیچ امور دین کے محبت سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے دوسرے کی محبت زیادہ کیا وہ مذہب اہل سنت وجماعت سے باہر ہوا اور خاصہ اہل سنت وجماعت کا یہ ہے کہ باوجود تفضیل شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے محبت ختنین اور اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے تئیں جزو ایمان فرمائے ہیں اور جو کہ یہ محبت نہیں رکھا وہ اہل سنت وجماعت سے خارج ہوا یقین جان کہ صحابہ اور اہل بیت

رضی اللہ تعالی عنہم آپس مین ایک دوسرے پر نثار تھے اور مانند دودہ شکر کے ملے
ہوے تھے بال برابر آپسمین کدورت نہین تہی عیاذاً باللہ اگر کسی نے کدورت جانا
وہ اپنی خباثت کے سبب اُن ذاتون پاکون پر خیال کیا جو لڑائیان کہ بعد حضرت
جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے آپسمین ہوئے وہ واسطے حق کے
تھے نہ واسطے ہوائے نفس کے لیکن فرق یہ تہا کہ ایک طرف دو ثواب ملتے تہے اور دوسرے
طرف ایک ثواب ہرگز خیال اُن لڑائیون پر نہ کر کر صاف دل سے تمام صحابہ اور اہل
بیت رضی اللہ تعالی عنہم سے اعتقاد اور محبت کامل رکھنا نعوذ باللہ منہا کسی بہے
ادنی صحابی سے یا اہل بیت سے بغض رکھا یقین کہ اُسنے جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالی
علیہ وآلہ وسلم سے بغض رکھا بس جو جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم سے
بغض رکہا وہ ایمان سے باہر ہوا اور جان کہ بوقت ذکر ہر صحابی اور اہل بیت کے رضی اللہ
تعالی عنہ کہنا اور نیکی سے یاد کرنا جان کہ صحابہ اور اہل بیت رضی اللہ تعالی عنہم بشارت
دیے گئے جنت کے ہین یعنی جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم
نے خوشخبری جنت کے پہنچائے ہین بعضون کو خاص اور بعضون کو عام
پس عشرہ مبشرہ مشہور واسطے اسکے ہین کہ وقت واحد مین زبان مبارک
سے نام پاک دسون کا لیکر بشارت جنت کی فرماے ہین۔ یعنی ابوبکرؓ بیچ جنت کے
اور عمرؓ بیچ جنت کے اور عثمانؓ بیچ جنت کے اور علیؓ بیچ جنت کے اور طلحہؓ بیچ جنت کے اور زبیرؓ
بیچ جنت کے اور عبدالرحمنؓ بن عوف بیچ جنت کے اور سعدؓ بن ابی وقاص

بیچ جنت کے۔ اور سعید بن زید بیچ جنت کے۔ اور ابو عبیدہ بن جراح بیچ جنت کے
اور یہ عشرہ مبشرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم باوجود بشارت خاص کے تمام بشارات
عام مین شریک ہین۔ بعد خلفاء چہار رضے اللہ تعالیٰ عنہم کے چھہ صحابیہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہ باقی عشرہ مبشرہ سے مرتبہ انھونکا ہے۔ بعد عشرہ
مبشرہ رض کے مرتبہ اہل بدر رض کا ہے۔ یعنی جو صحابہ رضی اللہ تعالےٰ
عنہم کہ جنگ بدر مین شریک تھے۔ بعد اہل بدر کے مرتبہ اہل اُحد رض کا ہے
یعنی جو صحابہ رضے اللہ تعالیٰ عنہم کہ جنگ اُحد مین شریک تھے۔
بعد اہل احد کے مرتبہ اہل بیعت رضوان کا ہے یعنی جو صحابہ رضی اللہ
تعالےٰ عنہم کہ نیچے جھاڑ کے بیعت کیے تھے مرتبہ اہونکا ہے۔ جان کہ
عام مہاجران رضے اللہ تعالےٰ عنہم فاضل ہین عام انصار رضی اللہ
تعالےٰ عنہم سے۔ جان کہ صحابہ رضے اللہ تعالےٰ عنہم بمقتضائے آیہ
شریفہ کے کہ رُحَمَاءُ بَیْنَهُمْ بیچ شان پاک انھون کے
نازل ہے آپس مین محبت اور رحم ایک دوسرے پر کرتے تھے
(رحم کرنیوالے آپسمین ۱۲)
اور جیسا عاشق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
تھے ویسا ہی عاشق ایک دوسرے پر تھے اور جان اپنی نثار
کرتے تھے۔ اور جو لڑائیان کہ آپسمین ہوئے بہ سبب اجتہاد کے
ہوئے نہ واسطے ہوائے نفس کے نہ واسطے محبت جاہ کے

نہ واسطے ریاست کے نہ واسطے ملک کے نہ واسطے مال کے۔
جان کبیچ ان لڑائیون کے حق طرف حضرت علی مرتضے کرم اللہ تعالے
وجہہ کے تہا اور طرف دوسرون کے خطا تہی جبکہ وہ خطا خطاے
اجتہادی تہی سبب ایک درجہ ثواب کا تہا نہ موجب عذاب کا۔
اسی جاے سے مقام اور مرتبہ اُن ذاتون پاکون کا دریافت
چاہئے کرنا کہ جنکی خطا پر اللہ تعالے ثواب عطا فرماتا تہا پس کسی نے اِس
خطا پر عتاب کیا یا زبان لعن اور طعن کو دراز کیا اُسنے اللہ تعالے سے
معارضہ کیا جسنے کہ اللہ تعالے سے معارضہ کیا وہ ایمان سے اپنے
ہاتھ دہویا۔ جان کبیچ ان لڑائیون کے حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالے عنہا کہ محبوبہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم
کی تہین اور حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضے اللہ تعالے عنہا کہ عشرہ
مبشرہ سے تہے وہ تہے اور حضرت معاویہ رضے اللہ تعالے عنہ کہ
سالے جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے تہے اور
عادل اور فاضل تہے اور صحابہ نجباؤن اور شرفاؤن رضی اللہ
تعالی عنہم سے تہے اور کاتب وحی تہے اور صاحب اجتہاد تہے وہ،
اور کتنی لڑائیان بہ سبب اِس اجتہاد کے حضرت علی مرتضے کرم اللہ
تعالی وجہہ سے کئے اگرچہ بیچ اس اجتہاد کے خطا تہی موجب ثواب کے

تھے نہ موجب عذاب کے اور حضرت علی مرتضے کرم اللہ تعالے وجہہ نے
فرماتے ہین کہ بھائیان میرے اوپر میرے باغی ہوئے ہین نہ فاسق
ہین نہ کافر ہین نعوذ باللہ منہا کسینے فاسق کہا یا کافر بولا یا زبان لعن و
طعن کو دراز کیا اُسنے خلاف حضرت علی مرتضے کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ کا
کیا اور دل کو آپ کے آزردہ کیا۔ جان کہ جب دو بھائی آپسمین لڑتے
ہین اور غیر کی طرف رجوع کرتے ہین وہ کہتا ہے کہ تم دونون بھائی
آپس مین ایک ہو ہمارے تئین کیا کہ ہم بیچ اسکے کہین اگر ایک کو
کچھ کہتے ہین دوسرا خفا ہوتا ہے پس صحابہ رضے اللہ تعالے عنہم
آپسمین برادر حقیقی سے زیادہ تھے کسینے ایک سے بے ادبی کیا سکو
ناراضا کیا پس سلامتی بیچ اسکے ہے کہ اپنے تئین بیچ معاملہ ان بزرگوارون
کے دخل نہ دینا اور موافق مرتبہ ہر ایک کے تمامون سے محبت رکھنا
جان کہ یہ آیہ شریفہ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ[1] بیچ شانِ مبارک
حبیب خدا صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے نازل ہے اور صحابہ رضہ
رضے اللہ تعالیٰ عنہم اِس خُلق عظیم سے فیض پاکر متخلق ساتھ اخلاق
حمیدہ کے ہوکر صفاتِ ذمیمہ سے پاک اور مبرا ہین جسنے گمانِ بد
اِن پاک ذاتون مین خیال حسد اور بغض اور کینہ کا کیا بس اُسنے
بتاثیر سے صحبت مبارک آن سرور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے

[1] اور تحقیق یا محمد الستار عظیم کئے

آنکھین اپنی ڈہانپا اور فرمائے آپنے کہ بہتر زمانون کا زمانہ میرا ہے سُننے
بد تر زمانون کا گردانا اور صحابہ رضے اللہ تعالی عنہم کہ بہتر اور سردار
خیرالامم کے ہین بد تر اِس اُمت کے بلکہ بد تر تمام امتون کے کیا
نعوذ باللہ من ذلک۔ جان کہ اولیا غوث قطب محبوب رحمۃ اللہ تعالے
علیہم کا ادنی صحابی رضے اللہ تعالی عنہ کے مرتبہ کو نہین پہونچتے ہین۔
صحبت سے اُنہون کے حسد اور بغض اور کینہ صاف ہو کر نفس امّارہ
مُطمئِنَّہ ہوتا ہے پس جسنے کہ ہمنشینانِ جناب حبیب رب العالمین کو
نسبت حسد اور بغض اور کینہ کی لگایا اُسنے کیا بڑی جُرأت کیا اور مرتبہ
سے صاحب اُن صحابہ رضی اللہ تعالے عنہم کے کہ سردار انبیاؤن کے
ہین صلی اللہ تعالی علی نبیّنا وعلیہم السلام مُنہہ پہیرا نعوذ باللہ من ذلک

فصل بیچ کیفیت یزید شدید کے ۔ جان کہ یزید شدید نے کہ حضرت
امام حسین رضے اللہ تعالی عنہ کو شہید کیا ایسا بُرا کیا کہ ابتدائے زمانہ سے
یہانتک کسی نے نہین کیا اور انتہا تک کوئی نہین کریگا پس کسینے اُسے
اچھا جانا وہ مذہب اہل سنت وجماعت سے خارج ہوا اور اپنے تئین
یزیدیون مین داخل کیا اُسے اور اُسکے کام کو بُرا جانکر خدا پر چھوڑنا۔ اور
لعنت اُسپر نہ کرنا۔ جان کہ لعنت نہ کرنا واسطے اسبات کے نہین ہے کہ
وہ بدبخت قابل لعنت کے نہین ہے بلکہ واسطے اِسکے ہے کہ مذہب اہل

سنت وجماعت مین کسی پر لعنت کرنے سے عبادت کرنا بہتر ہے
اگر لعنت بہتر ہوتی پہلے شیطان۔ اور نمرود۔ اور ہامان۔ اور شداد
اور فرعون۔ اور ابوجہل۔ اور ابولہب پر لعنت کیا کرتے پس جسکے
اللہ تعالے نے لعنت کیا ہماری لعنت کرنے سے کیا ہوتا ہے اور
جو کہ قابل لعنت کے نہین ہے جسکی لعنت اُسپر ہوتی ہے اسواسطے
لفظ لعنت سے پرہیز کرنا اور ہر کسیکو کہہ ندینا۔

فصل بیچ فضیلت ازواج مُطہّرات رضی اللہ تعالی عنہنّ کے۔

ایمان لے آ اور یقین جان کہ ازواج مُطہرات یعنی بی بیان پیغمبر صلی اللہ
تعالے علیہ وآلہ وسلم کے رضی اللہ تعالی عنہنّ تمام اُمّتون کی مان
ہین فضل سے اللہ تعالی کے ایسی سرفراز ہین کہ زمانے کی عورتون سے
ممتاز ہین۔ جان کہ بزرگی مین اور ثواب مین کوئی عورت اِنکے برابر
نہین ہے وہ تمام بی بیان گیارہ ہین اور بعضی روایت مین زیادہ ہین
کسی جاہل نے اِن مطہرات رضی اللہ تعالی عنہنّ سے بغض رکھا یا زبان
طعن کو دراز کیا بیشک اُسنے اپنے پر دروازہ لعنت کا کہولا۔ جان کہ ان
تمام بی بیان رضی اللہ تعالے عنہن مین پہلا مرتبہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالی عنہا کا ہے
اور بعد آپکے مرتبہ حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کا ہے اور بعد حضرت عایشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالی عنہا کو مرتبہ باقی بی بیان جمیع ازواج مطہرات سے بیبیان ہونکا ہے رضی اللہ تعالے

عنہنّ ۔ اور جان کہ یہ دو بی بیان حضرت حوّا اور حضرت آسیہ اور حضرت
مریم رضے اللہ تعالی عنہن سے فاضل ہین اور بعد ازواج مطہراتؓ کے
جو بی بیان کہ صحابیات ہین افضل ہین اوپر غیر صحابیات کے رضی اللہ
تعالی عنہن ۔ جان کہ اولاد اور آل رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ
وسلم کے تئین جان سے زیادہ عزیز رکھنا اور دریاے محبت مین ڈوبے رہنا
زیور ایمان اور زینت اسلام ہے ۔ یقین جان کہ فضیلت کو اولاد نبی
رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی کوئی نہین پہنچتا ہے جیسا کہ
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے اَلفَاطِمۃُ بِضعَۃٌ مِّنّیْ
یعنی فاطمہ گوشت کا ٹکڑا میرا ہے رضے اللہ تعالے عنہا اس بزرگی مین
دوسرے کو دخل نہین ہے ۔ اور فرمائے پیغمبر خدا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ
وسلم نے کہ فاطمہ زہراؓ سردار ہین بی بیان جنت کی اور حضرت امام حسنؓ
اور حضرت امام حسینؓ رضی اللہ تعالی عنہما سردار ہین جوانان جنت کے
جان کہ حضرت جناب غوث الثقلین رضی اللہ تعالی عنہ بیچ غنیۃ الطالبین
کے حضرت عائشہ صدیقہ رضے اللہ تعالی عنہا کے تئین اوپر فاطمہ زہرا
رضے اللہ تعالی عنہا کے بزرگی دیتے ہین اور اکثر علماے اہل سنت و
جماعت اوپر اسیات کے ہین کہ بعضے خصلتون مین حضرت عائشہ صدیقہ
رضے اللہ تعالے عنہا افضل ہین اوپر فاطمہ زہرا رضے اللہ تعالی عنہا کے

اور بعضے خصلتون میں حضرت فاطمہ زہرا رضے اللہ تعالی عنہا افضل ہین اوپر
عایشہ صدیقہ رضے اللہ تعالے عنہا کے۔ جان کہ اولاد مبارک حضرت
سید المرسلین صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے آٹھ ہین چہار صاحبزادے
اور چہار صاحبزادیان رضے اللہ تعالے عنہم ایک حضرت قاسم دوسرے
حضرت عبد اللہ تیسرے حضرت ابراہیم چوتھے حضرت طیب رضی اللہ
تعالی عنہم اور طاہر لقب حضرت عبد اللہ کا ہے۔ اور چہار صاحبزادیون سے
ایک حضرت زینب دوسرے حضرت رقیہ۔ تیسرے حضرت ام کلثوم
چوتھے حضرت فاطمہ زہرا رضے اللہ تعالے عنہن۔ جانکہ حضرت ابراہیم
رضے اللہ تعالے عنہ ماریہ بنت شمعون قبطی رضی اللہ تعالے عنہا سے
تھے۔ اور باقی تمام حضرت خدیجۃ الکبرے رضے اللہ تعالی عنہا سے ہے

فصل ۔ بیچ ترتیب بزرگی اولاد چہار یار رضے اللہ تعالے عنہم کے۔

جان کہ اوپر قول اصح کے بزرگی اولاد چہار یار رضے اللہ تعالے عنہم
کی موافق ترتیب بزرگی اُنھون کے ہے۔ یعنی جیسا بزرگی حضرت
صدیق اکبر رضے اللہ تعالے عنہ کو اوپر باقی صحابہ رضے اللہ تعالے
عنہم کے ہے ویساہی اولاد آپ کی بزرگ ہین اولاد سے تمامون
کے اور بعد اولاد حضرت صدیق اکبر رضے اللہ تعالے عنہ کے بزرگی
اولاد کو حضرت عمر بن خطاب رضے اللہ تعالے عنہ کے ہے۔ اور بعد

اولاد آپ کے بزرگی اولاد کو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کیے ہے اور بعد اولاد آپ کے بزرگی اولاد کو حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالےٰ وجہہ کے ہے جو اولاد کہ سوائے فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے تہے اسواسطے کہ اولاد حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بزرگی اولاد پر تماموں کے ہے اور اوپر قول دوسرے کے بزرگی علم اور تقوی پر ہے یعنی جسکا تقوی اور علم زیادہ اُسکی بزرگی زیادہ۔

فصل ۱۳ بیچ پہچاننے چچا پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے۔ جان کہ چچا پیغمبر خدا صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے بارہ تہے اور ساتہ قول بعضوں کے دس تہے۔ انہیں سے حضرت امیر حمزہ رض اور حضرت عباس رضی اللہ تعالے عنہما مشرف ایمان سے ہو کر اصحاب جلیل الشان ہوئے۔ اور ابوطالب جو باپ حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے تہے اور ابولہب ان دونوں نے زمانہ اسلام کا پایا لیکن مسلمان نہین ہوئے باقی چہہ چچا آگے دعوت کے اوپر دین وملت اپنی کے مرے

فصل ۱۴ بیچ ایمان اور اعتقاد رویت اللہ تعالے کے۔ ایمان لا اور یقین جان کہ دیکھنا اللہ تعالے کے تئین بیچ آخرت کے ان آنکھوں سے بے جہت اور بے مقابلہ اور بے کیف وکیفیت ہے۔ اہل سنت وجماعت کے بیچ اسکے اختلاف نہین کیا انکار کرنے سے رویت کے کافر ہوتا ہے

جان کہ بیچ دنیا کے شب معراج مین اِن آنکھون سے بغیر حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے کسی نے نہین دیکھا ہے اور کوئی نہین دیکھنے کا بس کسینے باوجود اختلاف ہونے بیچ دیکھنے حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے اِس دنیا مین اِن آنکھون سے دیکھنے کا دعوے کیا وہ اہل سنت وجماعت سے باہر ہوا بلکہ زندیق ہوا اور جان کہ دیکھنا اللہ تعالے کا اِس دنیا مین ساتھ چشم باطن کے اوپر صفت بیچون وبیچگونگی کے جائز ہے۔ اور بیچ دیکھنے خواب کے اختلاف ہے لیکن اکثر مشایخ اوپر جواز رویت کے ہین۔ اور دیکھنا اللہ تعالے کا بیچ بہشت کے اوپر مرد وعورت کے عام ہے جیسا کہ اخص خواص کے تئین دولت رویت صبح وشام ہوگی اور بعضون کے تئین روز جمعہ مین اور تمامون کے تئین روز عیدین مین میسر ہوگی اور بعضے علما کہتے ہین کہ دولت رویت خاص واسطے مردون کے ہے نہ واسطے عورتون کے اور بیچ رویت فرشتون کے اختلاف ہے اکثر علما فرماتے ہین کہ دیدار اللہ تعالے کا فرشتون کو میسر نہین ہونیکا اور بعضے علما کہتے ہین کہ جبرئیل علیہ السلام کے تئین ایک مرتبہ میسر ہوگا اور جان کہ جنات جو کافر ہین ساتھ کافرون کے

بیچ دوزخ کے ہمیشہ رہینگے۔ اور جو جن کہ مسلمان ہین موافق قول حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ تعالے علیہ کے سواے بہشت کے مکان دوسر مین رہینگے۔ اور موافق قول صاحبین رحمۃ اللہ تعالے علیہما کے بیچ جنت کے رہینگے۔ لیکن دیدار سے اللہ تعالے کے محروم رہینگے۔

فصل ۱۵ - جان کہ شیعہ کہتے ہین کوئی پیغمبر علی نبینا وعلیہ السلام کافر سے پیدا نہین ہوے۔ اور کوئی بیٹا پیغمبر کا کافر نہین ہوا۔ یہ قول غلط محض ہے اسواسطے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام فرزند آذر بت تراش کے تھے۔ اور نوح علی نبینا وعلیہ السلام کا بیٹا کافر تہا۔ اور یقین جان کہ تمام رسولان نسب پاک سے ہین کوئی کافر سے جنے گئے ہین بیچ پاکی انہون کے شبہہ نہین ہے واسطے جائز ہونے نکاح بیچ کفر کے۔ اور جب رسول خدا صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم حج وداع کو تشریف فرما ہوے قبر والدین پر رونق افزا ہوکر دعا اور التجا جناب باری مین کئے۔ اللہ تعالے نے ان برگزیدہ جہان کے تئین قبر مین زندہ کیا اور وہ دونون ذات مبارک ایمان سے مشرف ہوئے۔ یہ خاصہ والدین جناب رسول خدا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا ہے۔

فصل ۱۶ بیچ بیان خرق عادت کے۔ جان کہ خرق عادت انبیا علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام سے ظاہر ہووے اسے معجزہ کہتے

ہین اور اولیا سے یعنی دوستان خدا سے ظاہر ہووے اُسے
کرامت کہتے ہین اور وہ کرامت حقیقت مین معجزہ اُس نبی کا ہے کہ
وہ ولی جسکی اُمت مین ہے اور عام مسلمان مرد صالح سے ظاہر
ہووے اُسے مؤنت کہتے ہین اور کافر یا فاسق فاجر سے ظاہر
ہووے اُسے مکر اور استدراج کہتے ہین اور جو چیز کہ سحر سے یا طلسمات
سے ظاہر ہووے اُسے خرق عادت نہین کہتے ہین اور انبیا علی
نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام سے آگے نبی ہونیکے ظاہر ہووے اُسے ارہاص
کہتے ہین جو کہ معجزہ سے انکار کیا اُس سے اللہ تعالے بیزار ہوا اور
جو کرامت کا انکار کیا وہ راہ صواب کو چھوڑا اور راہ خطا اختیار کیا

فصل - بیچ بیان امام کے - جان کہ تابعداری امام اپنے کی بیچ
ہر زمانے کے اوپر خلق اللہ کے لازم ہے - امام وہ ہے کہ جو مرد مومن
اور عاقل ہووے اور بالغ ہووے اور آزاد ہووے اور ساتھ زہد
و تقوے کے معمور ہووے اور اکثر احکام شریعت پر قادر ہووے
صاحب عدل ہووے اور صاحب سیاست ہووے اور اوپر
امامت اُسکے چالیس آدمی پرہیزگار متفق ہوکر بیعت کرین اور
گردن اپنی تابعداری مین اُسکے رکھین بس وہ امام برحق ہے
اتفاقاً امام سے کوئی فسق ظاہر ہووے اور زہد مین اُسکے فتور واقع

ہووے مرتبۂ امامت سے معزول نہین ہوتا ہے جان کہ شیعہ
کہتے ہین کہ امام معصوم ہووے اور اہل زمانہ سے افضل ہووے
یہ قول غلط ہے کہ معصوم سوائے پیغمبرون علیہم السلام کے دوسرا
نہین ہے پس جس سے کہ موافق شریعت کے اہل زمانہ کے
کام نکلین وہ قابل امامت کے ہے کیا ضرور کہ اہل زمانہ سے
افضل ہووے اور شیعہ کہتے ہین کہ امام مہدی رضے اللہ تعالیٰ
عنہ واسطے خوف دشمنون کے چھپے ہوئے ہین یہ بات شان سے
امام کے دور ہے اور قول شیعون کا غلط ہے جان کہ وقت ظہور
اُنہون کے اللہ تعالےٰ بنی فاطمہ رضے اللہ تعالےٰ عنہا سے پیدا
کریگا اور وہ امام برحق ہین اور دشمنان دین پر غالب ہین اور
دوسرے قوم جاہل کہ جنکو غیر مہدی کہتے ہین ایک فقیر کے تئین
جونپور مین امام مہدی سمجھکر مرتبہ کو اُسکے برابر مرتبہ حضرت محمد
رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے پہنچا کر ایمان
سے اپنے ہاتہ دہوئے ہین نعوذ باللہ من ذلک الاعتقاد۔

فصل ۔ بیچ بیان ایمان کے۔ جان کہ ایمان وہ ہے کہ اللہ تعالےٰ
کی وحدانیت اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت
دل سے یقین جاننا اور زبان سے اقرار کرنا بعد اسکے جو چیزین

کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالےٰ سے
خلق اللہ کو پہنچائے ہین اور آپ فرمائے ہین اُسے دل سے
یقین جاننا اور زبان سے اقرار کرنا بس ایمان جب یقین دل
ہوا وہ کسی چیز سے نہ زیادہ ہوتا ہے نہ کم ہوتا ہے لیکن عمل صالح
سے زیب وزینت اور خوبصورتی پیدا کرتا ہے کوئی ایمان
سے سوال کرے اور پوچھے کہ تم مسلمان ہو جواب دینا الحمد للہ
کہ ہم مسلمان ہین یقیناً نہ آنکہ انشاء اللہ تعالےٰ بولنا۔

فصل ۱۹ ۔ بیچ بیان اعتقاد متفرقہ کے۔ جان کہ کرامات اولیا
رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہم کے بیچ دنیا کے حق ہین یعنی دوستان الٰہی
جل جلالہٗ سے خرق عادات ہوتے ہین ایمان لے آ اور یقین
جان کہ اللہ تعالےٰ دعا اپنے بندون کی قبول کرتا ہے اور حاجتین
اُنہون کی دنیوی اور اخروی برلاتا ہے لیکن بدلہ کافرون
کی دعا کا دنیا مین ہے نہ آخرت مین جان کہ دعا سے اور
خیرات سے اور پڑہنے سے کلام شریف کے اور درود شریف
کے بخشنے سے مردون کو ثواب اور فائدہ پہنچتا ہے اور ارواح
اُنکے خوش ہوتے ہین اور دعا دیتے ہین اور مدد کرتے ہین
اور عنایت اللہ تعالےٰ کی یہ ہے کہ ثواب بخشنے والے کا کم نہ

کر کر مُردے کو پہنچاتا ہے پس جنھون کو چاہے بخشے سبکو اللہ تعالےٰ
ثواب برابر پہونچاتا ہے جان کہ بعضے جائے جنگل مین یا دریا مین
یا پہاڑون مین کہ دعوتِ اسلام نہین پہونچی ہے وہان کے لوگ
جو صاحب عقل ہین یعنی دیوانے نہین ہین اُن لوگون کو زمین
و آسمان کی دلیل سے اللہ تعالےٰ کی وحدانیت کا سوال کئے جائینگا
اور کوئی عذر آڑے نہین آئیگا اور یقین جان کہ نکاح متعہ حرام
ہے بیچ حرمت اسکے کچھہ شبہہ نہین ہے جان کہ مذہب اہل سنت
و جماعت مین نماز پیچھے ہر مسلمان کے جائز ہے نیک افعال ہو خواہ
بد افعال امامِ معصوم واسطے امامت کے شرط نہین ہے اور جان
کہ بندہ بالغ اور عاقل ہر چند سا تہہ پرہیزگاری کے کامل ہووے
اور کسب و ریاضت سے یا بغیر اُسکے مرتبہ کمال کو پہنچے اور انتہا
فقیری حاصل کرے یعنی ولی اور غوث اور قطب اور محبوب ہووے
تکالیف شرعی سے بیفکر نہین ہونیگا یعنی نماز روزہ حج زکوٰۃ۔
امر و نہی اُس سے ساقط نہین ہونے کی اور مجتہدان دین کی
اطاعت سے گردن نہین پھرنے کی امام اعظم امام شافعی امام مالک
امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم یہ چارون تمام دین کے
ہین اور مذہب انھون کے برحق ہین اور اختلاف انھونکا واسطے

مسلمانون کے رحمت ہے تقلید کرنے والون مین سے کسی نے انکار
کیا وہ مذہب اہل سنت وجماعت سے باہر ہوا جان کہ اللہ تعالے
زیادہ قدرت سے بندون کو تکلیف نہین دیتا ہے اور موافق
قدرت اُنہون کے امر و نہی فرمایا ہے جان کہ کسی نے نیت کیا
کہ بعد ہفتہ یا مہینہ کے یا اور کوئی مدت مقرر کیا کہ اسلام سے پھر کر
یہودی یا نصاری ہو جاؤنگا پس اُسیوقت دائرہ اسلام سے باہر
ہو کر کافرون مین داخل ہوا نعوذ باللہ منہا ایمان لے آ اور یقین جان
کہ بہشت و دوزخ دونون حق ہین واسطے سزا اور جزا اہل دنیا کے
طیار کئے گئے ہین اور فے الحال موجود ہین لیکن بیچ مکانیت اُنہونکے
اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ دوزخ نیچے زمین کے ہے اور بہشت
اوپر آسمان اول کے یا اوپر آسمان چہارم کے یا اوپر آسمان ہفتم
کے نیچے عرش کے ہے اور بعضے کہتے ہین کہ دوزخ بھی آسمان پر
ہے اور بعضے کہتے ہین کہ جائے اُن دونون کی اللہ تعالی کو معلوم
ہے لیکن ہر تقدیر پر موجود ہین اور بیچ موجودیت اُنہون کے شبہہ
نہین ہے جان کہ بعد طلاق دینے یا مرنے بیٹے کے جیسا کہ عورت
اُسکی حرام ہے ایام جاہلیت مین ویسا عورت بیٹے پالے ہوئے
کی حرام جانتے تھے اللہ تعالے نے واسطے اُٹھانے اِس رسم کے

بی بی زینب کے تئین جو عورت زید کی تھی اور زید پالے ہوے فرزند پیغمبر خدا صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے تھے یہانتک کہ انکو زید بن محمد پکارتے تھے بعد طلاق دینے زید کے نکاح انکا پیغمبر صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم سے اوپر آسمان کے کیا اور جبرئیل علیہ السلام کو شاہد رکھا جان کہ مفتریان سست مذہب کہتے ہین کہ جب نظر رغبت پیغمبر صلّی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی اوپر زینب کے پڑی زید سے طلاق ہوئی اسی طور سے کہ نظر مبارک جس عورت پے پڑتی تھی اوپر شوہر اسکے حرام ہوتی تھی یہ افترا محض ہے اوپر اسکے اعتقاد نہکیجیے کرنا اور ایمان کو ہاتہ سے نہ کھونا جان کہ جو لڑکی یا لڑکے کافرون کے مرتے ہین بعضے علما فرماتے ہین کہ بیچ بہشت کے خدمت مین مسلمانون کے رہین گے اور بعضے فرماتے ہین کہ ساتہ مان اور باپ اپنے بیچ دوزخ کے رہین گے لیکن قوت قول اول کو ہے یقین جان کہ نزدیک اہل سنت وجماعت کے مسح موزیکا بیچ سفر کے تین دن اور تین رات ہین اور بیچ حضر کے یعنی بیچ گہر کے ایک دن اور ایک رات ہے جان کہ جسکی زندگی تمام ہوتی ہے اللہ تعالی بیماری وغیرہ کا سرانجام کرتا ہے اور مارتا ہے انہین سرانجام مین ایک قتل ہے کہ سواے موت آنے کے کوئی کسیکو قتل نہین کرتا ہے

تعظیم دونون قبلون کی کرنا ایک بیت المقدس کہ قبلہ تمام انبیاؤن
ماتقدم کا ہے علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام دوسرا کعبۃ اللہ
کہ قبلہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کا
ہے نماز اوپر ہر جنازے کی پڑہنا صالح نیک کردار ہو یا گنہگار
بد اطوار جان کہ ایمان درمیان مین خوف ورجا کے ہے
یعنی اللہ تعالےٰ کے غضب سے ڈرتے رہنا رحم وکرم سے
اُسکے اُمیدوار ہونا نہ آنکہ ایک طرف ہوجانا اور جان کہ خلافت
سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کی تیس ۳۰ برس ہی
اور وہ تیس ۳۰ برس حضرت امام حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے
وقت مین تمام ہوے بعد تیس ۳۰ برس کے بادشاہت اور امارت
تھی جان کہ مجتہد سے بیچ امور اجتہاد اُسکے کبھی صواب ہوتا ہے
اور کبھی خطا لیکن اللہ تعالےٰ خطا پر ایک ثواب اور صواب پر
دو ثواب بعضے کہتے ہین کہ دس ثواب عطا فرماتا ہے جانکہ کوئی
کام اللہ تعالےٰ پر واجب ولازم نہین ہے لیکن تمام وعدے
اور وعید اُسکے حق ہین اور ایمان مقلد کا معتبر ہے بیچ مسلمانی اُسکی
کچھہ شبہہ نہین ہے اور ایمان وقت یاس مین مقبول نہین ہے
یعنی وقت نظر آنے عذاب آخرت کے ایمان لانا قبول نہین

ہے کوئی نشہ ہین ہو کافر نکہنا اگرچہ اُس سے کلام کفر صادر ہووے
اور حقیقت ہر شئی کی ثابت ہے اور یقین جیسا کہ آگ کی حقیقت گرم
ہے اور جلا دیتا ہے اور پانی کی حقیقت سرد ہے اور ڈبا دیتا ہے یہ
حقیقت نہ وہم سے کم ہوتی ہے اور نہ خیال سے نہ اعتقاد سے بدلتی
ہے جیسا کہ آگ کو سرد تصور کرنے سے سرد نہین ہوتی ہے اور
جلانا موقوف نہین کرتی ہے اسیطور سے ہر ایک چیز کی حقیقت
حق ہے جان کہ کوئی زاہد صالح متقی کے تئین یقیناً بہشتی نجانا
اور کوئی گنہگار بدبخت کے تئین یقیناً دوزخی نہ کہنا واسطے مبہم
ہونے خاتمہ کے اور نہ معلوم ہونے تقدیر کے جان کہ تمام چیزین کہ
اللہ تعالی نے پیدا کیا ہے وہ تمام رزق ہے لیکن بعضون کو حلال
کیا ہے اور بعضون کو حرام کیا حلال سے راضی ہے اور حرام سے
راضی نہین ہے نہ آنکہ حلال رزق ہے اور حرام رزق نہین ہے
یقین جان کہ اللہ تعالی کی ذات اور صفات کے سوائے سب چیزین
حادث اور مخلوق ہین یعنی نئی پیدا کئے گئے ہین قدیم نہین ہین آخر
سب فنا ہوونگے نیک وہ چیز ہے جسے شرع نے نیک کہی اور بد
وہ چیز ہے جسے شرع نے بد بولی یہان رسم اور عقل کا دخل نہین ہی
اہل قبلہ کے تئین کافر نہ بولنا یعنی جو لوگ کہ منھ طرف قبلہ کے کرکے

نماز پڑہتے ہین اگر انسے فروع دین مین خطا واقع ہووے اطلاق
کفر کا نہ کرنا۔

فصل ۲۰ بیچ بیان گناہ صغیرہ اور کبیرہ کے۔ ایمان لے آ اور
یقین جان کہ آدمی بسبب گناہ کبیرہ کے یا صغیرہ کے کافر نہین
ہوتا ہے لیکن لایق عذاب کے ہوتا ہے پس اللہ تعالے مختار ہے
توبہ کرنے سے بخشتے یا بغیر توبہ کے بخشتے یا موافق اُن دونون
کے عذاب کرے جان کہ سواے کافرون کے اور مشرکون
کے بیچ دوزخ کے کوئی ہمیشہ نہین رہنے کا اور کسی طور سے
انکو نجات دوزخ سے نہین ہونے کی اور گنہگار مسلمان بیچ
دوزخ کے موافق گنہ کے عذاب دیکہکر وہان سے نکلکر بیچ
بہشت کے داخل ہوگا اور ہمیشہ بیچ اسکے رہیگا لازم ہے ہر
مسلمان کو گناہ کبیرہ اور صغیرہ سے بچے اور نہایت پرہیز
کرے۔ گناہ کبیرہ یہ ہین اللہ تعالی کی رحمت سے نااُمّید
ہونا اور غضب سے اُسکے بیفکر ہونا عورت پرہیزگار کو تہمت
زنا کی کرنا جہوٹی قسم کہانا اور سواے خدا کے دوسرے کی
قسم کہانا شہادت جہوٹی بہرنا سچی شہادت چہپانا کسی پر جادو
کرنا۔ یا جادو کروانا یتیم کا مال کہانا۔ سود کہانا۔ سودی پیسہ

لینا۔ شراب پینا۔ تمام نشہ کی چیزیں کرنا۔ چوری کرنا۔ خون ناحق کرنا۔ پرائی عورت سے زنا کرنا۔ لڑکے سے برا کام کرنا۔ لڑائی سے کافرون کی بھاگنا اگرچہ مسلمانون سے دو چند ہووین۔ مان باپ کو ایذا دینا۔ بیچ حرم مکہ کے جو چیزان کہ منع ہین کرنا۔ گوشت سور کا کھانا۔ جھوٹ بولنا۔ روزے ماہ رمضان کے بغیر عذر شرعی کے کھانا۔ نماز نہ کرنا۔ نماز بیوقت پڑھنا۔ زکوۃ مال کی ندینا۔ بھائی بہن اور جو اہل قرابت ہین انسے بغیر عذر شرعی کے قرابت ترک کرنا۔ مسلمانون سے ناحق جنگ کرنا۔ صحابہ اور اہل بیت رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین کی شان مین بد بولنا۔ رشوت کھانا۔ چغلی نزدیک بادشاہ اور امیر کے کھانا۔ باوجود قدرت کے امر معروف نہی منکر نہ کرنا۔ جاندار کو آگ مین جلانا۔ عورت ہمفرمانی مرد کی کرنا مرد اوپر عورت کے ظلم کرنا۔ بیچ ماپ کے اور تول کے کمی کرنا درمیان مین مرد اور عورت کے جدائی اور لڑائی ڈالنا۔ علماء دین کی اہانت کرنا کسی پر ظلم کرنا۔ کسیکو پیچھے بدی سے یاد کرنا۔ کسی کے حق مین گمان بد کرنا۔ آپنے تئین غیرون سے اچھا جاننا۔ کسی سے وعدہ کر کے وفا نہ کرنا۔ غیر عورت کو

نظر بد سے دیکھنا۔ امانت مین خیانت کرنا۔ قصداً خدا تعالےٰ کا فرض ترک کرنا۔ قرآن شریف پڑہکے بہولجانا۔ بتون کے نام کا کہانا کہانا۔ تہوار مین کافرون کے اور جترا مین بتون کے جانا سوائے خدا تعالےٰ کے دوسرے کو سجدہ کرنا۔ قرآن شریف کی مجلس مین دوسرے کام مین مشغول ہونا۔ جماعت ہمیشہ ترک کرنا۔ مسلمانون کو کافر کہنا۔ گلہ کسی کا سُننا۔ ظالمون کی خوشامد کرنا۔ قضیہٴ ناحق پر فیصلہ کرنا۔ مول چکا کر زبردستی کم دینا۔ جورو و باندی سے حیض و نفاس کی حالت مین صحبت کرنا۔ اناج کی گرانی سے خوش ہونا۔ نامحرم عورت کے پاس اکیلے بیٹھنا۔ جانورون سے جماع کرنا۔ رسم کافرون کی پسند کرنا۔ نجومی اور برہمن کی باتون کو سچا جاننا۔ دعوے اپنی عبادت یا تقوے کا کرنا۔ مُردے پر پیٹنا پکار کے رونا۔ کہانے کو بُرا کہنا۔ ناچ دیکہنا۔ راگ باجون سے سُننا۔ عبادت لوگون کے بتانے کو کرنا۔ بے اجازت گہر مین کسی کے چلے جانا۔ کسیکو مسخرگی سے بیحرمت کرنا۔ شطرنج اور چوسر اور جوا کہیلنا۔ دو طرف سے شرط باندہنا۔ سیندہی شراب بیچنے والا اور ناچنے گانے والا۔ سود کہانے والا۔ کہ سوائے اِسکے دوسرا حیلہ نہین کرتا ہے۔ اِسکے گہر کا کہانا کہانا۔ سوائے اِسکے گناہ کبیرہ

بہت ہین۔ اللہ تعالے سب سے مسلمانون کو بچاوے اور حفاظت مین اپنے رکہے۔ جان کہ سوائے گناہ کبیرہ کے گناہ صغیرہ بے شمار ہین۔ یعنی کبیرہ سے چہوٹے۔ اور جو گناہ صغیرہ ہمیشہ کرے وہ کبیرہ ہوتا ہے۔

فصل ۲۱ - بیچ بیان افعال و اقوال کے کہ آدمی اُس سے کافر ہوتا ہے

یقین جان کہ بندہ مسلمان بعضے کامون سے اور باتون سے کافر ہوتا ہے اور مسلمانی سے باہر ہوتا ہے۔ اللہ تعالے تمام مسلمانون کو انہون سے بچاوے اور حفاظت مین اپنے رکہے اللہ تعالے کا شریک کرنا۔ پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اہانت کرنا یہانتک کہ چادر مبارک کو آپ کے اہانت سے میلی بولنا۔ موے مبارک کو اہانت سے بال کہنا یا کوئی ایک پیغمبر علی نبینا وعلیہ السلام سے پہر جانا۔ فرشتون سے اللہ تعالے کے عداوت رکہنا۔ کتابون سے اللہ تعالے کے منکر ہونا۔ دن قیامت کے تئین باور نا جاننا اور سوائے اسکے جو باتین کہ پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ایمان کی پہنچی ہین اُنکو یقین نا جاننا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہونا اور اُسکے خوف سے بیفکر ہونا۔ کلمہ کفر اعتقاد یا غیر اعتقاد سے بولنا۔ کاہن کی باتون کو جو غیب کی بات بولتے ہین

انکو یقین جاننا۔ گناہ صغیرہ ہو یا کبیرہ ہو اُسکے تئیں ہلکا جاننا۔ جو چیزین
کہ لایق اللہ تعالے کو نہین ہین اُن چیزون سے تعریف کرنا۔ اور
اللہ تعالے کے نام کی مسخرگی کرنا۔ یا امر و نہی کو اُسکے مسخرگی
کرنا۔ وعدہ اور وعید سے اللہ تعالے کے منکر ہونا۔ نجومی کی
باتون کو یقین جاننا۔ اور غیب کی باتین کرنا۔ کہ علم غیب سوائے
اللہ تعالے کے دوسرے کو نہین ہے۔ لیکن اللہ تعالے اپنی
عنایت سے نبی کو وحی سے۔ اور ولی کو الہام سے علم غیب
عنایت فرماتا ہے۔ سوائے اِنکے دوسرے کو لازم نہین ہے
کہ باتین غیب کی بولے۔ اور شرع نے جسے حلال کہے اُسے حرام
جاننا۔ اور جسے حرام بولی اُسے حلال جاننا۔ اور کسی حرام چیز کی
آرزو کرنا کہ کاشکے حلال ہوتی۔ یا حلال چیز کی آرزو کرنا کہ کاشکے
حرام ہوتی۔ یا کسی سے کفر ثابت ہوا اوپر اُسکے خندہ کرنا یا کسیکو
بات کفر کہنے کے رضا دینا۔ اور نماز بغیر طہارت کے پڑہنا۔ یا
قصداً قبلہ سے منھہ پھیر کر نماز پڑہنا۔ یا حرام کام کو بسم اللہ سے
شروع کرنا یا شریعت کی مسخرگی یا اہانت کرنا۔ جان کہ سوائے اِسکے
کفر کی باتین بہت ہین کہ بیچ اِس مختصر کے گنجایش نہین ہے۔
اللہ تعالے اُن سب سے تصدق سے رسول اللہ صلی اللہ تعالے

علیہ وآلہ وسلم کے محفوظ رکھے۔

فصل ۲۲ بیچ بیان کراماً کاتبین کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ کراماً کاتبین دو فرشتے ہین کہ نیکی اور بدی آدمی کی لکھتے ہین۔ نیکی سیدہی طرف کا فرشتہ لکھتا ہے اور بدی باین طرف کا فرشتہ لکھتا ہے۔ اور بعضے علما فرماتے ہین کہ دو فرشتے صبح سے شام تک لکھتے ہین اور چلے جاتے ہین۔ اور دوسرے دو شام سے صبح تک لکھتے ہین اور چلے جاتے ہین۔

فصل ۲۳ بیچ بیان ایمان اور اعتقاد مرنے کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ اللہ تعالیٰ نے جسے پیدا کیا ہے اور روح بدن مین اسکے پہونکا ہے آدمی ہو یا فرشتہ ہو یا جن ہو یا وحش ہو یا طیور ہو سب کو مرنا ہے اور اِس دنیا سے جانا ہے۔ اور یقین جان کہ بعد مرنے کے قبر مین زندہ ہونا ہے بیچ اسکے سوال و جواب ہے اور ثواب وعذاب ہے یعنی دو فرشتے ایک کا نام منکر دوسر کا نام نکیر۔ سیاہ رنگ ازرق چشم۔ سانڈ صورت وہشت ناک کے بیچ قبر کے آوینگے اور تین سوال کرینگے۔ ایک مَنْ رَّبُّكَ یعنی کونسا ہے رب تیرا۔ دوسرا مَنْ نَبِیُّكَ یعنی کونسا ہے نبی تیرا۔ تیسرا مَا دِیْنُكَ یعنی کونسا ہے

دین تیرا پس جو ایمان سے مرا ہے فضل سے اللہ تعالےٰ کے جواب دیگا کہ رب میرا اللہ تعالےٰ ہے اور نبی میرے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ہین اور دین میرا اسلام ہے۔ بعد اُس جواب باصواب کے وہ فرشتے کہینگے کہ تو مانند دلہن کے خوش اور خرّم سو رہو۔ قبر اُسکی کشادہ ہو ویگی۔ ایک دریچہ بہشت سے کہلیگا۔ اور جو بے ایمان مرا ہے اُس سے جواب نہین بن پڑیگا پس قبر اُسکی تنگی کریگی یہانتک کہ پہسلیان اُسکی اِدہر سے اُدہر نکلین گی اور گرز آتشین سے مارینگے دریچہ ایک دوزخ سے کہلیگا پس قیامت تک اسیطور سے عذاب رہیگا۔ جان کہ جو گنہگار مومن کہ بیچ دِن جمعہ کے یا رات جمعہ کے دفن ہو ویگا قیامت تک اُسپر عذاب قبر نہین ہونیکا۔ جان کہ سؤال وجواب ثواب وعذاب منحصر قبر مین نہین ہے۔ کسیکو شیر کہاوے۔ یا جلجاوے۔ یا ڈوب جاوے قدرت سے اللہ تعالےٰ کے سب جاے سوال وجواب ثواب عذاب ہے

فصل

۲۴ بیچ بیان نشانیان قیامت کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ دن قیامت کا آنیوالا ہے۔ یعنی جو ذی روح کہ دنیا مین مرے ہین اُسدن سب زندہ ہو وینگے اور اپنے اپنے جسم سے اُٹھینگے کسی نے قیامت سے انکار کیا وہ کافر ہوا۔ اور جو نشانیان قیامت کی

که حضرت رسول الله صلی الله تعالے علیه وآله وسلم نے فرمائے ہین وه تمام حق ہین که اسمین بال برابر شبهه نہین ہے - ایک نشانی پیدا ہونا امام مهدی رضے الله تعالے عنه کا ہے اور وه امام اولاد سے سیدة النسا فاطمة الزہرا رضے الله تعالے عنہا کے ہوونگے اور نام آپکا محمد اور نام باپ کا عبد الله ہوویگا - بلند بینی کشاده پیشانی - ہوونگے ابر سر پر سایه کریگا فرشته ابر مین سے پکاریگا - یه مهدی ولی الله ہین - امام آخر الزمان ہین - اطاعت اِنہون کی کرو - جہان کو ظلم سے پاک کرینگے - بچہونا عدل و انصاف کا بچہاوینگے - مسلمانون کو نعمت ظاہری اور باطنی سے سرفراز فرماوینگے - اور باغ دین کو تروتازه کرینگے - دوسری نشانی قیامت کی ظاہر ہونا دجال کا ہے اور وه دجال بنی آدم سے ہے جزیره دریا مین قید ہے اور کافرون سے ہے - یہانتک که دعوے خدائیکا کریگا - پیشانی مین اُسکے - کاف - فے - رے - لکہا ہوگا ایک آنکه مین انگور کے مانند اونچا ہوگا - دوسری آنکهه سے دیکهیگا - واسطے آزمایش خلق الله کے الله تعالے اُسکے تئین استدراج دیگا - یعنی قدرت بڑی عنایت فرماویگا - بسبب اُس قدرت کے خلق الله کو گمراه کریگا - آگے نکلنے اُسکے تین برس کی

نشانی قیامت کی [1]

نشانی قیامت کی [2]

بارش کی ہو گی۔ قحط پڑیگا۔ جب باہر آویگا کہیگا۔ کہ مین خدا ہون۔
پس جو شہر والے یا گانون والے اقرار اُس کمبخت کی خدائیگا کرینگے
اور خدا بیچون سے پھرینگے۔ اُس شہر پر اور گانون پر کہیگا۔ کہ
پانی برسو۔ پانی برسیگا۔ زمین کو کہیگا کہ نعمتان اپنے باہر لا۔ زمین
طرح طرح کے میوے باہر لائیگی۔ گائے بکریان کو کہیگا کہ دودہ
زیادہ دیو وہ دودہ زیادہ دوینگے۔ اور جو شہر والے یا گانون
والے کہین گے کہ تو دجال ہے کہ نبی ہمارے محمد صلی اللہ تعالی
علیہ وآلہ وسلم نے تیرے سے خبر فرمائے تھے تو وہی شیطان ہے
ہمارا اللہ وحدہ لا شریک ہے۔ اور نبی ہمارے حضرت محمد
رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم ہین۔ پس اُس شہر پر
اور گانون پر کہ جسمین دوستان الٰہی ہووینگے کہیگا پانی نہ برسے
پانی نہ برسیگا۔ قحط زیادہ ہوگا۔ وہان کی زمین کو کہیگا کہ نعمتین اپنی
باہر مت لا زمین میوے نہین دینے کی۔ اور گائے بھینس کو کہیگا
کہ دودہ مت دیو۔ دودہ نہین دینے کے۔ چند روز کی تکلیف
انھو نپر ہووے گی آخرت مین جزا اُسکی بہت سی ملیگی۔ اور کہیگا
کہ تمہارے مان باپ جو مر گئے ہین زندہ ہو کر میری خدائیگا اقرار
کرین۔ جب تم یقین کرو گے۔ پس اُسیوقت شیاطین ساتہ صورت

مان اور باپ اُن لوگون کے ظاہر ہو کر اُسکی خدائیکا اقرار کرینگے بعضے نادان اِس بات سے دام مین اُسکے آوینگے۔ اور بعضے ایمانداروں کا ایمان قوی ہوگا۔ ایک طرف اُسکے باغ اور پانی ہوگا۔ اُسے بہشت کہیگا۔ وہ حقیقت مین دوزخ ہے۔ دوسری طرف اگ ہوگی اُسے دوزخ کہیگا وہ حقیقت مین بہشت ہے جسنے اُسکی خدائیکا اقرار کیا اُسے اپنی بہشت مین ڈالیگا۔ اور جسنے انکار کیا اُسے اپنی دوزخ مین ڈالیگا۔ اِسیطور سے تمام جہان چالیس روز مین۔ روایت دوسری مین چالیس برس مین خراب کریگا۔ لیکن مدینۂ منورہ اور کعبۃ اللہ مین دخل اُسکا نہین ہونیگا۔ اللہ تعالےٰ شر سے اُسکے مسلمانون کو بچاوے۔ اور حفاظت مین اپنے رکھے۔ تیسری نشانی قیامت کی اُترنا حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کا ہے۔ یعنی بیچ وقت فتنۂ دجّال کے کہ حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانون کو واسطے مقابلہ اُسکے تیار کرینگے۔ اور مسلمان مقابلہ سے اُسکے ہراسان ہوینگے۔ اُسی عرصہ مین حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام آسمان سے اُترینگے۔ وقت نماز عصر کا ہوگا۔ پس حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام واسطے تعظیم

۳ نشانی قیامت کی

امت محمدؐ صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے ایک نماز پیچھے
حضرت امام مہدی رضے اللہ تعالے عنہ کے پڑہینگے اور باقی
نمازان آپ پڑہا وین گے اور مانند مجتہدون کے اوپر شریعت
محمدؐ ہی صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے چلین گے اور خلق
اللہ کے تئین اوپر اُسیکے بلاوینگے اور داخل ہونے سے اُمت
مین رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے فخر اپنا کرینگے
امام کے تئین اور مسلمانون کے تئین اُترنے سے آپ کے بڑا
سرور اور بڑی قوت ہوگی۔ بعد نماز کے نیزہ لیکر واسطے
مقابلہ دجال کے متوجہ ہووینگے۔ جس کافر کو کہ بو آپ کے دم
کی پہنچی گی اُسیوقت مریگا۔ اور بو دم کی نظر جہانتک پہنچتی ہے
وہان تک پہنچیگی۔ دجال خوف سے آپ کے لرزان اور ترسان
بہاگے گا۔ اور آپ پیچہا اُسکا کرینگے یہانتک کہ نزدیک دروازے
دور انکے کوہ زیتون ہے۔ وہان نیزے سے مارینگے۔ اور وہ
نیزہ خون بہرا ہوا مسلمانون کو بتاوینگے۔ بعد ازان جو مسلمان
کہ ظلم سے اُسکے تکلیف پائے تہے اُنکو نہایت سرفراز فرماوینگے
اور تسلی بخشین گے۔ چوتھی نشانی قیامت کی آنا یاجوج اور ماجوج
کلے ہے۔ یعنی حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کے تئین اللہ تعالے

نشانی ۴

حکم فرماویگا کہ تم ساتہ مسلمانون کے کوہ طور مین پوشیدہ ہو کہ ہم
ایک گروہ کو باہر لاتے ہین۔ کسی کے تئین طاقت مقابلہ اُنکی نہین
ہے۔ اُسیوقت حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام ساتہ مسلمانون
کے کوہ طور مین پوشیدہ ہووینگے۔ پس سدّ سکندری ٹکڑے ٹکڑے
ہوگا۔ وہان سے یاجوج اور ماجوج باہر آوینگے۔ وہ بنی آدم ہین
اور کافر ہین۔ قد یاجوج کا ایک بالشت۔ اور ماجوج کا ساٹہہ گز کا
اونچا ہوگا۔ تمام جہان خراب کرین گے۔ یہانتک کہ جو چیز سامنے
آویگی۔ آدمی۔ بیل۔ گدہا۔ گہوڑا۔ چرند۔ پرند۔ جہاڑ۔ پہاڑ سب
کہا جاوینگے۔ پانی دریا کا پی جاوینگے۔ خلق اللہ کو مارینگے۔ اور
عمارتان گراوینگے۔ یہانتک کہ بیت المقدس تک پہونچین گے
آپس مین کہین گے کہ اہل زمین کو مارے اب اہل آسمان کو مارینگے
پس تیران طرف آسمان کے روانہ کرینگے۔ اُن تیرون کو اللہ تعالیٰ
خون آلودہ کریگا۔ بہت خوش ہووینگے کہ اہل آسمان کو مارے
حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام اور مسلمان کہانے پینے سے عاجز
ہوکر دعا کرینگے۔ اللہ تعالیٰ ایک پہوڑا گردن مین اُنہون کے
نکالیگا تمامون کے تئین دفعتہً ماریگا حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام
کوہ طور سے نیچے آوینگے۔ ایک بالشت زمین گندگی سے اُنہونکے

خالی نہین رہنے کی کہ مسلمان کھڑے رہین۔ پھر دعا کرینگے۔ جانور بڑے بڑے اللہ تعالے بھیجوا ئیگا ایک ایک کو پکڑ کر دریا کے کنارے آفتاب نکلنے کی جاے پر ڈالین گے۔ بعدہ پانی بہت برسیگا۔ زمین پاک ہوگی خلق اللہ جہان کی پانچ برس تک تیر و کمان اُنکے جلاوینگے۔ بعد اسکے حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ السلام بیچ مکہ کے رہینگے۔ خلق اللہ کو دین محمدی صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم پر بلاوینگے۔ عدل اور انصاف بیشمار فرماوینگے۔ دنیا مین برکت زیادہ ہوگی زمین نعمتان اپنی باہر لاویگی۔ سواے دین محمدی صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے کوئی ملت نہین رہنے کی تمام مسلمان اور خلق اللہ جہان کے خوش وخرم اور با آرام رہین گے بعد سات برس کے بعضی روایت مین بعد چالیس برس کے حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ السلام انتقال فرماوینگے اور قبرِ نبی صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم مین دفن ہووینگے۔ پانچوین نشانی قیامت کی نکلنا دابۃ الارض کا ہے۔ وہ دابۃ الارض جانور ہے۔ چہرہ اُسکا مانند چہرہ آدمی کے ہوگا۔ اور دو بازو پر دو پر ہووینگے۔ سر مانند سر مچھلی کے اور کان مانند کان ہاتھی کے۔ اور سینہ گردن مانند گردن اونٹ کے۔ دُم مانند دُم بکری کے۔ رنگ مانند رنگ چیتے کے

نشان قیامت کی ۵

ہوگا۔ قد ساٹھ گز اونچا ہوگا۔ اور ایک روایت مین آسمان تک پہنچیگا
جان کہ حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام بیچ طواف کعبہ کر رہینگے
زمین نیچے پانون کے ہلے گی صحن مسجد حرام کا ٹکڑے ٹکڑے ہوگا
دابۃ الارض قریب رکن سے کے نکلنا شروع کریگا۔ تین دن تک
نکلتے رہیگا۔ جب باہر آویگا زبان عربی فصیح باتین کریگا۔ چار طرف
منھ پھرا کر کہیگا۔ تمام دین باطل ہین مگر دین اسلام۔ آسمان تک
آواز اسکا پہنچیگا عصا حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کا۔ اور انگوٹھی
حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ السلام کی نزدیک اسکے ہوگی جسکی
پیشانی پر کہ عصا اور مہر رکھیگا بیچ پیشانی مسلمان کے نقطہ سفید ظاہر
ہوگا۔ منھ اسکا مانند ستارے کے روشن ہوگا۔ اور نقش انگوٹھی کا اٹھیگا
اِنَّهٗ مُؤْمِنٌ یعنی تحقیق وہ مسلمان ہے۔ بیچ پیشانی کافر کے
کالا نقطہ پیدا ہوگا۔ منھ اسکا مانند دیگ کے کالا ہوگا نقش انگوٹھی
کا اٹھیگا۔ اِنَّهٗ کَافِرٌ یعنی تحقیق وہ کافر ہے۔ بعد اسکے مسلمان
کو کہیگا اَنْتَ مُؤْمِنٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ یعنی تو مسلمان ہے
اہل جنت سے۔ اور کافر کو کہیگا اَنْتَ کَافِرٌ مِّنْ اَهْلِ النَّارِ
یعنی تو کافر ہے اہل دوزخ سے۔ چھٹی نشانی قیامت کی نکلنا آفتاب
کا ہے مغرب سے وہ رات بڑی دراز ہوگی۔ صبح کو آفتاب دکھائی

نشانی قیامت کی ۶

ہوا مغرب سے نکلکر یاؤ آسمان تک پہنچیگا۔ بعد اُسکے اُسیطرف ڈوبیگا
پھر موافق معمول کے مشرق سے نکلا کریگا۔ جان کہ دروازہ توبہ کا اُس
دن سے بند ہوگا یعنی توبہ کافرون کی کفر سے۔ اور منافقون کی نفاق
سے قبول نہین ہونے کی۔ اور توبہ مسلمانون کی گناہون سے قبول
ہوگی۔ اُسدن آدہے آدمی اور آدہے جن پری ہول سے مرینگے
ساتوین نشانی قیامت کی۔ پیدا ہونا دُہونیکا ہے وہ مشرق سے
مغرب تک بہرجائیگا۔ مسلمانون کو اُس سے زکام پیدا ہوگا۔ اور کافرون
کو حالت نشہ ظاہر ہوگی۔ کافرون کی ناک سے اور کانون سے اور
پیچہے سے نکلیگا۔ آٹہوین نشانی قیامت کی نکلنا آگ کا ہے۔ وہ
مشرق سے یا عدن سے نکلکر مغرب تک چلی جاویگی۔ نوین نشانی
قیامت کی خسف ایک بیچ مغرب کے ہے یعنی طرف مغرب کے
ایک ٹکڑا زمین کا غارت ہوگا۔ دسوین نشانی قیامت کی خسف ایک
بیچ مشرق کے ہے یعنی طرف مشرق کے ایک ٹکڑا زمین کا غارت ہوگا
گیارہوین نشانی قیامت کی خسف ایک بیچ جزیرۂ عرب کے ہے۔
یعنی بیچ ملک عرب کے ایک ٹکڑا زمین کا غارت ہوگا۔

فصل ۴۵ بیچ بیان دن قیامت کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان
کہ بعد ظاہر ہونے یہ نشانیون کے۔ اور بعد وفات حضرت عیسیٰ علی

نبینا وعلیہ السلام کے ہوا مشک سے زیادہ خوشبو طرف سیدھے مین
کے چلیگی۔ تمام مسلمان نہایت فرحت اور خوشبوئی سے جان دیوینگے
بد ترین آدمی کافران اور فاسقان رہینگے مانند حیوانون کے رستے
بازار مین جفتی کرینگے اور گناہون مین نہایت ڈوبین گے یہانتک
کہ کوئی نام اللہ تعالے کا نہین لینے کا۔ اُسوقت اللہ تعالیٰ حضرت
اسرافیل علی نبینا وعلیہ السلام کو حکم صُور پھوکنے کا فرماویگا۔ بیچ دن صور
پھوکنے کے دِن قیامت کا قایم ہوگا۔ تمام مخلوق جہان کے مرینگے
جہاڑ پہاڑ اور مکانات مانند روئی کے اُڑین گے آسمان ٹکڑے ٹکڑے
ہوویںنگے۔ زمین خراب ہوگی۔ آفتاب اور ماہتاب اور تارے
کالے ہوکر گرینگے بہشت اور دوزخ لوح وقلم اور کرسی اور فرشتے فنا
ہووینگے۔ اُس صور سے کوئی جاندار باقی نہین رہنے کا مگر اللہ تعالے
جسے چاہے وہ نہین مریگا۔ چالیس برس تک فنا رہین گے اللہ تعالیٰ
فرماویگا لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ یعنی واسطے کسکے ہے ملک آجکے
دِن پھر آپ ہی فرماویگا لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَہَّارِ یعنی واسطے اللہ
تعالے کے ہے ایسا اللہ کہ واحد ہے اور قہار ہے۔

فصل بیچ بیان اُٹھنے خلق اللہ کے بیچ دن قیامت کے
جان کہ اللہ جل جلالہ بہشت۔ اور دوزخ۔ عرش وکرسی لوح اور قلم

آسمان زمین ـ جبرئیل ـ میکائیل ـ اسرافیل ـ عزرائیل علیہم السلام
اور حاملان عرش ان تماموں کے تئین بجز و فنا کرنے کے پیدا کریگا
بعد چالیس برس کے اسرافیل علی نبینا و علیہ السلام کے تئین حکم دوسرا
صور پھونکنے کا فرماویگا ـ تمام قالب تیار ہو وینگے ـ پھر اسرافیل
علی نبینا و علیہ السلام دوسرا صور پھوکین گے ـ ارواحین صور سے
نکل کر اپنے اپنے قالب مین داخل ہو وینگے ـ تمام قالب زندہ
ہو کر اٹھ کھڑے رہین گے ـ جان کہ کسی کو شیر کہا وے یا کوئی
جلجا وے یا کوئی ڈوب جاوے یا کوئی اعضا کٹ کر بدن سے
گر جاوے قدرت سے اللہ تعالےٰ کے تمام تیار ہو کر انسان اور
جنات تمام مخلوقات کہ پیدا ہوئے تہے آپنے اپنے جسم سے
اسدن اٹھین گے اور میدان حشر مین حاضر ہو وینگے ـ بعد اسکے
پھر نا ہین ہے جان کہ سوائے آدمی اور جنات کے تمام چرندے
اور پرندے کہ ایک دوسرے پر ظلم کئے ہین بدلا اسکا اللہ تعالےٰ
دلوا کر سب کو معدوم اور ناچیز کریگا مگر وہ جانور کہ ذبح ہوئے ہین
انکے تئین مٹی جنت کی بناویگا ـ اور آفتاب سوا نیزے پر آئیگا
زمین تانبے کی ہوگی ایسی برابر کہ انڈا مرغی کا مشرق مین رہین
مغرب سے دیکھے گا ـ تمام آدمی موافق اعمال اپنے کوئی ٹخنو تک

کوئی پنڈلیون تک کوئی رانون تک۔ کوئی کمر تک۔ کوئی بغل تک کوئی حلق تک۔ کوئی لبون تک پسینے مین ڈوبے رہین گے۔ جان کہ دن قیامت کا پچاس ہزار برس کا ہوگا۔ اور ایسی سختی رہیگی کہ کوئی اپنے مین آپ نہین رہنے کا۔ یہانتک کہ باپ بیٹے سے بیٹا باپ سے اور مان بیٹی سے بیٹی مان سے خویش خویش سے دوست دوست سے بھاگین گے اور سب پیغمبران اولاالعزم علی نبینا وعلیہم السلام نفسی نفسی پکارین گے۔ اور حبیب رب العالمین یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اُمتی اُمتی فرماتے رہین گے۔

فصل بیچ بیان شفاعت کے۔ ایمان لا اور یقین جان کہ شفاعت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے اُمت مرحومہ کے۔ اور واسطے تمام اُمتون کے بلکہ واسطے ملائکہ اور مرسلین کے صلوات اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین اور واسطے جمیع ممکنات کے حق ہے کہ ہر ایک کو موافق مرتبہ اسکے شفاعت فرماوینگے۔ جان کہ جائین شفاعت کی بہت ہین مانند عرصات کے اور پلصراط کے اور وقت سوال وجواب کے اور حساب وکتاب کے اور دخول دوزخ کے سوائے اسکے بہت سے مقام ہین۔ کوئی مقام

آور کوئی جائے مصیبت کی۔ اور محنت کی۔ آور عذاب کی نہین ہے کہ بغیر شفاعت حبیب ربّ العالمین صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے نجات ہووے سب جائے شفاعت آپ کی درکار ہے۔ پس دن قیامت کے تمام آدمی کھڑے رہنے سے عرصات کے اور گرمی سے آفتاب کے نہایت حیران اور پریشان ہوکر واسطے شفاعت کے طرف آدم علی نبینا وعلیہ السلام کے جاوینگے اور ساتھ عاجزی کے عرض کرینگے کہ اللہ تعالے نے آپ کو اپنے ید قدرت سے بنایا ہے۔ باپ ہمارا کیا ہے خلیفہ اپنا گردانا ہے اور تمام ملایک سے سجدہ کروایا ہے۔ آپ جناب باری مین عرض کرکر اس مصیبت سے نجات دلواؤ۔ حضرت آدم علی نبینا وعلیہ السلام فرماوینگے اللہ تعالیٰ آج بڑے جلال مین اور غضب مین ہے کبھی نہ ہوا تہا نہ آگے ہوگا۔ مین نہایت شرمندہ ہون میرے تئین گیہون کہانے سے منع فرمایا تہا۔ اور مین نے اُسکے تئین کہایا۔ یہ کام بڑا میرے سے نہین ہوئیگا۔ تم طرف نوح علی نبینا وعلیہ السلام کے جاؤ۔ تمام خلق اللہ حضرت نوح علی نبینا وعلیہ السلام کے پاس آوینگے اور عرض کرینگے آپ نبی اللہ کے ہو ہمارے تئین اِس عذاب سے خلاصی دلواؤ۔ آپ فرماوینگے

یہ کام عظیم الشان میرے سے نہین ہونیکا ہین وقت طوفان کے
واسطے بیٹے اپنے کے دعا کیا میرا بیٹا کافر تہا۔ وہ دعا خلاف مرضی
اللہ جل جلالہ کے تہی۔ تم طرف ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام کے جاؤ
پہر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آوین گے اور عرض کرینگے
آپ کے تئین اللہ تعالے نے دوست اپنا بنایا ہے۔ آپ جناب
باری مین ہماری شفاعت کرو۔ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام
فرماوینگے میرے سے دنیا مین تین کام ہوئے کہ مین اُس سے
شرمندہ ہون۔ اول یہ کام کہ تمام کافران واسطے جترا کے باہر شہر
کے چلے۔ میرے تئین ساتہ اپنے بلائے۔ مینے بیماری کا عذر کیا۔
حقیقت مین بیمار نہین تہا۔ اور دوسرا کام یہ کہ جب وہ چلے گئے
مین بتخانہ مین جا کر کلہاڑی سے تمام بتون کی ناک کان توڑ کر کلہاڑی
بڑے بت کے کاندہے پر رکہا۔ جب باہر سے آئے بتون کو دیکہکر
غمگین ہوئے۔ آپسمین کہے کہ یہ کام ابراہیمؑ کا ہے کہ وہ اُنہون
کی تعظیم نہین کرتے تہے۔ اور گالیان دیتے تہے۔ بس وہان سے
میرے گہر کو آئے۔ کہے کہ تمنے ہمارے خداون کو توڑے ہین
مین جواب دیا کہ یہ کام بڑا اِنہون کا کیا۔ دیکہو کلہاڑی اُس کے
کاندہے پر ہے۔ حقیقۃ توڑا مین تہا اور بڑا تمامون کا مین تہا

ظاہراً اُسکا نام لیا۔ تیسرا کام یہ ہے کہ ایک بادشاہ ستمگر عورتونکو ظلم سے پکڑتا تہا۔ بی بی سارا جو عورت میری تہی چچیری بہن میری تہی۔ جب لوگ اُس ظالم کے پکڑنے آئے کہا مین کہ یہ بہن میری ہے۔ مین اِن تینون کامون سے نہایت شرمندہ ہون۔ کام شفاعت کا موسیٰؑ سے ہوگا تب نزدیک موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام کے آوینگے اور عرض کرینگے آپ کلیم اللہ ہو۔ اور رسول اُلوالعزم ہو۔ ہماری شفاعت کرو۔ اِس مصیبت سے خلاصی بخشواؤ حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام فرماوینگے۔ کہ مین نے ایک قبطی کو مُکّی مارا وہ اُس مُکّی سے مرگیا۔ ایسے جلال مین اللہ تعالےٰ ہے۔ کہ کبہی نہین ہوا تہا۔ اور کبہی نہین ہونے کا مجہے اسوقت کلام کرنے کی طاقت نہین ہے۔ تم طرف عیسیٰ علیہ السلام کے جاؤ۔ اور حاجت اپنی عرض کرو۔ وہان سے حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ السلام کے پاس آوینگے اور عرض کرینگے کہ آپ کے تئین اللہ تعالےٰ نے بغیر باپ کے پیدا کیا روح اللہ خطاب فرمایا۔ اور دم سے آپ کے مُردونکو زندہ کروایا۔ آج ہماری مدد کرو اِس درد و غم سے خلاصی بخشواؤ۔ آپ فرماوینگے۔ دنیا مین جب قوم نے میری خدا سے مُنھ پہیرے۔ میرے تئین خدا بولے اس بات سے

مین گلتا ہون۔ مجھے اسوقت دم مارنے کی طاقت نہین ہے تم حضرت سید المرسلین خاتم النبیین محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ اور مصیبت اپنی عرض کرو۔ حضرت آدمؑ حضرت نوحؑ۔ حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت موسیٰؑ۔ حضرت عیسیٰؑ اور تمام انبیا علی نبینا وعلیہم الصلوة والسلام ساتہ امتون اپنے جہنڈے محمدی صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے نیچے آوینگے۔ اور باعاجزی تمام عرض کرین گے کہ اے حبیب رب العالمین۔ رب العالمین نے کبہی سخن آپکا رد نہین کیا۔ واسطے آپ کے زمین اور آسمان اور تمام ممکنات پیدا کیا۔ آپ پناہ دینے والے بیکسون کے۔ اور غمکو پہنچنے والے غمگینون کے ہو۔ رحمة للعالمین۔ شفیع المذنبین ہو۔ ہم غریبون پر رحم فرماؤ۔ اور جناب باری مین شفاعت کرو۔ تب حضرت عرض فرمانے کے آپ کہڑے رہین گے۔ میدان شفاعت مین تشریف لاوینگے مقام محمودہ مین سجدہ فرماوینگے۔ حمد وثنا جناب الٰہی کی کرینگے۔ کہ کسینے نہین کیا تہا۔ اور کوئی نہین کرنیگا۔ بعدہ اللہ تعالے فرماویگا اے محبوب میرے سر اٹہاؤ۔ اور مانگو کیا مانگتے ہو۔ مین دنیا اور آخرت واسطے محبت تمہاری پیدا کیا ہون۔ ربوبیت اپنی واسطے دوستی تمہاری کے ظاہر کیا ہون۔ اگر تم نہ ہوتے فلک سے اور ملک سے

نشان نہوتا تم نہوتے زمین اور آسمان کا ٹھکان نہوتا تم نہوتے عرش کرسی لوح اور قلم بہشت اور دوزخ سے نام نہوتا۔ تم نہوتے آدم اور حوا کا کام نہوتا۔ اے حبیب میرے۔ وے محبوب میرے سر اٹھاؤ اور مانگو کیا مانگتے ہو۔ عرش سے فرش تک تمام میری رضا طلب کرتے ہین۔ اور مین تمہاری رضا طلب کرتا ہون۔ بعد اُسکے جناب سید المرسلین صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم سر سجدہ سے اُٹھاوینگے۔ اور عرض کرینگے خدایا امت ایک گنہگار رکھتا ہون مین۔ اگر عذاب کرے تو اُنہون کے تئین پس وہ بندے تیرے ہین۔ اور بخشے تو انہون کے تئین یقین کہ تو غفور رحیم ہے۔ اللہ تعالے گرمی کو آفتاب کے اور تکلیف کو عرصات کے کم کریگا۔ سوال و جواب حساب و کتاب شروع فرماویگا اور ایک حصہ امت مرحومہ کو بخشیگا۔ اس امر سے ملائکہ مقربین اور تمام نبییٔن اور مرسلین کو تسکین ہو گی۔ پھر جناب سید المرسلین صلوات اللہ تعالے علیہ وعلی آلہ اجمعین سر مبارک کو دوبارہ سجدے مین لیجاوینگے۔ دیر تک اُمتی اُمتی فرماوینگے اور عرض کرینگے اے کریم تو ہے رحیم امت گنہگار کے تئین بخش۔ پھر حکم ہوگا اے حبیب میرے تو ہے محبوب میرے اے نبی میرے تو ہی

رسول میرے سر اُٹھاؤ بعد اُس حکم کے جناب سید المرسلین حبیب رب
العالمین صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم سر مبارک کو اُٹھا دینگے
حمد و ثنائے الٰہی بجا لاوینگے ۔ پھر اللہ تعالےٰ اور ایک حصہ امت
مرحومہ کو بخشیگا ۔ پھر جناب سید المرسلین حبیب رب العالمین صلوات
اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ اجمعین سہ بارہ سر مبارک سجدے مین لیجاوینگے
رَبِّ اغْفِرْ اُمَّتِیْ رَبِّ اغْفِرْ اُمَّتِیْ فرماتے رہینگے پھر حکم
ہوگا اے محمد صلعم میرے وہی حامد میرے سر اُٹھاؤ اور مانگو کیا مانگتے
ہو آپ سر مبارک کو اٹھاوینگے حمد و ثنا بجا لا کر عرض کرینگے الٰہی
یہ فرمان تیرا ہے وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۔ اور
البتہ قریب ہے عطا کریگا تیرے تئین رب تیرا پس راضی ہوگا
تو اِس وعدے کو اپنے وفا کر امت گنہگار کو عطا کر پس دریائے
رحمت جوش مین آوے گی حکم ہوگا غَفَرْتُ لِجَمِيعِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ
یعنے بخشا مین تمام امت محمد صلعم کو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بعد اسکے
دوسرے اُمتون کے اور مخلوقاتون کے واسطے شفاعت فرماوینگے
اللہ تعالےٰ شفاعت آپ کی قبول فرماویگا تماموں کے تئین بخشیگا
پس اُسدن پردہ آنکھون سے سب کے اُٹھیگا مرتبہ حبیب رب
العالمین سید المرسلین صلوات اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ اجمعین کا معلوم

ہوگا کہ جیسا آج کے دن بادشاہت اللہ تعالےٰ جل جلالہ کی ہے
ویسا محبوبیت اور قربیت حبیب رب العالمین کی ہم تمام فرع ہین آپ اصل
ہین آپ دعوتی ہین تمام طفیلی ہین الٰہی تمام امت محمد صلی اللہ
تعالی علیہ وآلہ وسلم کے تئین قدم مبارک سے نزدیک کر کر دامن
شفاعت سے لپیٹ آمین یا رب العالمین۔

فصل ۸ بیچ بیان حساب کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ اللہ تعالےٰ
اپنے بندون سے حساب لیگا جو سبکسار ہین انکو اُس حساب سے آسانی
ہے اور جو گرانبار ہین انکو پریشانی ہے۔

فصل ۹ بیچ بیان سوال کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ اللہ تعالےٰ
سوال اپنے بندون سے کریگا پہلے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھیگا
کہ تمنے میری امانت وحی اوپر انبیاؤن کے کسطور سے پہنچائے
بعدہ انبیاؤن کو صلوات اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین پوچھیگا کہ تمنے احکام
میرے اوپر بندون میرے کے کسطور سے ادا کئے عبادات مین
پہلے سوال نماز کا ہوگا اور معاملات مین خون کا اسی طور سے اللہ
تعالےٰ تمام مخلوقات سے سوال فرماویگا اور جواب اُسکا سنے گا۔
سوال وجواب سے لرزہ تماموں کے بدن مین پڑیگا۔

فصل ۱۰ بیچ بیان اعمالنامہ کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ

اعمالنامہ جس مین نیکی اور بدی لکھی ہوگی مسلمانون کے تئین آور نیکبختون
کے تئین سید ہے ہاتہ مین دیوینگے منافقون اور کافرون کے تئین
سینہ چیر کر بایان ہاتہ پیچھے نکالکر دیوینگے اور کہین گے کہ اپنے اپنے
اعمالنامے پڑہو اور اعمال دریافت کرو۔

فصل ۴۱ - بیچ بیان میزان کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ
اعمال بندون کے ترازو سے یا کسی اور چیز سے کہ کمی اور زیادتی
معلوم ہو تولینگے۔ نیکی تل برابر کسیکی زیادہ ہوگی اُسکے تئین
دوزخ سے چھٹکارا ہے۔ فرشتون سے مُبارکبادیکا پکارا ہے بدی
تل برابر کسیکی زیادہ ہوگی اُسکے تئین جا بجا چھٹکارا ہے نعوذ باللہ منہا

فصل ۴۲ - بیچ بیان پل صراط کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ خلق اللہ
پل صراط پرسے گذرینگے۔ جان کہ اوپر دوزخکے ایک پل ہے اور وہ
پل تین ہزار برس کا راستہ ہے بال سے باریک اور تلوار سے تیز ایک
ہزار برس کا چڑاؤ اور ایک ہزار برس کا برابر اور ایک ہزار برس کا
اُتار تمام خلق اللہ اُسپر سے گذرینگے۔ کافران اور منافقان اور گنہگاران
کٹ کٹ کر دوزخ مین گرینگے مسلمان موافق قوت ایمان کے
کوئی مانند بجلی کے کوئی مانند ہوا کے کوئی مانند گھوڑے کے
کوئی مانند آدمی کے۔ کوئی مانند چیونٹی کے۔ اور کوئی اُس سے بہتر

چلینگے۔ پل صراط پر اندھارا بہت ہوگا۔ جناب حبیب رب العالمینؐ واسطے امت اپنی کے تشریف فرما ہو وینگے۔ روشنی مین نور محمدی صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے تمام مسلمان گدز کر بہشت مین داخل ہوجاوینگے۔

فصل بیچ بیان حوض کوثر کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ جناب سیّد المرسلین حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کا حوض ہے کہ نام اُسکا حوض کوثر ہے لنبا چوڑا ایک مہینے کے راستے کا ہے۔ پانی اُسکا دودھ سے سفید شہد سے میٹھا زیادہ ہے۔ اطراف اُسکے کوزے اور پیالے بلور کے تارون کے مانند چمکتے ہوے روشن ہین۔ حبیب خدا صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم دست مبارک سے پانی لیکر حضرت علی مرتضےٰ کرم اللہ تعالے وجہہٗ کو عنایت فرماوینگے اور آپ تمام امت مرحومہ کو تقسیم کرینگے اور پلاوینگے۔ اور فرماے حضرت علیؓ مرتضےٰ کرم اللہ تعالے وجہہٗ۔ کہ جسکے دل مین محبت اور تعظیم جناب صدیق اکبر رضے اللہ تعالے عنہ کی نہین ہونے کی اُسے ایک قطرہ پانی نہین دینے کا اور جو کہ ایک قطرہ پانی حوض کوثر کا پیئیگا اُسے کبھی پیاس نہین ہونے کی۔

فصل - بیچ بیان دوزخ کے - ایمان لے آ اور یقین جان کہ دوزخ واسطے عذاب کرنے کافرون کے اور منافقون کے اور واسطے بعضے گنہگارون کے ہے وہ دوزخ کے سات درجے ہین ایک سے ایک سخت زیادہ ہے - اور بیچ اسکے طرح طرح کا عذاب ہے انگارے اور سردی سے اور سانپون سے اور بچھوون سے کہانا اسکا جہاڑ سے سینڈ کے ہے اور پانی اسکا پیپ اور لہو ہے تمام کافرون کو اور منافقون کو اور بعضے گنہگارون کو اس مین ڈالینگے گنہگار موافق گنہ کے عذاب دیکہکر یا شفاعت سے حضرت رسول خدا صلی اللہ تعالے علیہ و آلہ وسلم کے نکلکر پانی سے حوض کوثر کے نہاکر بہشت مین جاوینگے - کافران اور منافقان ہمیشہ بیچ اسکے رہینگے انکے تئین عذاب سے کبہی نجات نہین ہونے کی اللہ تعالے مسلمانون کے تئین تصدق سے نعلین مبارک حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالے علیہ و آلہ اجمعین کے اس سے بچاوے -

فصل - بیچ بیان جنت کے - ایمان لے آ اور یقین جان کہ جنت واسطے مسلمانون کے ہے اور ادنی جنتی کے تئین دس برابر دنیا کے مکان ملیگا اس جنت کے آٹہ درجے ہین ایک سے ایک زیادہ اور بہتر ہے نعمتون کو اسکے انتہا نہین ہے اور نعمتان اسکے ایسی ہین

کہ کسیکے دل مین خطرہ نہین گذرا آور کسیکی آنکہون سنے نہین دیکہے
آور کسیکے کانون نے نہین سنے حوران اور غلمان آور مکانات موتیون
کے ہین ہزارہا درخت آور ہزارہا میوے آور طرح طرح کے پوشاک
ہین آور اقسام ہا کے طعام آور جانور ہین چہار ندیان ہین ایک
مین پانی آور دوسرے مین دود تیسرے مین شہد چوتہی مین
شراب نہ ایسی شراب کہ آدمی کو بیہوش کرے آور درد سر پیدا
کرے۔ جان کہ جو بہشتی کہ جس کھانے کے طرف یا میوے کے
طرف یا جانور کے طرف خواہش سے دیکھے رو برو موجود ہوتا ہے
آور بخوشی تمام اپنے کے تئین کہلاتا ہے لذت اُسکے سر سے پاؤن
تک رہتی ہے جان کہ لذت ایک میوے کی ستر قسم کی ہے ایک
طرف سے کہاتے جاوینگے دوسری طرف سے طیار ہوگا جس قدر
کہ کہاتے جاوینگے ہوس اور رغبت زیادہ ہوگی بس خوبیان
جنت کی کسیکو بیان کرنے کی طاقت نہین ہے بہشتی جب بیچ
اُسکے داخل ہوگا ہمیشہ بیچ اُسکے رہیگا نہ کبھی مریگا آور نہ کسی
چیز کا غم کریگا آور دریاے رضا مین ڈوبیگا باوجود اِس دولتِ
عظیم کے آور نعمت کریم کے دیکھا موافق اپنے مرتبے کے ہر روز
یا ہر ہفتے مین جمال مبارک حبیب ربّ العالمین صلوات اللہ تعالی

علیہ وآلہ اجمعین کا ہے کہ تمام لغمتان رو برو اُسکے ناچیز ہین اور
کچھ مرتبہ نہین رکھتے ہین اوپر اس سرفرازی کے دوسری سرفرازی
دیکھنا اللہ تعالے کا ہے کہ تمام لغمتان اپنے بھول جاویگا اور دیدار
الٰہی مین ڈوب جاویگا۔ خدایا تصدق سے نعلین مُبارک حضرت
حبیب تیرے کے دیدار سے تیرے مشرف کر آمین یا ربّ العالمین
وصلّی اللہ تعالےٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمدؐ وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک
یا ارحم الراحمین۔ عنایت سے اللہ تعالیٰ کے اور تصدق سے
نعلین مبارک حبیبِ خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے رسالہ
عقائد کا سنہ ۱۲۶۵ بارا سے پینسٹھ ہجری مین تمام ہوا نام اِسکا عقائد
ضروریہ رکھا گیا۔ اللہ تعالےٰ اِس رسالہ کے تئین مقبول اہل
زمانہ کا کرے اور بسبب اِسکے مسلمانون کے تئین فائدہ بخشے آمین
یارب العالمین۔ لازم اور ضرور ہے ہر شخص کے تئین کہ موافق
عقائد اہل سنت وجماعت کے اعتقاد اپنا درست کرے اور مضبوط
رکھے کہ سوائے گروہ اہل سنت وجماعت کے کسیکے تئین آخرت
مین نجات نہین ہے۔ بعد درست کرنے عقائد کے عمل موافق شریعت
کے جاری رکھے یعنے جسے کہ شرع نے حلال کہی اُسکے تئین بجان ودل
بجالاوے۔ اور جسے کہ شرع نے حرام کہی اُس سے نہایت پرہیز

کرے اور بچے بمقتضاے بشریت کے اگر خطا ایک واقع ہووے اُس سے
نادم ہووے اور توبہ کرے بعد عقائد کے اور عمل موافق شریعت کے قدم محبت
الٰہی مین رکھے تا کہ مومن عام سے مومنِ خاص مین داخل ہووے جان
کہ محبت الٰہی بغیر نعلین برداری شیخ کامل مکمل کے حاصل نہین ہوتی ہر علامت شیخ
کامل مکمل کی وہ ہے کہ بال برابر خلاف شرع نکرے نہ ظاہراً نہ باطناً بمجرد صحبت
اُسکے غمِ دنیا دِل سے دہو جاوے اور توجہ الی اللہ پیدا ہووے اور وہ خود
راہ دان اور راہ بین ہووے اور مقامات سلوک پیر کامل سے طی کیا ہووے
پس ویسی ذات مبارک کی غلامی اختیار کرے اور عمر اپنی نیچے سایہ قدم
مبارک اُنہون کے آخر کرے تا کہ نجات اخروی حاصل ہووے اور
عیش ابدی کامل ہووے۔ اور یقین جان کہ طریقہ نقشبندیہ اور
قادریہ اور چشتیہ اور سُہروردیہ اور کبرویہ اور طیفوریہ اور طبقاتیہ اور رفاعیہ وغیرہ
سب حق ہین اور پہنچانے والے طرف اللہ تعالےٰ کے ہین اور کسی
طریقہ مین بال برابر خلاف شرع نہین ہے اور کوئی صاحب طریقہ
نے خلاف شرع نہین کیا ہے پس کسی نے نفسانیت سے اپنے
کوئی کام خلاف شرع کیا اور نام پیرون کا لیا اُسنے پیرون کو اپنے
بدنام کیا اور ناراضی کیا اور آخرت اپنی خراب کیا نعوذ باللہ منہا
اور تمام طریقون مین اولیا نجبا نقبا غوث اور قطب ابدال

آور اوتا د اور محبوب ہوئے ہین۔ لازم کہ ان سب بزرگان دین سے اور اکابر براہ یقین سے اعتقاد درست رکھنا اور کسی ایک اولیاء اللہ سے بداعتقاد ہونا کسی ایک سے بداعتقاد ہوا گویا سب سے بداعتقاد ہوا۔ پس جسنے کہ دوستان الٰہی سے بداعتقاد ہوا اُسنے راہ جنت چھوڑا اور راہ دوزخ اختیار کیا۔ اللہ تعالے اُس سے سب مسلمانون کو محفوظ رکھے اور یقین جان کہ سب طریقون مین طریقہ نقشبندیہ افضل اور اعلی ہے اور سلسلہ اس طریقہ عالیہ کا حضرت صدیق اکبر رضے اللہ تعالے عنہ کو پہنچا ہے کہ آپ خلیفہ برحق اور جانشین مطلق جناب حبیب رب العالمین کے ہین اور محبوب محبوب خدا کے ہین اور باوجود کمالات ولایت محمدیہ صلعم کے حامل بار نبوت احمدی صلعم کے ہین اسیواسطے بعد سید المرسلین اور بعد انبیاء متقدمین صلوات اللہ تعالے علیہم اجمعین کے خلعت سے افضل البشریت کے سرفراز ہوئے ہین پس جو طریقہ کہ افضل بشر کے تئین پہنچا ہے البتہ سب طریقون مین افضل اور اعلی ہوگا جان کہ اکابر اس طریقہ کے رحمہم اللہ تعالے واسطے اسکے سوائے متابعت سنت سنیہ کے راستہ نہین بتاتے ہین اور قدم مبارک اپنا دائرہ عزیمت سے باہر نہین رکھے ہین۔ انتہا

دوسرون کی ابتدا مین انہون کے شریک ہے۔ شروع عالم امر سے فرماے ہین عالم خلق کے تئین ضمن مین اُسکے صاف کئے ہین۔ سفر بیچ وطن کے مقرر کئے ہین خلوت بیچ انجمن کے حاصل کئے ہین۔ حضور اور آگاہی نقد وقت رکھتے ہین سوائے ذات مجردہ کے خواہان دوسرے کے نہین ہین۔ دریاے محبت مین ڈوبے ہوے ہین خصوصاً اِس زمانے مین زینت عالمین کے اور قوت فاضلین کے راہ بتانے والے سالکین کے۔ اور پیشوا عارفین کے۔ دلیل متکلمین کے اور نگینہ خاتم شرع متین کے مُقوّمِ راہ یقین کے۔ نور طریقت کے۔ محمود حقیقت کے شہسوار میدان معرفت کے۔ آفتاب طریقہ نقشبندیہ کے۔ مہتاب نسبت شریفہ احراریہ کے۔ فیض پہنچانے والے مقامات مُجدّدیہ کے۔ اور بتانے والے کرامات مظہریہ کے۔ خلفاؤن سے قطب الاقطاب فرد الافراد حضرت شاہ عبد اللہ المعروف بہ غلام علی شاہ دہلویہ کے۔ شیخ میرے مُرشد میرے ہادی میرے حضرت شاہ سعد اللہ صاحب قبلہ دام اللہ ظلالہم صحبت شریف پہنچانے والی جمعیت کو نظر شریف اُٹھانیوالی غیریت کو باطناً حضرت شاہ نقشبند اور مجددِ الف ثانی ہین ظاہراً

جسم سے اپنے فانی ہین۔ خوشا نصیب انہون کے کہ کمر ارادت
کی باندہی اور حلقۂ غلامی کے تئین کان مین اپنے ڈالے۔
اور بجان و دل نعلین برداری کئے۔ نعمت باطنی کامل کئے
عیش ابدی حاصل کئے۔ الٰہی اس غریب اور فقیر کے تئین کہ
نام اُسکا محمد نعیم ہے اور معروف ساتہ مسکین شاہ کے ہر
نعلین برداری مین ممتاز کر۔ اور فرمانبرداری مین سرفراز کر آمین
یارَبَّ العَالمِینَ وَصَلَّی اللّٰہ تعالےٰ عَلیٰ خَیرِ خَلقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ وآلہٖ
اَصحَابِہٖ اَجمَعِین بِرَحمَتِکَ یَا اَرحَمَ الرَّاحِمِین تمت

ومن اِرشادہِ الشریف مدّ اللّٰہ تعالیٰ علیٰ رؤس الخادمین ظلہم العالی ما کَرّرت الایام واللیالی

نامرادی مرادِ اپنی ہے
دِل مقابل وجوب کے اپنا
قم باذنی و قم باذن اللّٰہ
ہے مخالف یہ نفسِ اَمّارہ
جبہہ سائی درِ محمد ﷺ کی

خوب سمجھو یہ بات اپنی ہے
فی الحقیقت ثبات اپنی ہے
جان جانان نہ بات اپنی ہے
آہ اِسمین ممات اپنی ہے
شاد بادا نجات اپنی ہے

صلی اللّٰہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

ہے خیال وجود مین مسکین
عدم محض ذات اپنی ہے

تمام شد رسالہ
تمت

مسائل ضروریۃ فی صلوٰۃ المفروضۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین الصلوٰۃ والسلام علی خیر المرسلین محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

بعد حمد وصلوٰۃ کے جان کہ فرایض اور واجبات اور سنتین اور مستحبات نماز کے ناجان کر نماز پڑہنے سے نماز کامل نہین ہوتی ہے اسو اسطے فقیر مسکین نے بیچ اس مختصر کے ساتھ سہل طریق کے بیان کیا ہی لازم ہے ہر مسلمان کو کہ موافق اس کے یاد کر کر عمل کرے تاکہ درستی نماز ہو کر خوبی آخرت پیدا ہووے۔

غسل کے تین فرض

پہلا فرض غرارہ کرنا۔ دوسرا فرض ناک مین پانی لینا۔ تیسرا فرض سر سے پائون تک تمام بدن دہونا۔

غسل کے پانچ سنتین

پہلی سنت دونو ہاتھ پہنچون تک دہونا۔ دوسری سنت جسم کو کہین نجاست لگی ہو دہونا۔ تیسری سنت استنجے پاخانیکی جاے دہونا۔ چوتھی سنت وضو کرنا۔ پانچوین سنت تمام بدن سرسے پاؤن تک تین مرتبہ دہونا

وضو کے چار فرض

پہلا فرض تمام منہہ دہونا۔ دوسرا فرض دونو ہاتھ کہنیان تک دہونا یعنے کہنیان بھی دہونا۔ تیسرا فرض پاؤ سر کا مسح کرنا۔ چوتھا فرض دونو پاؤن ٹخنون تک دہونا یعنے ٹخنے بھی دہونا۔

وضو کے تیرہ سنتین

پہلی سنت دونو ہاتھ پہنچون تک دہونا یعنے پہنچے بھی دہونا۔ دوسری سنت بِسْمِ اللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ بولنا۔ تیسری سنت نیت کرنا یعنے نَوَیْتُ اَنْ اَتَوَضَّأَ لِرَفْعِ الْحَدَثِ وَلِاسْتِبَاحَۃِ الصَّلٰوۃِ دل سے بولنا۔ چوتھی سنت تین بار کلیان کرنا۔ پانچوین سنت مسواک کرنا۔ چھٹی سنت ناک مین پانی لینا۔ ساتوین سنت داڑہی کا خلال کرنا۔ آٹھوین سنت تمام سر کا مسح کرنا۔ نوین سنت کانون کا مسح کرنا۔ دسوین سنت سیدہے طرف سے دہونا۔ گیارہوین سنت ترتیب سے دہونا۔ بارہوین سنت ہات اور پانون کے انگلیونکا

خلال کرنا۔ تیرہواں[۱۳] سنت ہر ہر اعضا کو تین تین مرتبہ دھونا جان کہ مسح گردن کا مستحب ہے۔

آگے وضو کے دو[۲] سنتیں ہیں

ایک[۱] سنت پیچھے پیشاب کے اور پیچھے پاخانے کے ڈھیلے لینا۔ دوسری[۲] سنت پانی سے دھونا۔

وضو کے چھ[۶] مکروہ

پہلا[۱] مکروہ وقت استنجے کے بات کرنا۔ دوسرا[۲] مکروہ بائیں ہاتھ سے بےعذر موٹھ میں اور ناک میں پانی لینا۔ تیسرا[۳] مکروہ سیدھے ہاتھ سے بےعذر ناک چھنکنا۔ چوتھا[۴] مکروہ پانی اوپر منھ کے زور سے مارنا۔ پانچواں[۵] مکروہ کلیاں جان بوجھ کر بیچ پانی کے کرنا۔ چھٹا[۶] مکروہ ناف سے گھٹنے تک اپنا بدن تھوڑا یا بہت بیچ وضو کے دیکھنا۔

وضو گیارہ[۱۱] چیزوں سے ٹوٹتا ہے

پہلی[۱] چیز پیشاب کے جائے سے کچھ نکلنا۔ دوسری[۲] چیز پاخانہ کی جائے سے کچھ نکلنا۔ تیسری[۳] چیز کسی جائے سے لہو بہنے موافق نکلنا۔ چوتھی[۴] چیز کسی جائے سے پیپ بہنے موافق نکلنا۔ پانچویں[۵] چیز قی منھ بھر کر نکلنا چھٹی[۶] چیز ٹیکا لگا کر سونا۔ ساتویں[۷] چیز دیوانہ ہونا۔ آٹھویں[۸] چیز کسی آزار سے بیہوش ہونا۔ نویں[۹] چیز نشہ سے بیہوش ہونا دسویں[۱۰] چیز

ننگا ہوکر ننگی عورت کو لپٹنا۔ گیارہوین چیز نماز مین بالغ نے پکار کر ہنسنا۔

تیمم مین تین فرض

پہلا فرض نیت کرنا نَوَیْتُ اَنْ اَتَیَمَّمَ لِدَفعِ الحَدَثِ وَ لِاسْتِبَاحَةِ الصَّلٰوةِ دوسرا فرض دونو پہنچے پاک مٹی پر مار کر اوپر منھ کے ملنا۔ تیسرا فرض پھر دونو پہنچے مٹی پر مار کر دونو ہاتہون کو کہنیون تک ملنا۔

نماز کے چودہ فرض سات فرض باہر کے

پہلا فرض تن پاک کرنا۔ دوسرا فرض جامہ پاک کرنا۔ تیسرا فرض جاے پاک کرنا چوتہا فرض ستر عورت کرنا۔ پانچوان فرض وقت پہچاننا۔ چھٹا فرض قبلہ پہچاننا۔ ساتوان فرض نیت کرنا۔

سات فرض اندر کے

پہلا فرض تکبیر تحریمہ بولنا۔ دوسرا فرض قیام کرنا۔ تیسرا فرض قرات پڑہنا۔ چوتھا فرض رکوع کرنا۔ پانچوان فرض دو سجدہ کرنا چھٹا فرض قاعدہ آخر کا بیٹھنا۔ ساتوان فرض بعد قاعدۂ آخر کے اپنے اختیار سے نماز کے باہر ہونا۔

نماز کے بارہ واجب

پہلا واجب سورۂ فاتحہ پڑہنا۔ دوسرا واجب ضم سورہ کرنا۔ تیسرا واجب فرض نماز کے دو رکعت اوّل مین قرات پڑہنا۔ چوتھا واجب

فجر اور مغرب اور عشا مین پکار کر پڑہنا۔ پانچوان واجب ظہر اور عصر مین آہستہ پڑہنا۔ چہٹا واجب ترتیب سے رکن ادا کرنا۔ ساتوان واجب آرام سے رکن ادا کرنا۔ آٹھوان واجب نماز فرض مین اور وتر مین بیچ کا قاعدہ بیٹھنا۔ نوان واجب دونون قاعدون مین اَلتَّحِیَّات عبدہٗ ورسولہٗ تک پڑہنا۔ دسوان واجب لفظ سلام بولکر نماز کے باہر ہونا۔ گیارہوان واجب وتر مین دعاء قنوت پڑہنا۔ بارہوان واجب ہر نماز عید مین عید کے چہہ تکبیرین بولنا۔

نماز کے بیس سنتین

پہلی سنت دونو ہاتھ مردان کانون تک اور عورتین مونڈہون تک اوٹھانا۔ دوسری سنت نیچے ناف کے مردان اور عورتین اوپر چہاتی کے رکہنا۔ تیسری سنت سیدہا ہاتھ اوپر بائین کے رکہنا۔ چوتھی سنت نظر جائے پر سجدہ کے رکہنا۔ پانچوین سنت سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑہنا چہٹی سنت اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بولنا۔ ساتوین سنت بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سے الحمد شروع کرنا۔ آٹھوین سنت آخر مین الحمد کے آمین بولنا۔ نوین سنت رکوع مین تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ بولنا دسوین سنت امام رکوع سے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے ہوئے اٹہنا

گیارہوین سنت مقتدیان رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ بولنا - بارہوین سنت سجدہ مین تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى بولنا - تیرہوین سنت تمام تکبیرین اوٹھنے اور بیٹھنے کے بولنا چودہوین سنت فرض کے دو رکعت آخر مین فقط الحمد کا سورہ پڑھنا - پندرہوین سنت مردان بائین پاؤن پر اور عورتین دونون پاؤن سیدہے طرف نکال کر چوتڑون پر بیٹھنا - سولوین سنت بیچ قاعدہ کے نظر گود مین رکھنا - سترہوین سنت سر ہاتھ پاؤن کے انگلیونکا وقت سجدہ کے اور وقت قاعدہ کے طرف قبلہ کے رکھنا - اٹھارہوین سنت درود قاعدہ آخر مین بعد التحیات کے پڑھنا - اونیسوین سنت بعد درود کے کچھہ دعا ماثورہ مین مانگنا - بیسوین سنت وقت سلام کے سیدہے اور بائین طرف منھہ پھیرنا -

نماز کے اونیس[19] مکروہ

پہلا مکروہ سیدہے اور بائین طرف دیکھنا - دوسرا مکروہ پیشانی سے مٹی یا غبار پونچنا - تیسرا مکروہ پگڑی کے پھیر پر یا ٹوپی پر سجدہ کرنا - چوتہا مکروہ باوجود کپڑون کے اور پگڑی ٹوپی کے ننگے آنگ اور ننگے سر نماز پڑھنا پانچوان مکروہ سر یا کاندہون پر کپڑا ڈال کر دونو پلو لٹکے ہوے نماز پڑھنا چھٹا مکروہ ہات کمر پر رکھکر کھڑے رہنا - ساتوان مکروہ جماعت سی جدا کھڑے رہنا - اٹھوان مکروہ بایان ہاتھ سیدہے ہاتھ پر رکھنا - نوان مکروہ انگلیان

ہاتھ اور پانون کے توڑنا۔ دسوان[۱۰] مکروہ آنکھین اُٹھا کر آسمان کو دیکھنا۔ گیارہوان[۱۱] مکروہ کپڑے سے یا کسی چیز سے کھیلنا۔ بارہوان[۱۲] مکروہ جاے سجدہ کے کنکرے سرکانا۔ تیرہوان[۱۳] مکروہ بیچ سجدہ کے کہنیان زمین پر رکھنا۔ چودہوان[۱۴] مکروہ تصویر جاندار کی چھت پر یا زمین پر یا بازو پر یا سامنے ہونا۔ پندرہوان[۱۵] مکروہ نزدیک پائخانہ کے نماز پڑھنا سولہوان[۱۶] مکروہ سیدہے پاؤن پر بعیذر بیٹھنا۔ سترہوان[۱۷] مکروہ مانند عورتون کے چوتڑون پر بیٹھنا۔ اٹھارہوان[۱۸] مکروہ آگے التحیات کے بسم اللہ پڑھنا۔ انیسوان[۱۹] مکروہ جان بوجھ کر کوئی سنّت نماز کی نکرنا۔

نماز بائیس[۲۲] چیزون سے ٹوٹتی ہے

پہلی[۱] چیز کسیکو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ بولنا۔ دوسری[۲] چیز جواب سلام کا دینا تیسری[۳] چیز تھوڑی یا بہت بات کرنا۔ چوتھی[۴] چیز واسطے دنیا کے رونا پانچوین[۵] چیز واسطے دنیا کے پکارنا۔ چھٹی[۶] چیز واسطے دنیا کے اُف کرنا ساتوین[۷] چیز واسطے دنیا کے آہ بھرنا۔ آٹھوین[۸] چیز کچھ کھانا۔ نوین[۹] چیز کچھ پینا۔ دسوین[۱۰] چیز کوئی بات کا جواب دینا۔ گیارہوین[۱۱] چیز بعیذر کھنکارنا۔ بارہوین[۱۲] چیز اللہ سے دنیا کی مراد مانگنا۔ تیرہوین[۱۳] چیز منھ طرف سے قبلہ کے پھیرنا۔ چودہوین[۱۴] چیز نماز کا کوئی رکن نکرنا۔ پندرہوین[۱۵] چیز قرأت نہ پڑھنا۔ سولہوین[۱۶] چیز ناف سے گھٹنے تک اکثر عضو کا کھلنا

سترہوین[۱۷] چیز کلام اللہ دیکھکر پڑہنا - اٹھارہوین[۱۸] چیز اپنے امام کے سوا دوسرے کو بتانا - اونیسوین[۱۹] چیز ایک رکن مین تین حرکت کرنا بیسوین[۲۰] چیز دو نو ہاتون سے ایک مرتبہ کچھہ کام کرنا - اکیسوین[۲۱] چیز ایسی حرکت کرنا کہ دوسرا دیکھنے والا سمجھے کہ نماز مین نہین ہی - بائیسوین[۲۲] چیز خندہ کرنا یعنے اپنی ہنسی کا آواز آپ سُننا - جان کہ رات دن مین سترہ[۱۷] رکعت نماز پڑہنا فرض ہی دو[۲] رکعت فجر مین - چار[۴] رکعت ظہر مین - چار رکعت عصر مین تین[۳] رکعت مغرب مین - چار[۴] رکعت عشا مین - تین[۳] رکعت واجب الوتر مین جان کہ رات دن مین بارہ[۱۲] رکعت نماز پڑہنا سُنت موکدہ ہی دو[۲] رکعت فجر مین چھے[۶] رکعت ظہر مین دو[۲] رکعت مغرب مین دو[۲] رکعت عشا مین -

اسطور سے التحیات بیچ قاعدون کے پڑہنا

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّكَ مُجِیْبُ الدَّعَوَاتِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط۔

اس طور سے دعا قنوت بیچ واجب الوتر کے پڑھنا

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَیْكَ وَنُثْنِیْ عَلَیْكَ الْخَیْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ یَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْكَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰی عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ط

بعد نماز کے یہہ دعا پڑھنا

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَیْكَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

بعد اذان کے یہہ دعا پڑھنا۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِیْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ط

بیان غسل میت کا

مستحب ہی کہ نہلانے والا میت کا خویش نزدیک کا ہووے یعنے باپ یا بھائی یا بیٹا ہووے اور باوضو ہووے اگر اوسے علم نہلانے کا نہین ہے دوسرا کوئی پرہیزگار نہلاوے پہلے عود تختے کو دلا کر میت اوپر اوسکے سلا کر تمام کپڑے اوس میت کے اوتار کر لنگی ناف سے گھٹنے تک ڈہانپ کر نہلانا شروع کرے اور سوا نہلانے والون کے دوسرے نہ دیکہین نہلائے تک عود جلاوے اور غفرانک یا رحمٰن بولتے رہووے بیر کی پتی ڈالکر پانی گرم کرے اگر نہ ملین سادا پانی کفایت کرتا ہے پہلے ایک ڈہیلے سے استنجے کی جائے کو صاف کرے بعد تین یا پانچ یا سات ڈہیلے سے پاخانہ کی جاے کو صاف کر کر کپڑا ہاتون کو لپیٹ کر استنجے پاخانہ کی جائے دہو کر وضو کراوے بغیر منہ مین اور ناک مین پانی ڈالنے کے لاکن مستحب ہی کہ کپڑا گیلا اونگلی پر لپیٹ کر دانتون پر پہراوے اور سوراخ ناک کے اسی طور سے صاف کرے بعد وضو کے اگر بال داڈہی کے اور سر کے ہووین لعاب سے چہال گلخیرو کے دہووے وگرنہ صابون کفایت کرتا ہے بعدہ کروٹ کرے اوپر بائین مونڈے کے اور دہووے سیدہا طرف تمام اوسکا اس طور سے کہ پانی تختے تک

پہنچے بعد اوسکے کروٹ کری اوپر سیدہی مونڈہے کے آور دہووے بایان
طرف تمام اوسکا بعدہ ٹیکا پیچہے دیکر آہستہ پیٹ ملے اگر پاخانے کے یا
پیشاب کے جائے سے کچھہ نکلی اوسے دہووی پہر دوبارہ وضو نہ کراوی
اگر میت چھوٹی ہے فقط پانی پیٹ پر ڈالے بعد اوسکے موافق ترتیب
سابق کے تین مرتبہ کروٹ کرے ہر کروٹ مین تین تین یا پانچ پانچ
یا سات سات مرتبہ پانی ڈالے۔ جانکہ زیادہ سات مرتبہ سے کراہیت ہے
بعد غسل کے کفن پہناوے ایسی کپڑے کا کہ عید اور جمعہ کو پہنتا تھا۔ جان کہ
مرد کو کفن سنت تین کپڑے ہین ایک کفنی دوسری ازار تیسر الفافہ کفنی
گلے سی ٹخنون تک آزار اور لفافہ سرسی پاؤن تک آور عورتون کو پانچ
کپڑے سوائے اِن تین کے دو کپڑے اور ہین ایک سربند دوسرا سینہ بند
درازی سربند کے دو گز شرعی آور چوڑائی ایک بالش درازی سینہ
بندکی تین گز آور چوڑائی بغل سے ران تک اگر کفن سنت نہ ملے مرد کو
کفن کفایت دو کپڑے ایک ازار دوسرے لفافہ آور عورت کو تین کپڑے
ایک کفنی دوسرے ازار تیسرا لفافہ اور یہہ بھی نہ ملے کفن ضرور جتنا کہ
پاوی دیوے اگر کفن مطلق نہ ملے میت کو بیچ گہانس خوشبو کے یعنے
روسہ کے لپیٹے جانکہ پہلے لفافہ اوپر اوسکے ازار اوپر اوسکے کفنی
بچھا کر میت اوپر اوسکے سلاکر خوشبو لگاوے یعنے عطر ملے بعدہ کافور

سات جگہہ لگاوے۔ ایک پیشانی دو ہتیلیان دو گہٹنے دو پنجے پاؤنکے بعدہ پہلی ازار باین طرف سے پیچہے بیدہے طرف سی لپیٹ کر بعد اوسکے لفافہ اوسی طور سے لپیٹے بعدہ تین جا سے باندہے ایک اوپر سر کے دوسرا بیچ کمر کے تیسرا نیچے پاؤن کے اور عورتون کو بعد کفنی پہنانیکے بال سر کے دو حصہ کر کر چہاتی پر ڈال کر پیچہے اوسکے سربند یعنے دامنی اوپر سر کے اوڑاکر دونو پلون سے دونو طرف سے بال لپٹے پیچہے اوسکے سینہ بند پیچہے اوسکے لفافہ لپیٹ کر تین جائے باندہے اور نماز موافق ترتیب لکہے ہوے کے پڑہے۔ جان کہ نیت نماز جنازہ فرض ہے اگر جنازہ مرد کا ہو برابر سینہ کے کہڑے رہوے اگر جنازہ عورتکا ہو برابر سر کے کہڑے رہوے اور نیت یون کرے نماز پڑہتا ہون مین اس جنازہ کی سات چار تکبیرون کے اور دعا واسطے اس میت کے اگر امام ہووے پیچہے اس امام کے بولے واسطے اللہ تعالی کے اللہ اکبر بولکر ہات باندہے بعد اوسکے ثنا پڑہے یعنے سُبحانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمدِكَ وَتَبارَكَ اسمُكَ وَتَعالىٰ جَدُّكَ وَجَلَّ ثَناؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيرُكَ پڑہے بعد اوسکے پہر بغیر ہات اوٹہانیکے اللہ اکبر بولکر درود کہ بیچ التحیات کے ہے تمام پڑہے پہر بغیر ہاتہ اوٹہانیکے اللہ اکبر بولکر یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ اغفِر لِحَيِّنا وَمَيِّتِنا وَشاهِدِنا وَغائِبِنا وَصَغِيرِنا وَكَبِيرِنا

وَذِکْرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَهٗ مِنَّا فَاَحْیِهٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَی الْاِیْمَانِ بعد اس دعا کے پہر اللہ اکبر بولکر سلام پہیرے نماز جنازہ تمام ہوئی- اگر جنازہ لڑکے کا ہے یہہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا اور جنازہ لڑکی کا ہے تو یون پڑہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً -

بیان روزے ماہ رمضان المبارک کا

جان کہ روزے تمام ماہ رمضان کے اور نیتین اون کے فرض ہین نیت یہہ ہے نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَدًا فَرْضًا مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانِ الْمُبَارَكِ لِلّٰهِ تَعَالٰی یا یون کہے روزہ رکہتا ہون مین فرض اس ماہ رمضان کا واسطے اللہ تعالی کے جان کہ بعد آدہی رات کے ساتوان حصہ راتکا رہے تک سحر کرنا سنت ہے ساتوان حصہ راتکا چار گہڑی ہوتی ہے بعضے دراز راتو مین سوا یا ساڑہے چار گہڑی ہوتی ہے لاکن قریب ساتوین حصہ کے کہانا کہانے سے سنت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخوبی ادا ہوتی ہے پس واہان سے کہ صبح صادق شروع ہے آفتاب ڈوبے تک تین چیزین حرام ہین ایک چیز کچہہ کہانا دوسری چیز کچہہ پینا تیسری چیز جماع کرنا جب یقین ہوا کہ آفتاب ڈوبا مختار ہے کسی چیز افطار کرے کہ وقت افطار کا ہے نیت افطار کی شرط نہین ہے بلکہ فاتحہ پڑہے

اور شکر اللہ کا کرے اور دعا مانگے کہ وقت قبولیت کا ہے کوئی جان بوجھ کر بیچ
روزہ کے ان تین چیزون سے ایک چیز کیا یعنی کچھ کھایا یا کچھ پیا یا جماع کیا
اوسپر قضا اوس روزہ کے اور کفارہ آیا یعنی ایک غلام یا ایک باندی
آزاد کرے اور ایک روزہ قضا کا رکھے یا باندی غلام میسر نہین ساٹھ غریبون
کو پیٹ بھر کھانا کھلاوے اور ایک روزہ رکھے یا قدرت کھانا کھلانیکی نہین
ساٹھ روزہ پے درپے رکھے اور روزہ قضا کا رکھے اگر کوئی مٹی یا کنکرے یا
یا موتی یا سیپی سوائے انکے جو چیز کہ نہین کھانیکی ہے کھایا یا غرغرہ کیا یا ہاتھ سے
شہوت باہر نکالا یعنے انزال کیا روزہ گیا لاکن بغیر کفارہ کے قضا روزہ
لازم پڑا اور کسی نے بھولے سے پیٹ بھر کر یا تہوڑا ایبیٹ کھانا کھایا یا پانی
پیا یا شہوت سے خود بخود چھوٹ گیا یا خواب مین جماع سے انزال کیا روزہ
نہین گیا اور اگر کسی نے کھانے کی چیزون سے زبان پر رکھا لاکن حلق تک
نہین پہنچا روزہ مکروہ ہوا یا کسی نے روٹی چابکر لڑکے کو کھلایا وقت ضرور کے
جایز آیا اور کسی نے حجامت کیا یعنے فصد لیا جو کون سی سرنگیون سے
لہو نکالا یا سرمہ آنکھونمین لگایا یا تیل سر مین ڈالا یا خوشبو سونگا ان تمام
صورتونمین روزہ نہین گیا اور کچھ گناہ نہین ہوا۔

تمام شد رسالہ مسائل ضروریہ فی صلوٰۃ المفروضہ من تالیف فقیر حقیر محمد نعیم
بن محمد حفیظ المعروف مسکین شاہ نقشبندی الحیدرآبادی

قصیدہ چکیدہ قلم ارشاد رقم حضرت ایشان ماقلبی روحی فداہ مدظلہ وزاد فیضہ

ہین فخر رسل انجمن آراے مدینہ — گرو بیان رکھتے ہین تولای مدینہ

وحدت مین فنا ہووین نہ کیسطور سی اب ہم — رکھتے ہین دل و جان سی تمناے مدینہ

دریاے محبت مین سراپا ہی ڈوبا — جو دل سی ذرا دیکھین تماشای مدینہ

ای اہل نظر غور سے دیکھو تو ذرا تم — تصویر کا عالم ہے سراپاے مدینہ

اب صحرا کو ہی تسلیم ہے اور دور سی آداب — جس روز سی ہم ہوگئے شیدای مدینہ

لیجاؤن اگر سر کو فلک پر تو سزاوار — رہتا ہی میرے سر مین جو سوداے مدینہ

واللہ نظر حور پہ ہرگز نکرین ہم — ہے اپنے مقابل رخ زیبای مدینہ

یثرب کے ہر اک ذرہ مین محبوب کا دیدار — رشک چمن طور ہے ہان جاے مدینہ

ہر ذرہ کہ ممکن کا مفر یثرب و بطحا — مولائے جہان ہے مرا مولای مدینہ

مسکین کی اب خاک کو ای باد صبا تو — لیجا کے فنا کردے بصحراے مدینہ

ہم عاصیان شفاعت احمد سی جائینگے — ٹھنڈی ہوا بہشت کی کیا خوب کھائینگے

دیدار مصطفی پہ میری جان ہے فدا — صدقہ سے اونکے رویت جانانکو پائینگے

نسل پدر ہی فاطمہ زہرا کی ہم پہ مہر — دست حسین سر پہ غریبونکی لائینگے

ہمکو حضور تام سے آگہ کرے خدا — پھولون نہ اپنی جسم مین پھر ہم سمائینگے

یارب تو فعل بد سے یہ مسکین کو بچا — جنت مین وہ ہمارے نہیں ساتھ آئینگے

رسالہ فقہ

موسوم بہ

صورت نماز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر المرسلین محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین ط بعد حمد وصلوٰۃ کے بوجھ کہ جاننا فرض کا اوپر عاقل و بالغ کے فرض ہے اور جاننا واجب کا واجب اور جاننا سنت کا سنت اور جاننا مستحب کا مستحب ہی فرض اللہ تعالی کے حکم کو کہتے ہین اور واجب بھی اوسیکا حکم ہے اور سنت جس کام پر رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم ہمیشگی فرمائے ہین اوسکو کہتے ہین اور مستحب جو کام نیک بیچ عبادت کے ہووے اوسے کہتے ہین اگرچہ تعریف ہر ایک کی بیچ بڑے جلدون کے مکتوب ہے

لیکن یہہ واسطے فہم لڑکون کے خوب ہے بوجھ ثابت کرے
تیرے تئین اللہ تعالی اوپر راہ مستقیم کے اس بات کو کہ ایمان
چہہ چیزون کے یقین کرنے کو کہتے ہین پہلے اللہ تعالی کی وحدنیت کا
یقین کرنا یعنے نہین ہے دوسرا شریک اوسے دوسرا
فرشتونکا یقین کرنا کہ مخلوق نورانی ہین اور بیگنہ عبادت مین
لاثانی ہین تیسرا انبیاؤنکا یقین کرنا کہ واسطے راہ بتانے
آدمیون کے بہیجے ہوے اللہ تعالی کے ہین چوتھا کتابونکا
یقین کرنا کہ یہہ کلام اللہ تعالی کا اوترا اون نبیون کے اوترا ہی
پانچوان تقدیر کا یقین کرنا کہ نیکی اور بدی رنج اور
راحت اللہ تعالی سے ہے چھٹا قیامت کے دن کا یقین کرنا
کہ لوگ اوٹہینگے اور اپنے اعمال کی جزا پاوینگے خوب سمجھ
ایمان قایم ہونے کے پانچ تھم ہین پہلا زبان سی لا الہ
الا اللہ محمد رسول اللہ کہنا ہے دوسرا نماز ہے تیسرا
روزہ ہے چوتھا زکوٰۃ ہے پانچوان حج ہے اب فرایض
اور واجبات اور سنتین ان سبکی ساتھ سہل طریق کے بیان
کئے جاتے ہین اللہ تعالی اپنے فضل سے سب اہل اسلام کو یاد
کرنیکی ہدایت دیوے تاکہ مضبوطی ایمان کی ہووے اور دو چیزین

کہ عین ایمان ہین ایماندارون کو نصیب کرے ایک توحید ذات اللہ جل جلالہ کی اور دوسرے محبت رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ و آلہ وسلم کی آلطی طفیل سے اہل ایمان کے آس مسکین کو دریائے احدیت اور دریائے عشق احمدیت مین غرق کر آمین ثم آمین بیبت محمد سے ملے وحدت خدا کی ٭ آلطی دے محبت مصطفے کی - غسل کے تین فرض پہلا فرض غرارہ کرنا دوسرا فرض ناک مین پانی لینا تیسرا فرض تمام بدن کو دہونا غسل کے پانچ سنتین پہلی سنت دونو ہاتھ پہنچون تک دہونا دوسری سنت جسم کو نجاست لگی ہو دہونا تیسری سنت استنجے یا خانے کی جائے دہونا چوتھی سنت وضو کرنا پانچوین سنت تمام بدن تین مرتبہ دہونا وضو کے چار فرض پہلا فرض تمام مونھ دہونا یعنے پیشانی کے بال اوگنے کی جائے سے نیچے تک ٹھڈی کے اور ایک کان کی لولک سے دوسرے کان کی لولک تک دہونا دوسرا فرض دونو ہاتھ کہنیان تک دہونا یعنے کہنیان بھی دہونا تیسرا فرض پاؤ سر کا مسح کرنا - چوتھا فرض دونو پاؤن ٹخنون تک دہونا یعنے ٹخنے بھی دہونا وضو کے تیرا سنتین - پہلی سنت دونو ہاتھ پہونچون تک دہونا

دوسری سُنّت بِسۡمِ اللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیۡنِ الۡاِسۡلَامِ یہہ بولنا اگرکسی کو یاد نہووے فقط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کفایت کرتا ہے تیسری سُنّت نَوَیۡتُ اَنۡ اَتَوَضَّأَ لِرَفۡعِ الۡحَدَثِ وَ لِاسۡتِبَاحَةِ الصَّلٰوةِ بولنا اگرکوئی عربی بول نہ سکے تو یہہ بولنا وضو کرنا ہوں میں واسطے دور ہونے حدث کے اور واسطے درستی نماز کے سُنّت ادا ہوتی ہے چوتھی سُنّت کُلیان کرنا پانچوین سُنّت مسواک کرنا چھٹی سُنّت ناک مین پانی لینا ساتوین سُنّت داڑہی کا خلال کرنا۔ آٹھوین سُنّت تمام سر کا مسح کرنا نوین سُنّت کانون کا مسح کرنا دسوین سُنّت سیدہی طرف سے دہونا یعنے پہلے سیدہا پیچھے بایان دہونا گیارہوین سُنّت ترتیب سے دہونا یعنی پہلے موںھ پیچھے ہاتھ بعد مسح سر کے پانون دہونا۔ بارہوین سُنّت ہر ہر اعضا کو تین مرتبہ دہونا یعنے ہر ہر تکڑی کو ہاتھ اور پانون کے۔ تیرہوین سُنّت ہاتھ اور پاؤن کی اونگلیان کا خلال کرنا جان کہ مسح گردن کا مستحب ہے لازم کہ مسح سر کا اور کان کا ایک پانی سے کرے اور واسطے مسح گردن کے دوسرا پانی لیوے (بوج) کہ آگے وضو کے دو سُنّتین ایک سُنّت پیچھے پیشاب کے اور پیچھے پاخانہ کے ڈہیلے لینا دوسرے سُنّت پانی لینا یعنے پانی سے دہونا۔

وضو دو ۔۔۔ کے آگے

وضو کے چھے مکروہ ہین

پھلا مکروہ وقت استنجے کے بات کرنا۔ دوسرا مکروہ بائین ہات سے بعذر منھ مین اور ناک مین پانی لینا تیسرا مکروہ سیدھے ہات سے بعذر ناک چھنکنا۔ چوتھا مکروہ پانی اوپر مُنھ کے زور سے مارنا پانچواں مکروہ کلیان جان بوجھکر بیسبب پانی کے کرنا۔ چھٹا مکروہ ناف سے گھٹنے تک اپنا بدن تھوڑا یا بہت بیسبب وضو کے دیکھنا

وضو گیارہ چیزون سے ٹوٹتا ہی

پھلی چیز پیشاب کی جاے سے کچھہ نکلنا یعنے پیشاب یا مذی یا ودی یا منی بے شہوت نکلے دوسرے چیز پاخانہ کے جائے سے کچھہ نکلنا یعنے پاخانہ یا ہوا یا کدو دانہ گیلا نکلے تیسری چیز کسی جائی سے لہو بہنے موافق نکلنا۔ چوتھی چیز کسی جائے سے پیپ بہنے موافق نکلنا پانچوین چیز قے منھ بھر کر نکلنا چھٹی چیز ٹیکا لگا کر سونا ساتوین چیز دیوانہ ہونا۔ آٹھوین چیز کسی آزار سے بیہوش ہونا نوین چیز نشہ سے بیہوش ہونا۔ دسوین چیز ننگا ہوکر ننگی عورت کو لپٹنا گیارہوین چیز نماز مین بالغ نے پکار کر ہسنا بوجہ کہ وقت نا ہونے پانی کے اللہ جل جلالہ نے واسطے آسانی امت محمد صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے طہارت مٹی سے فرمایا ہی نام اوس طہارت کا

تیمم ہے یقین جان کہ بال برابر طہارت پانی اور طہارت مٹیمین فرق نہین ہے کسواسطے کہ دونون حکم اوسی اللہ جل جلالہ کے ہین تیمم کے آٹھ سبب ہین پہلا سبب پانی چوطرف کو بھرتک دور ہوئے دوسرا سبب کوا ہوئے ڈول رسی نھوئے۔ تیسرا سبب پانی کے جائے جان یا مال کا ڈر ہووے یعنے شیر یا چور ہووے چوتھا سبب پانی والا قیمت سے پانی کے زیادہ مانگے یعنے قیمت سے بستی والون کے مسافرون سے زیادہ مانگے پانچوان سبب وضو کرنے سے پیاسہ رہوے چھٹا سبب لگانے سے پانی کے ہاتھ پاؤن اکڑین۔ ساتوان سبب لگانے سے پانی کے آزار زیادہ ہووے آٹھوان سبب وضو کرنے سے عید یا میت کی نماز جاوے۔

تیمم کے آٹھ

تیمم کے تین فرض

پہلا فرض نیت کرنا نَوَیْتُ اَنْ اَتَیَمَّمَ لِرَفْعِ الْحَدَثِ وَلِاِسْتِبَاحَۃِ الصَّلٰوۃِ اِس طور سے کہہ نہ سکے تو یہہ کہے نیت کرتا ہون مین تیمم کی واسطے دور ہونے حدث کے اور واسطے درستی نماز کے دوسرا فرض دونون ہاتھ پاک مٹی پر

نماز کے چودہ فرض

ست فرض باہر کے

مار کر اوپر منہ کے ملے۔ تیسرا فرض پھیر دو نوں پنجے مٹی پر مار کر دو نوں ہاتوں کو
کُہنیاں تک ملے جان کہ نماز کے چودہ۱۴ فرض سات فرض باہر کے سات
فرض اندر کے باہر کے یعنے آگے نماز کے ادا کرنا اندر کے یعنے بیچ نماز کے
ادا کرنا۔ سات فرض باہر کے پہلا۱ فرض تن پاک کرنا۔ یعنے احتیاج
غسل کی ہو غسل کرنا یا احتیاج وضو کی ہو وضو کرنا۔ سیو اے اون
دو کے کسی جاے نجاست لگی ہو تو پاک کرنا۔ دوسرا۲ فرض جامہ پاک کرنا
یعنے کپڑے نماز پڑھنے کے پاک ہونا۔ تیسرا۳ فرض جاے پاک کرنا
یعنے نماز پڑھنے کی جاے نجاست سے پاک رہنا چوتھا۴ فرض
ستر عورت کرنا یعنے مرداں نیچے سے ناف کے نیچے تک گھٹنوں
کے ڈھانپنا۔ اور عورتاں سیواے منہ اور سیواے نیچے
ہاتوں پانوں کے تمام بدن ڈھانپنا۔ اور باندیاں مانند مردوں کے
ڈھانپنا۔ لاکن پیٹ اور پیٹ بھی ڈھانپنا۔ پانچواں۵ فرض
وقت پہچاننا یعنے وقت پانچوں نمازوں کا پہچاننا۔ چھٹا۶ فرض
قبلہ پہچاننا یعنے وقت نماز کے منہ طرف قبلہ کے
کرنا۔ ساتواں۷ فرض نیت کرنا یعنے نَوَیْتُ اَنْ
اُصَلِّیَ صَلٰوۃَ ھٰذَا الْوَقْتِ اِقْتَدَیْتُ
بِھٰذَا الْاِمَامِ لِلّٰہِ تَعَالٰی

یا جو نماز ہوئے نام اوس نماز کا بیچ جائے وقت کے
بولے کوئی زبان عربی نا سمجھے یوں کہے نماز پڑھتا ہوں
مین فجر کی پیچھے اس امام کے واسطے اللہ کے اور رکعتین
ہر نماز کی بولے بہتر ورنہ دل مین تصور کرے اگر نمازی
اکیلا ہے نیت عربی مین اِقْتَدَیْتُ بِھٰذَا الْاِمَامِ۔
نیت ہندی مین پیچھے اس امام کے نہ بولے بیچ سنت
اور نفل کے نماز پڑھتا ہون مین واسطے اللہ تعالے
کے اتنا کفایت کرتا ہے سات فرض اندر کے پہلا فرض
تکبیر تحریمہ ہے یعنے بعد نیت کے اللہ اکبر بولے دوسرا
فرض قیام ہے یعنے بعد اللہ اکبر کے کھڑا رہوے تیسرا
فرض قرائت ہے یعنے کلام اللہ سے کچھہ پڑھے چوتھا فرض
رکوع ہے یعنے دونون ہنجون سے دونون گھٹنے پکڑ کر جھکے
اور پیٹھ مانند تختے کے برابر رکھے پانچوان فرض سجدہ ہے
یعنے سات ٹکرے بدن کے زمین پر رکھے ایک سر اور
دو پنجے ہاتون کے اور دو گھٹنے اور دو پنجے پانونکے
جان کہ ناک شریک سر کے ہے چھٹا فرض قاعدہ آخر ہے
یعنے ہر نماز کے آخر مین موافق التحیات پڑھنے کے

بیٹھے ساتواں فرض بعد قاعدہ آخر کے اپنے اختیار سے
باہر ہونا ہے یعنے کچھ کام یا کلام کرے نماز کے بارہ واجب
پہلا واجب سورہ فاتحہ پڑھنا یعنے الحمد کا سورہ پڑھنا
دوسرا واجب ضم سورہ کرنا یعنے بعد الحمد کے کلام اللہ سے
کوئی سورہ پڑھنا۔ تیسرا واجب فرض نماز کی دو رکعت
اول میں قرارت پڑھنا۔ چوتھا واجب پکار کر پڑھنا یعنے
بیچ فجر اور مغرب اور عشا کے پانچواں واجب آہستہ
پڑھنا یعنے بیچ ظہر اور عصر کے چھٹا واجب ترتیب سے
رکن ادا کرنا یعنے پہلے قیام پیچھے رکوع پیچھے سجدہ کرنا۔
ساتواں واجب آرام سے رکن ادا کرنا اس طور سے
کہ ہر ٹکرا ہات پانونکا اپنے جائے پر آکر آرام پکڑے۔
آٹھواں واجب نماز فرض مین اور وتر مین قاعدہ بیچ کا
بیٹھنا۔ نواں واجب دونون قاعدون مین التحیات
تمام پڑھنا یعنے وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
تک پڑھنا۔ دسواں واجب لفظ سلام بولنا یعنی اَلسَّلَامُ
عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ سیدہے اور بائین طرف بولکر
نماز کے باہر ہونا۔ گیارہواں واجب وترمین دعاے

نماز کے ۱۲ واجب

قنوت پڑھنا بارہواں[۱۲] واجب ہر نماز مین عید کے چھے تکبیرین بولنا یعنے پیچھے تکبیر تحریمہ کے تین تکبیرین بولکر قرارت شروع کرنا۔ اور دوسری رکعت مین بعد قرارت کے تین تکبیرین بولکر رکوع کرنا جان کہ تکبیر اس رکوع کے واجب ہی اور بو جگہ دو رکعت مین فرض کے قرارت پڑھنا فرض ہی اور باقی رکعتومین مستحب ہے اور تمام رکعتون مین وتر اور سنّت اور نفل کے قرارت فرض ہے اور قاعدہ بیچ کا سیوا ے وتر کے فرض ہے۔

نماز کے بیس[۲۰] سنّتین

پہلی[۱] سنّت دونون ہات[۱] مردان کانون تک اور عورتان مونڈون تک اوٹھانا دوسری[۲] سنّت نیچے ناف کے مردان اور عورتان اوپر چھاتی کے رکھنا تیسری[۳] سنّت سیدہا ہاتھ اوپر بائین کے رکھنا۔ چوتھی[۴] سنّت نظر جاے سجدہ کے رکھنا۔ پانچوین[۵] سنّت سُبحانکَ اللّٰھمّ وبحمدِکَ وتبارکَ اسمُکَ وتعالیٰ جدُّکَ ولا الٰہ غیرُکَ پڑھنا چھٹی[۶] سنّت اعوذُ باللّٰہِ منَ الشّیطانِ الرّجیم بولنا ساتوین[۷] سنّت

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ سے الحمد شروع کرنا [8] اٹھوین سُنّت آخر مین الحمد کے آمین بولنا۔ [9] نوین سُنّت تین مرتبہ رکوع مین سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم بولنا [10] دسوین سُنّت رکوع سے امام سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتی ہوئی اوٹھنا۔ [11] گیارہوین سُنّت مقتدیان رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ بولنا [12] بارہوین سُنّت تین مرتبہ سجدے مین سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی بولنا [13] تیرہوین سُنّت تمام تکبیرین اوٹھنے کی اور بیٹھنے کی بولنا [14] چودہوین سُنّت فرض کے دو رکعت آخر مین فقط الحمد کا سورہ پڑھنا [15] پندرہوین سُنّت مردان بائین پانو پراور عورتان دونون پاؤن سیدہے طرف نکالکر چوترون پہ بیٹھنا [16] سولہوین سُنّت بیچ قاعدے کے نظر گود مین رکھنا [17] سترہوین سُنّت سرہات پاؤن کے انگلیون کا وقت سجدہ کے اور قاعدہ کے طرف قبلہ کے رکھنا [18] اٹھارہوین سُنّت درود قاعدہ آخر مین بعد التحیات کے پڑھنا [19] انیسوین سُنّت بعد درود کے کچھہ دعا امور دین مین مانگنا۔ [20] بیسوین سُنّت وقت سلام کے سیدہے اور بائین طرف منھہ پہیرنا۔ ترتیب نماز جانکہ حاجت سے پیشاب

اور پاخانہ کے فارغ ہو کر ساتھ درستی تمام سے فرضان
اور سنتان وضو کے ادا کر کر دل سے خطرات ماسوی اللہ
جُدا کر کرا وپر مصلے کے مانند غلام کے بااوب آکر بادب
کہڑا رہوسے اور دونون ہاتون کو دونون جہان سے
اٹھاکر دونون کانون تک لاکر نیت نماز کی کرے بعدہٗ
ساتھ لفظ اللہ کے دو لولک کو دونون انگہوٹھے لگاکر
ساتھ عظمت و جلال کے تصور اپنے معبود کا کر کر مانند چہچے
ناؤ کے ہاتون کو لاکر نیچے ناف کے رہے پر اکبر کے
باندہے اس طور سے کہ تین انگلیان سیدہے ہاتھ کے
بائین ہاتھ پر رہوین چہوٹی انگلی اور انگوٹھے سے پہونچا
پکڑے اور درمیان مین دونون پانون کے فاصلہ چہار
انگلیان کا رہوسے اور نظر جائے پر سجدے کے رہوے
بعد اوسکے ثنا اور اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑہکر سورہ
فاتحہ تمام کرے اور آخر مین اوسکے آمین بولے بعدہٗ کوئی
سورہ ضم کرے اور دل کو سوا اللہ کے کسی طرف
نہ کہے یا طرف معنے یا لفظون کے رکہے پیچہے ضم سورہ کے
اللہ اکبر اس طور سے کہے کہ رے اکبر کا بیچ رکوع کے

آخر ہووے وقت رکوع کے دونون پنجون سے دونون
گھٹنے پکڑ کر ہاتون کو مانند چلے کے سیدے اور پیٹھ کو مانند
تختے کے رکھکر نظر پیٹ پر پاؤن کے رکھے بیچ رکوع کے
تین یا پانچ مرتبہ تسبیح کہکر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنۡ حَمِدَہٗ بولتے
ہوئے اوٹھے اور سیدہا مانند ستون کے آرام سے
موافق ایک تسبیح کے کہڑے رہووے بعد اوسکے ساتھ
اللہ اکبر کے سجدیمین جھکے کہ رے اکبر کا بیچ سجدے کے
تمام ہووے جان کہ واسطے سجدے کے ایسا سیدہا بیٹھے
گویا کسی نے پتھر بیچ پانی کے مارا اور طریق بیٹھنے کا یہی
کہ پہلے سیدہا گھٹنا زمین پر رکھے۔ پیچھے بایان گھٹنا رکھے
بعدہٗ پہلے سیدہا ہات پیچھے بایان ہات رکھے بعد اون کے
پہلے ناک پیچھے پیشانی رکھکر نظر کو ناک یا گال پر رکھے اور
سرورمیان مین ہاتون کے ایسا رکھے کہ کنکر کان سے
گرے تو ہات پر پڑے پیٹ کو رانون سے اور بازو
کو پہسلیون سے اور پنڈلیان اور کہنیان کو زمین سے
دور رکھے اور عورتان ان تمام کو ملا دیوین نہایت
عجز سے سجدہ کرے بیچ سجدے کے تین یا پنچ مرتبہ

تسبیح کہکر اللہ اکبر بولتے ہوئے اُٹھے وقت اوٹھنے کے پہلے پیشانی پیچھے ناک اوٹھاوے بعدہٗ پہلے بایان ہات پیچھے سیدہا ہات اوٹھاکر درمیان مین دونو سجدون کے آرام سے موافق ایک تسبیح کے بیٹھے بعد اوسکے اوسی طور سے دوسرا سجدہ کرے بعد دوسرے سجدے کے پہلے بایان گھٹنا پیچھے سدہا گھٹنا اوٹھاکر قیام مین کہڑ رہوے بوجہ کہ اس جائے ایک رکعت تمام ہوئی اور دوسری رکعت مانند رکعتِ اول کے پڑہ کر قاعدے مین بیچ حضوری کے باادب بیٹھے اور نظر گود مین رکھے دونون ہاتون کے زانون پر ایسا رکھے کہ سرا اونگلیون کا کنارے پر گھٹنون کے رہوے اور اُنگلیان آپسمین نہ ملی نہ بہت کُشادہ رہوین طرف قبلہ کے سراہتہ پاؤن کے اونگلیون کا رہوے بعد قاعدے کے التحیات اس طور سے پڑہے اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ

لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمدا عبدہٗ و رسولہٗ اللّٰہم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراہیم و علیٰ آل ابراہیم انک حمید مجید اللّٰہم بارک علیٰ محمد و علیٰ آل محمد کما بارکت علیٰ ابراہیم و علیٰ آل ابراہیم انک حمید مجید اللّٰہم اغفرلی و لوالدی و لجمیع المؤمنین و المؤمنات و المسلمین و المسلمات الاحیاء منہم و الاموات انک مجیب الدعوات برحمتک یا ارحم الراحمین ط بعد اوس کے پہلے سید ہے طرف السلام علیکم و رحمۃ اللہ پھر بائین طرف سلام بولکر منھہ پھرا وے وقت سلام کے اگر اکیلا ہے فرشتون کے ساتھ کراما کاتبین کے نیت کرے اور اگر امام ہے مقتدیون کے ساتھ فرشتون کے اور مقتدیان امام کے اور بازوالون کے اور فرشتون کی نیت کرین اللہ تعالیٰ نماز مومنون کی اس طور سے ادا کروا وے۔ نماز مین اونیس مکروہ ہین۔ پہلا[1] مکردہ سید ہے بائین طرف دیکھنا۔ دوسرا[2] مکروہ پیشانی سے مٹی یا غبار پوچھنا۔ تیسرا[3]

نماز مین اونیس[19] مکروہ ہین

مکروہ پگڑی کے پھیر پر یا ٹوپی پر سجدہ کرنا۔ چوتھا[۴] مکروہ باوجود کپڑوں کے اور پگڑی ٹوپی کے ننگے انگ اور ننگے سر نماز پڑھنا۔ پانچواں[۵] مکروہ سر یا کاندھوں پر کپڑا اوڑھ الکر دو نو پلو لٹکے ہوئے نماز پڑھنا۔ چھٹا[۶] مکروہ ہاتھ کمر پر رکھکر کھڑے رہنا۔ ساتواں[۷] مکروہ جماعت سے جدا کھڑے رہنا۔ اٹھواں[۸] مکروہ بایاں ہات سیدھے ہات پر رکھنا۔ نواں[۹] مکروہ انگلیاں ہات پاؤں کے توڑنا۔ دسواں[۱۰] مکروہ آنکھیں اوٹھا کر آسمان دیکھنا۔ گیارھواں[۱۱] مکروہ کپڑے سے یا کسی چیز سے کھیلنا بارھواں[۱۲] مکروہ جائے سجدے کے کنکرے سرکانا۔ تیرھواں[۱۳] مکروہ بیچ سجدے کے کہنیاں زمین پر رکھنا چودھواں[۱۴] مکروہ تصویر جاندار کی چھت پر یا زمین پر یا بازو پر یا سامنے ہونا پندرھواں[۱۵] مکروہ نزدیک پاخانے کے نماز پڑھنا سولواں[۱۶] مکروہ سیدھے پاؤں پر بے عذر بیٹھنا سترھواں[۱۷] مکروہ مانند عورتوں کے چوتڑوں پر بیٹھنا اٹھارواں[۱۸] مکروہ آگے التحیات کے بسم اللہ پڑھنا اونیسواں[۱۹] مکروہ جان بوجھکر کوئی سنت نماز کی نکرنا جان کہ سنت کو کسی نے اگر اہانت سے نکیا وہ کافر ہوا ۔

بائیس چیزو نسے ٹوٹتی ہے

نماز بائیس[۲۲] چیزونسے ٹوٹتی ہے

پہلی[۱] چیز کسیکو السلام علیکم بولنا۔ دوسری[۲] چیز جواب سلام کا دینا۔ تیسری[۳] چیز تھوڑی یا بہت بات کرنا۔ چوتھی[۴] چیز واسطے دنیا کے رونا پانچوین[۵] چیز واسطے اوسی دنیا کے پکارنا چھٹی[۶] چیز واسطے اوسی کے اُف کرنا ساتوین[۷] چیز واسطے اوسی کے آہ بھرنا آٹھوین[۸] چیز کچھہ کہانا۔ نوین[۹] چیز کچھہ پینا۔ دسوین[۱۰] چیز کوئی بات کا جواب دینا۔ گیارہوین[۱۱] چیز بعیذ یہ کھکارنا بارہوین[۱۲] چیز اللہ سے دنیا کی مُراد مانگنا۔ تیرہوین[۱۳] چیز منھہ طرف سے قبلہ کے پھیرنا چودہوین[۱۴] چیز نماز کا کوئی رکن نکرنا یعنے قیام یا رکوع یا سجدہ چھوڑ دینا۔ پندرہوین[۱۵] چیز قرارت نہ پڑہنا یعنے کلام اللہ سے کچھہ نہ پڑہنا۔ سولہوین[۱۶] چیز ناف سے گھٹنے تک اکثر عضو کا کہلنا یعنے پیٹ سے ران یا پیٹ گھٹنا یا دوسرا بدن دیکھنا۔ سترہوین[۱۷] چیز کلام اللہ دیکھکر پڑہنا۔ اٹھارہوین[۱۸] چیز اپنے امام کے سیوائے دوسریکو بتانا۔ اونیسوین[۱۹] چیز۔ ایک رکن مین تین حرکت کرنا یعنے تمام قیام یا تمام رکوع یا دوسرے رکنو مین ایک ہاتھہ سے تین[۲۰] مرتبہ کچھہ کام کرنا یعنے پگڑی

یا کپڑا درست کرنا۔ بیسوین[20] چیز دونون ہاتھون سے ایک مرتبہ کچھہ کام کرنا۔ اکیسوین[21] چیز ایسی حرکت کرنا کہ دوسرا دیکھنے والا سمجھے نماز مین نہین ہے بائیسوین[22] چیز خندہ کرنا جاننا چاہئے کہ ہنسنا تین[3] قسم پر ہی ایک[1] قہقہہ دوسرا[2] خندہ تیسرا[3] تبسّم۔ قہقہہ وہ ہے کہ آواز ہنسنے والے کا باز و والا سُنے اوس سے وضو جاتا ہے۔ خندہ وہ ہے کہ ہنسنے والا اپنا آواز آپ سُنے اوس سے نماز جاتی ہے تبسّم وہ ہے کہ آپ بھی نہ سُنے یعنے لبون مین مسکرا وے اوس سے نہ وضو جاتا نہ نماز جاتی بوجہ کہ رات دن مین سترہ[17] رکعت پڑھنا فرض ہے فجر کو دو رکعت ظہر کو چار رکعت عصر کو چار رکعت۔ مغرب کو تین[3] رکعت عشا کو چار رکعت وقت فجر کا ابتدا صبح صادق سے آفتاب نکلنے تک ہے ابتدا صبح صادق کی چار گھڑی رات سے ہوتی ہے۔ لاکن روشنی ہوئی پر پڑھنا مستحب ہے وقت ظہر کا ابتدا آفتاب ڈھلنے سے سایہ ہر شئے کا سیوائے سایہ اصلی کے دو برابر ہوئی تک ہے۔ سایہ اصلی وہ کہ وقت سر پہ ہوئے آفتاب کے زمین پر پڑے۔ جاڑون کے

رات رکو

دنون مین سایہ اصلی طرف شمال کے پڑتا ہے اور بعضے
دنون مین دہوپ کے نہین پڑتا ہے لاکن سوائے سایہ
اصلی کے سایہ اول مین پڑہنا مستحب ہے اور وقت
عصر کا بعد دو سایہ کے آفتاب ڈوبنے تک ہے لاکن زرد
ہوئے پر آفتاپ کے پڑہنا کراہیت ہے اور وقت مغرکا
بعد آفتاب ڈوبے کے شفق ڈوبے تک ہے جان کہ بعد
آفتاب ڈوبے کے سرخی ہوتی ہے بعد سرخی کے سفیدی
ہوتی ہے اوس سفیدی کو شفق کہتے ہین دو گہڑی رات تک
شفق رہتی ہے۔ لاکن بہت تارے نکلے پڑہنا کراہیت ہے
اور وقت عشا کا بعد سفیدی ڈوبنے کے سفیدی تک صبح
صادق کی ہے لاکن چھ گہڑی رات سے پہر رات تک پڑہنا
مستحب ہے جان کہ نماز عیدین کے اور جمعہ کی اور وتر کی
واجب ہے نیت عیدین کی یہہ ہے دو رکعت نماز
واجب پڑہنا ہون مین اس عید الفطر کی یا اس عید الضحی
کی سات چھ تکبیرون کے پیچھے اس امام کے واسطے اللہ
تعالی کے اور نیت جمعہ یہہ ہے دو رکعت نماز پڑہتا ہون
مین اس جمعہ کی بدلے مین فرض ظہر کے پیچھے اس امام کے

نیت عیدین

نیت جمعہ

نیت وتر

واسطے اللہ تعالیٰ کے اور نیت وتر کی یہہ ہے تین رکعت نماز واجب الوتر کی پڑھتا ہون مین واسطے اللہ تعالیٰ کے تیسری رکعت مین بعد ضم سورہ کے دونون ہاتھ کانون تک اٹھا کر تکبیر کہکر پھر ہات باندہے بعدہ دعاء قنوت اس طور سے پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ بعد دعا قنوت کے رکوع کرکے نماز تمام کرے جان کہ سنت دو قسم پر ہے ایک موکدہ دوسرے غیر موکدہ موکدہ وہی ہے کہ نبی ہمارے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام عمر پڑھے ہووین ایک دو مرتبہ نہ پڑھے ہووین غیر موکدہ وہ ہے کہ تمام عمر مین ایک دو مرتبہ پڑھے ہووین رات دن مین سنت موکدہ کی بارہ رکعت ہین دو رکعت آگے فجر کے چار رکعت

رات دن سنت موکدہ رکعت ہیں

آگے ظہر کے دو رکعت بعد ظہر کے دو رکعت بعد مغرب کے
دو رکعت بعد عشا کے پنچ جمعہ کے دس رکعت موکدہ ہین
چار رکعت آگے جمعہ کے چھہ رکعت بعد جمعہ کے رات
دن مین سنت غیر موکدہ کی آٹھ رکعت ہین چار رکعت آگے
عصر کے چار رکعت آگے عشا کے سنت موکدہ کا نہ پڑہنے والا
گہنگار ہے اور آخرت مین عذاب کے سزاوار ہے۔
واسطے سنت غیر موکدہ کے مختار ہے پڑہے یا نہ پڑہے
لاکن نہ پڑہنے والا ثواب عظیم کا چھوڑنے والا ہے سجدہ
سہو کے پانچ سبب پہلا سبب تاخیر فرض کرنا یعنے بعد
تکبیر تحریمہ کے دیر سے قرات شروع کرنا یا بعد قرات کے
ٹہر کر رکوع کرنا یا دوسرے کوئی فرض کو دیر کرنا دوسرا سبب
دو مرتبہ بھولے سے رکن ادا کرنا یعنے دو قیام یا دو رکوع
یا تین سجدہ کرنا تیسرا سبب رکن کی تقدیم تاخیر کرنا یعنے
بعد تکبیر تحریمہ کے پہلے رکوع کرنا بعد قیام کرنا یا پہلے سجدہ
کرنا بعد رکوع کرنا یا اور کسی رکن کو آگے پیچھے کرنا چوتھا
سبب دو مرتبہ واجب کو ادا کرنا یعنے دو مرتبہ سورہ
الحمد کا پڑہنا۔ یا نماز فرض مین دو مرتبہ بیچ کا قاعدہ بیٹھنا

سجدہ سہو کے پانچ سبب

یا اور کوئی واجب کو دو مرتبہ ادا کرنا - پانچوآن سبب ترکِ واجب کرنا - الحمد کا سورہ پڑہنا یا ضم سورہ نکرنا یا بیچ کا قاعدہ نمازِ فرض کا نہ بیٹھنا یا قرارت پکار کر پڑہنے کی جائے آہستہ پڑہنا یا آہستہ پڑہنے کی جائے پکار کر پڑہنا یا سوائے اونکے اور کوئی واجب چھوڑ دینا تمام ان صورتون مین سجدۂ سہو آتا ہے سجدہ سہو کا اس طور سے ادا کرے کہ قاعدۂ آخر مین بعد اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پڑہنے کے امام ایکطرف سلام پھیرے اور اکیلا دو طرف سلام پہیر کر دو سجدہ کرے بعد سجدون کے پھر ابتدا سے التحیات پڑہکر سلام پہیرے اللہ تعالی اپنے رحم سے اس نماز کو مانند نماز بے سہو کے قبول کرتا ہے جانکہ سہو امام کا مقتدیون تمام پر ہے سہو مقتدیونکا امام پر نہین بلکہ طفیل سے امام کے معاف ہے

نماز قصر کے تین سبب - سفر مین حکم آدھی نماز پڑہنے کا ہے قصر نام اوسکا ہے پہلا سبب ارادہ سفر کا تین دن کے راہ کا ہووے دوسرا سبب اپنی بستی کے گہر دیکہنا موقوف ہو وین یعنے اپنے گہر سے سفر کو نکلے دس یا پانچ قدم پر وقت نماز کا آیا اوس جا قصر نہ پڑہے یا سفر سے آتے وقت ـــ

نماز قصر کے تین ۳

اپنی بستی کے گھر دیکھنے لگے وہان سے قصر موقوف تیسرا سبب کا
رہنے والا امام مُسافر کا ہووے یعنے اگر بستی والا امام مسافر
ہووے مُسافر تابعداری سے امام کے نماز تمام کری اور اگر مسافر امام
رہنے والونکا ہوا اپنے قصر پڑھے مقتدیان بعد سلام پہیرنے
امام کے باقی نماز تمام کرلین کوئی سفرمین قصر نہ پڑھا نہایت گناہ
مین گرا کسواسطے کہ اوس نے اللہ تعالی کے حکم سے منہ پھیرا
اقامت کے دو سبب یعنے قصر موقوف ہونے کی دو سبب
پہلا سبب مُسافر اپنے گہر کو پہنچے دوسرا سبب کسی جاے
پندرہ دن رہنے کی نیت کرے اگر کوئی اندر پندرہ دنکی نکلا
لاکن برسون مہینون نکلے نہین جاتا ہے قصر پڑہتے رہے جان کہ فرض
دو قسم پر ہے - ایک فرض عین دوسرا فرض کفایہ فرض عین وہ ہی جبتک ہر ہر
شخص اپنی ذات سے نہ کرے ادا نہین ہوتا ہے مانند نماز روزے کے
فرض کفایہ وہ ہے جماعت سی یا گہر سے ایک شخص ادا کری سب پر سے ادا ہووے
مانند جواب چہینکنے کے اور جواب سلام کے اور پوچہنی بیمار کے
اور نماز جنازے کے یعنے جماعت مین کسی نے چہینک کر
الحمد للہ بولا یا کسی نے جماعت پر سلام کہا ایک نے جواب
دیا سب پر سے فرض ادا ہوا یا جماعت سے ایک نے

واسطے پوچھنے بیمار کے گیا سب پر سے ادا کیا اسیطور نماز جنازہ
ایک نے جماعت سے جا کر پڑہا سب کے ذمہ کی ادا کیا ہے۔

بیان غسل میت کا

بیان غسل

غسل میت مستحب ہے کہ نہلانے والا میت کا خویش نزدیک
کا ہووے یعنے باپ یا بھائی یا بیٹا ہووے اور باوضو ہووے
اگر اوسے علم نہلانے کا نہین ہے۔ دوسرا کوئی پرہیزگار
نہلاوے پہلے عود تختے کو دلا کر میت کو اوپر اوس کے
سلا کر تمام کپڑے اوس میت کے اوتار کر لنگے ناف سے
گھٹنے تک ڈہانپ کر نہلانا شروع کرے اور سوا اسے
نہلانیوالون کے دوسرے نہ دیکھین نہلانے تک عود جلاوے
اور غُفرَانَكَ یَا رَحمَانُ بولتے رہے بیر کے پتے
ڈالکر پانی گرم کرے اگر نہ ملین سادہ پانی کفایت کرتا ہے
پہلے ایک ڈہیلے سے استنجی کی جاے کو صاف کرے بعد نین
یا پانچ یا سات ڈہیلے سے پاخانہ کی جائے کو صاف کر کر کپڑا
ہاتون کو لپیٹ کر استنجے پاخانہ کی جائے دہو کر وضو کراوے
بغیر منھہ مین اور ناک مین پانی ڈالنے کے لاکن مستحب ہے
کہ کپڑا گیلا اونگلی پر لپیٹ کر دانتون پر پھراوے اور سوراخ

ناک کے اسی طور سے صاف کرے بعد وضو کے اگر بال ڈاڑہی کے
اور سر کے ہوویں لعاب سے چہال گلخیرو کی دہووے
وگرنہ صابون کفایت کرتا ہے بعدہ کروٹ کرے اوپر
بائین مونڈہے کے اور دہووے سیدہا طرف تمام اوسکا
اِس طور سے کہ پانی تختے تک پہنچے بعد اوسکے کروٹ
کرے اوپر سیدہے مونڈہے کے اور دہووے بایان
طرف تمام اوس کا بعدہ ٹیکا پیچھے دیکر آہستہ پیٹ ملے
اگر پاخانے کے یا پیشاب کے جائے سے کچھ نکلے اوسے
دہووے پھر دوبارہ وضو نہ کراوے اگر میت پھولی ہی
فقط پانی پیٹ پر ڈالے بعد اوس کے موافق ترتیب
سابق کے تین مرتبہ کروٹ کرے ہر کروٹ بین تین تین
یا پانچ پانچ یا سات سات مرتبہ پانی ڈالے بوجہ کہ زیادہ
سات مرتبہ سے کراہیت ہے بعد غسل کے کفن پہناوے
ایسے کپڑے کا کہ عید اور جمعہ کو پہنتا تہا جان کہ مرد کو کفن سنت
تین کپڑے ہین ایک کفنی دوسرے ازار تیسرا لفافہ
کفنی گلے سے ٹخنون تک ازار اور لفافہ سر سے پاون تک
اور عورتون کو پانچ کپڑے سوائے ان تین کے دو کپڑے

ن میت

اور ہین ایک سربند دوسرا سینہ بند درازی سربند کی دو گز شرعی اور چوڑائی ایک بالش درازی سینہ بند کی تین گز اور چوڑائی بغل سے ران تک اگر کفن سنت نہ ملے مرد کو کفن کفایت دو کپڑے ایک ازار دوسری لفافہ اور عورت کو تین کپڑے ایک کفنی دوسرے ازار تیسرا لفافہ اور اگر یہہ بھی نہ ملے کفن ضرور جتنا کہ پاوے دیوے اگر کفن مطلق نہ ملے میت کو بیچ گہانس خوشبو کے یعنے روسہ وغیرہ کے لپیٹے جان کہ بچھلے لفافہ اوپر اوس کے ازار اوپر اوس کے کفنی بچھا کر میت کو اوپر اوس کے سُلاکر خوشبو لگاوے یعنے عطر ملے بعدہٗ کافور سات جگہہ لگاوے ایک پیشانی دو ہتیلیان دو گھٹنے دو پنجے پانون کے بعدہٗ بچھلے ازار بائین طرف سے پیچھے سیدہے طرف سے لپیٹ کر بعد اوس کے لفافہ اوسی طور سے لپیٹے بعدہٗ تین جاے باندہے ایک اوپر سر کے دوسرا بیچ کمر کے تیسرا نیچے پانون کے اور عورتون کو بعد کفنی پہنانے کے بال سر کے دو حصہ کر کر چہاتی پر ڈال کر پیچھے اوس کے سربند یعنے دامنی اوپر سر کے اوڑہا کر دونو پلون سے دونو طرف سے بال لپیٹے

پیچھے اوس کے سینہ بند پیچھے اوس کے لفافہ لپیٹ کر تین جاگہ زہ
باندہے اور نماز موافق ترتیب لکھے ہوئے کے پڑہے جو جگہ
نیت نماز جنازہ کی فرض ہے - اگر جنازہ مرد کا ہے برابر
سینہ کے کھڑے رہے اگر جنازہ عورت کا ہے برابر سر کے
کھڑے رہے اور نیت یون کرے نماز پڑہتا ہون مین
اس جنازہ کی ساتھ چار تکبیرون کے اور دعا واسطے اس میت کے
اگر امام ہووے پیچھے اس امام کے بولے واسطے اللہ تعالی کے
اللہ اکبر بولکر ہاتھ باندہے بعد اوس کے ثنا پڑہے یعنے
سُبحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمدِكَ وَتَبَارَكَ اسمُكَ وَتَعَالىٰ جَدُّكَ
وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيرُكَ پڑہے بعد اوس کے
پھر بغیر ہاتھ اوٹھانے کے اللہ اکبر بول کر درود کہ بعد التحیات
ہے تمام پڑہے پھر بغیر ہاتھ اوٹھانے کے اللہ اکبر بول کر
یہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ اغفِر لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا
وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنثَانَا اَللّٰهُمَّ مَن اَحيَيتَهُ
مِنَّا فَاَحيِهٖ عَلَى الاِسلَامِ وَمَن تَوَفَّيتَهُ مِنَّا
فَتَوَفَّهُ عَلَى الاِيمَانِ ط بعد اس دعا کے پھر اللہ اکبر بولکر
سلام پھیرے نماز جنازہ تمام ہوئی - اگر جنازہ لڑکے کا ہے

یہہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا اور اگر جنازہ لڑکی کا ہے تو یون پڑہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَۃً وَّمُشَفَّعَۃً

بیان روزے ماہ رمضان المبارک کا

جان کہ روزے تمام ماہ رمضان کے اور نیتین اون کے فرض ہین نیت یہہ ہے نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَدًا فَرْضًا مِّنْ شَھْرِ رَمَضَانِ الْمُبَارَكِ لِلّٰہِ تَعَالٰی یا یون کہے روزہ رکھتا ہون مین فرض اس ماہ رمضان کا واسطے اللہ تعالی کے جان کہ بعد آدھی رات کے ساتوان حصہ رات کا باقی رہے تک سحر کرنا سنت ہے ساتوان حصہ رات کا چہار گھڑی ہوتی ہے بعضے دراز راتون مین سوا یا ساڑہے چار گھڑی ہوتی ہے لاکن قریب ساتوین حصے کے کہانا کہانے سے سنت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بخوبی ادا ہوتی ہے پس وہان سی کہ صبح صادق شروع ہے آفتاب ڈوبنے تک تین چیزین حرام ہین ایک چیز کچہہ کہانا دوسری چیز کچہہ پینا تیسری چیز جماع کرنا جب یقین ہوا کہ آفتاب ڈوبا

مختار ہے کسی چیز سے افطار کرے کہ وقت افطار کا ہے
نیت افطار کی شرط نہین ہے بلکہ فاتحہ پڑہے اور شکر اللہ کا
کرے اور دعا مانگے کہ وقت قبولیت کا ہے کوئی جان
بوجھ کر بیچ روزہ کے اِن تین چیزون سے ایک چیز کیا
یعنے کچھ کہایا یا کچھ پیا یا جماع کیا اوس پر قضا اوس روزے
کی اور کفارہ آیا یعنے ایک غلام یا ایک باندی آزاد کرے
اور ایک روزہ قضا کا رکھے۔ اور اگر باندی غلام میسر نہین تو
ساٹھ غریبون کو پیٹ بھر کہانا کھلاوے اور ایک روزہ
رکھی بعد اگر قدرت کہانا کھلانے کی نہین تو ساٹھ روزے پے
در پے رکھے اور روزہ قضا کا رکھے اگر کوئی مٹی یا کنکرے
یا موتی یا سیپی سوا ان کے جو چیز کہ نہین کہانے کی ہے
کھایا یا غرغرہ کیا یا ہاتھ سے شہوت باہر نکالا یعنے انزال
کیا روزہ گیا لاکن بغیر کفارہ کی قضا روزہ لازم پڑا اور اگر کسی نے
بھولے سے پیٹ بھر کر کہایا یا تھوڑا سا کہانا کہایا یا پانی پیا یا تھو
خود بخود چھوٹ گیا یا خواب مین جماع سے انزال کیا
روزہ نہین گیا اور اگر کسی نے کہانے کی چیزون سے
زبان پر رکھا۔ لاکن حلق تک نہین پھونچا روزہ مکروہ ہوا

یا کسی نے روٹی چابکر لڑکے کو کھلایا وقت ضرور کے
جائز آیا اور اگر کسی نے حجامت کیا یعنے فصد لیا جونکون
سینگیون سے لہو نکالا یا سرمہ آنکھون مین لگایا یا تیل سر مین
ڈالا یا خوشبو سونگا اِن تمام صورتون مین روزہ نہین گیا
اور کچھہ گناہ نہین ہوا جو امت محمد صلے اللہ تعالی علیہ
وآلہ وسلم سے بعد دعا بعد کہنے یا سُننے اذان کے پڑہیگا
اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ
الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ
وَالدَّرَجَةَ الرَّفِیْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا
مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ وہ دامن شفاعت مین
لپٹا رہیگا گوش دل سے سُن اور پھول ایمان کی
اعتقاد کے ہاتھہ سے چُن کہ دن قیامت کے جلال سے
اللہ جل جلالہ کے لوح اور قلم اور عرش سے فرش تک کل مخلوقین
اور ملائکین و مقربین اور مرسلین کملین لرزان اور
ترسان رہینگے کسی کو قدرت دم مارنے کی نہین رہیگی
اوس وقت سید المرسلین صلوة اللہ علیہ وآلہ
وسلم بیچ مقام محمود کے سجدہ ادا کرینگے اور ثنای الٰہی

دعا
بیان

بجا لاوینگے۔ پس اللہ جل جلالہ ساتھ رحم تمام کے کلام رحمت العالمین سے کریگا اور فرماویگا اے رسول میرے اور اے مقبول میرے سر اوٹھا اور مانگ کیا مانگتا ہے اے حبیب میرے اور اے محبوب میرے ہر کوئی رضا میری چہتا ہے میں رضا تیری چہتا ہوں اوس وقت شفیع المذنبین پہلے شفاعت جبرئیل علیہ السّلام کی اور جمیع ملائکہ کی کرکر بعدہٗ ساتھ امت اپنے تمام امتونکے شفاعت کرینگے بمجرد کلام کرنے اللہ جل جلالہ کے ساتھ خیر الانام کے تمام مخلوق اور ملائکہ اور مرسلین کو تسکین خاطر ہوگی جان کہ تسکین خاطر کل کی شفاعت کل کی ہے سبب پہلے شفاعت جبرئیل علیہ السّلام کا یہ ہے کہ اس دار دنیا مین جبرئیل علیہ السّلام نے سیدالمرسلین صلّے اللہ علیہ و آلہ وسلّم سے عہد و پیمان کئے ہین اور عرض کئے ہین اے سیّد و اے محبوبِ خدا دن قیامت کے پہلے شفاعت واسطے جبرئیل کے جناب باریمین کلام کیجئے۔ بعدہٗ جمیع ملائک مقربین اور مخلوق کی شفاعت کیجئے اے وہ لوگون کہ ہم امت محمدی صلّی اللہ علیہ آلہ وسلّم

کا مارتے ہو لازم کہ فرمان سے اون کے ہرگز نہ سر پھیرو اور شرع سے سرِ مو تجاوز نکرو اور نمازِ پنجگانہ ادا کرو اور جان و مال اپنا اوپر فدا کرو اور محبت میں اون کے مرو کہ دن قیامت کے شفاعت بین اون کے رہو پس یہہ مسکین بے تسکین کہ نعلین بردار سید المرسلین صلے اللہ علیہ و آلہ وسلّم کا ہے چند مسئلہ ضرور یہ نماز کیواسطے یاد کرنے لڑکوں کے تحریر کرکر نام اس کا صورت نماز رکھا ہے الٰہا خدایا غفورا رحیما طفیل سے صورت محمدی اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ صورت نماز کو قبول کرکر اس مسکین کو اور والدین کو اور برادران اور اقربا اور محبان اور کاتبان اور ناظران اور قاریان کو اور کل مُسلمین اور مسلمات کو اور مومنین اور مومنات کو دامن بین شفاعت حضرت سید المرسلین صلے اللہ علیہ و آلہ وسلّم کے لپیٹ آمین ثم آمین بیچ تاریخ دوسری محرم الحرام کے کہ سنہ ۱۲۵۴ بارہ سو چوبن ہجری نبوی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلّم گذرے تھے کہ نقش صورتِ نماز کا

پردہ بطون سے صفحہ ظاہر پر اوڑھا تمت تمام شد
محمدؐ گر نبودے کس نبودے نبودے ہر دو عالم را وجودی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم
دائما کثیرا کثیرا

تجوید الحروف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ا ب ت ث ج ح
(اظہار، قلب، اخفا)

خ د ذ ر ز س
(اظہار، اخفا، ادغام بے غنہ)

ش ص ض ط ظ
(اخفا)

ع غ ف ق ل ک

اظہار · اخفا · اخفا

ل م ن و ھ

ادغام با غنہ · ادغام با غنہ

لا ء ی

اظہار

وَالسَّلَامُ

رسالہ قرارت موسوم بہ دوائر التجوید

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

علیٰ رسولہٖ محمدٍ وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین

بعد حمد و صلوٰۃ کے فقیر مسکین چند دوائر قرارت کے واسطے بچوں کے تحریر کیا ہے

مانند اللہ اکبر کے اور نصر اللہ والفتح کے

مانند بسم اللہ الرحمن الرحیم اور الحمد للہ رب العالمین کے

قاعدہ تفخیم یعنی آگے

لازم ہے کہ ہر بزرگ کو کہ اپنی خوردوں کو یاد دلا کر موافق اسکے قرارت درست کراویں

مانند من بعد وانت حل بھذا البلد کے

مانند فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ کے باقی واو نون کی مثال دیا اس

مانند ان لا [illegible] اور لم یکن لہ کفوا احد کے باقی دو مثال [illegible]

مانند وامنہم من خوف اور کفوا احد کے باقی دس مثال [illegible]

جان کہ یہ قطرہ قرارت کا ہے اور دریائے عظیم

مانند
فَاَمَّا مَنْ طَغٰی
اور کَاسًا دِهَاقًا کے
باقی اٹھائیس مثالان قیاس کر
اوپر اس کے

قاعدہ اخفا بعد نون ساکن اور نون تنوین کے

مانند
یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ
اور یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ
کے اور باقی دو مثال قیاس
کر اوپر اس کے

قاعدہ تفخیم را قبل حرف ساکن کے

مانند
وَفِرْعَوْنَ
اور
وَعِمَارَتْ
کے

آگے ہے وصلے اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمدٍ
وآلہ واصحابہ اجمعین

رسالہ قرارت موسوم بہ قواعد التجوید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیرِ المُرسَلِینَ مُحَمَّدٍ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ اَجمَعِینَ

قاعدہ قلب

قاعدہ قلب بعد نونِ ساکن اور نونِ تنوین کے **ب** آوے تو نون کے تئین بدل میم سے کرتے ہین اور باغنہ پڑھتے ہین مانند مِنْۢ بَعدِ وَاَنتَ حِلٌّۢ بِھٰذَا البَلَدِ کے

قاعدۂ ادغام باغنہ

قاعدہ ادغامِ باغنہ بعد نونِ ساکن اور نونِ تنوین کے یومن مین سے کوئی حرف آوے تو نون کے تئین بدل اس حرف سے کرتے ہین اور باغنہ پڑھتے ہین مانند فَمَن یَّعمَل مِثقَالَ ذَرَّۃٍ خَیرًا یَّرَہٗ کے

قاعدۂ ادغام بےغنہ

قاعدۂ ادغام بےغنہ بعد نونِ ساکن اور نونِ تنوین کے ر یا ل آوے نون کے تئین بدل ر سے یا ل سے کرتے ہین اور بغیر غنہ کے پڑھتے ہین مانند اَن رَّاٰہُ استَغنٰی وَلَم یَکُن لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ کے

قاعدۂ اظہار

قاعدۂ اظہار بعد نونِ ساکن اور نونِ تنوین کے ء اور ھ اور ح اور خ اور ع اور غ ان چھے حرفون مین سے

کوئی حرف آوے نون کے تئین ظاہر کرتے ہین اور پڑھتے ہین مانند وَاٰمَنَہُمْ مِنْ خَوْفٍ یا کُفُوًا اَحَدٌ کے **قاعدہ** اخفا بعد نون ساکن اور نون تنوین کے ت ث ج د ذ ز س ش ص ض ط ظ ف ق ك اِن پندرہ حرفون سے کوئی حرف آوے نون کے تئین اخفا کرتے ہین یعنے پوشیدہ کر کر سات غنہ کے پڑھتے ہین مانند فَاَمَّا مَنْ طَغٰی یا وَکَاسًا دِھَاقًا کے **قاعدہ** تفخیم ماقبل لفظ مبارک اللہ کے پیش آوے یا زبر آوے لفظ مبارک کے تئین پُر پڑھتے ہین مانند اَللّٰہُ اَکْبَرُ یا نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ کے **قاعدہ** ترقیق ماقبل لفظ مبارک کے زیر آوے یا خود زیر دار ہووے لفظ مبارک کے تئین باریک پڑھتے ہین مانند بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ٥ کے **قاعدہ** تفخیم را ماقبل حرف را کے پیش یا زبر ہووے یا خود پیش دار ہووے و یا زبر دار ہووے پُر پڑھتے ہین مانند یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ کے **قاعدہ** ترقیق را ماقبل حرف را کے زیر ہووے یا خود زیر دار ہووے باریک

پڑھتے ہین مانند وَفِرعَونَ ؕ وَنَمارِقُ کے وَصلّے اللہُ
تَعالیٰ عَلٰے خَیرِ خَلقِہٖ سَیّدِنا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ
وَاَصحابِہٖ اَجمَعِینَ بِرَحمَتِکَ یَا اَرحَمَ
(الرّاحِمِینَ ؕ)

رسالہ قرارت موسوم بہ ہدایت القرآء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلامُ عَلٰی
خَیرِ المُرسَلِینَ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ اَجمَعِین
بعد حمد وصلوٰۃ کے اے تلاوت کرنیوالے قرآن شریف کے
اللہ تعالی نے تعریف مین اور توصیف مین تیرے
حدیث قدسی فرمایا ہے۔ جو چاہے کہ میرے سے بوسطہ
باتین کرے پس وہ کلام شریف پڑہے اسواسطے فقیر مسکین نے
چند قواعد قرائت کے ساتھ سہل طریق کے بیان کیاہی
لازم ہے قاری کے تئین کہ موافق اوس کے قرارت پڑہے
تاکہ نرمی سے باتین خدائے باری سے کرے اے قاری
نون اوپر دو قسم کے ہے ایک نون ساکن جزم دار کے
تئین کہتے ہین مانند اَن کے دوسری نون تنوین وپیش

دو زبر دو زیر کے تئین کہتے ہین مانند بِگ کے تمام اٹھائیس ۲۸
حرف ہین اون مین سے ب بعد اون دو نو نون کے
آوے نون کے تئین بدل میم سے کرتے ہین اور سات
غنہ کے پڑہتے ہین غنہ وہ ہے کہ آواز طرف ناک سے جاوے
مانند مِنۢ بَعْدِ وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ
کے اسے قاعدہ قلب کہتے ہین باقی رہے ستائیس ۲۷
حرف اون مین سے ی و م ن کہ مجموع اونکا
یومن ہوتا ہے بعد اِن دو نون نو نون کے
آوے ادغام سات غنہ کے کرتے ہین یعنے نون کے
تئین بدل اوس حرف سے کرتے ہین اور باغنہ
پڑہتے ہین مانند فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا
یَّرَهٗ کے باقی چھ ۶ مثالان قیاس کراور اِسکے
اِسے قاعدہ ادغام کہتے ہین باقی رہے تئیس ۲۳ حرف
اون مین سے را یا ل بعد اون دو نون نو نون کے
آوے نون کے تئین بدل را سے کرتے ہین اور را
مین ادغام کرتے ہین اور بغیر غنہ کے پڑہتے ہین مانند
اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰی کے یا نون کے تئین بدل لام سے

کرتے ہین اور لام مین ادغام کرتے ہین یہان بھی بغیر غنہ کے پڑھتے ہین مانند وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ کے اگر ساری اور لام یُؤمِنُ مین شریک ہوئے مجموع اوس کا یرملون ہوتا ہے اسے قاعدہ یرملون کہتے ہین باقی رہے اکیس ۲۱ حرف اون مین سے ء اور ھ اور ح اور خ اور ع اور غ ان حرفون کو حرف حلقی کہتے ہین بعد اون دو نون نون کے آوے اون دونو کو ظاہر کرتے ہین اور پڑھتے ہین مانند وَ اٰمَنَهُمْ مِنْ خَوْفٍ اور کُفُوًا اَحَدٌ کے باقی دس ۱۰ مثالان قیاس کر او پر اس کے اسے قاعدہ اظہار کہتے ہین باقی رہے پندرہ حرف ت ث ج د ذ ز س ش ص ض ط ظ ف ق ك آن پندرہ حرفون سے بعد اون دونو نونون کے کوئی حرف آوے نون کے تئین اخفا کرتے ہین یعنے پوشیدہ کرکر سات غنہ کے پڑھتے ہین مانند فَاَمَّا مَنْ طَغٰی اور وَكَاْسًا دِهَاقًا

کے باقی اٹھائیس مثالان قیاس کر اوپر اسکے اسے قاعدہ
اخفا کہتے ہین اے قاری لفظ مبارک اللّٰہ دل سے
تیرے جاری ماقبل اوس کے پیش یا زبر آوے لفظ کے
تئین پُر پڑھتے ہین مانند اَللّٰہُ اَکبَرُ اور نَصرُ اللّٰہِ وَالفَتحُ
کے اسے قاعدہ تفخیم کہتے ہین اگر ماقبل اوس کے زیر آوے
یا خود زیر دار ہووے لفظ مبارک کے تئین باریک
پڑھتے ہین مانند بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ کے اور
اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ کے اسے قاعدہ
ترقیق کہتے ہین اور اسی طور سے حال حرف ر کا ہے
کہ ماقبل اُس کے پیش ہووے یا زبر ہووے یا خود پیش دار
ہووے یا زبر دار ہووے پُر پڑھتے ہین مانند
یَا اَرحَمَ الرّٰحِمِینَ اور یَا رَبَّ العٰلَمِینَ کے
باقی دو مثالان قیاس کر اوپر اس کے اس قاعدہ کے تئین
بھی تفخیم کہتے ہین اگر ماقبل حرف ر ی کے زیر ہووے
یا خود زیر دار ہووے باریک پڑھتے ہین مانند فِرعَونَ
اور وَنَمَارِقُ کے اس قاعدہ کے تئین بھی ترقیق
کہتے ہین اے قاری اللہ تعالیٰ نے کلام شریف مین

فرمایا ہے پڑھو تم قرآن بفضل کو سات آہستگی کے یعنے
علم قراءت کے تئیں تحقیق کر کر حرف اور مدّ اور شدّ
بخوبی ادا کرو اور رضائے آلٰہی میں ڈوبو آئے قاری
جو تحریر فقیر کی ہے الف بے قرائت کی ہے اسپر
قناعت نہ کر کر بحرِ قراءت میں غوطہ مار کر موتی کمانے تئیں پیچ ہاتھ کے
لا کر شب و روز بیچ قرائت کلام مجید کے رہو اور عمر اپنی بیچ
اوس کے آخر کرو تا کہ شفاعت سے کلام بفضل کے
دن قیامت کے نجات پاؤ وصلّی اللّٰہ تعالیٰ
علٰی خیرِ خلقہٖ محمّدٍ وّاٰلہٖ واصحابہٖ
اجمعین برحمتک یا ارحم الرّاحمین ط

خُطب

الخطبة الاولی لیوم الجمعه

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضَ ط وَخَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ ط اَیْ
عَلٰی صُوْرَۃٍ جَمِیْلَۃٍ شَرِیْفَۃٍ نَجِیْبَۃٍ ط لِاَنَّہٗ
خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ ط وَ اللّٰاٰنِ مُ الْخَلَافَۃِ لِاَمْرِ اٰتِیَۃٌ

اَلْجَمَالِ وَ الْكَمَالِ هٰذَا هُوَ الْخُلُقُ الْعَظِيْمُ الَّذِىْ
وَصَفَ اللّٰهُ تَعَالٰى حَبِيْبَهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى
عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ بِهٖ حَيْثُ
قَالَ فِىْ كَلَامِهِ الْقَدِيْمِ ـ وَ اِنَّكَ لَعَلٰى
خُلُقٍ عَظِيْمٍ ط اَلْخُلُقُ الْعَظِيْمُ هِىَ عُكُوْسُ الْاَسْمَاءِ
وَالصِّفَاتِ الَّتِىْ انْطَبَعَتْ فِىْ مِرْاٰةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ
وَظَهَرَ فِيْهِ الْكَمَالَاتُ الْقَدِيْمَةُ الْوُجُوْبِيَّةُ
الرَّبُوْبِيَّةُ ط لِاَنَّهٗ صَارَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ فِىْ دَارِ الدُّنْيَا
مُحِبًّا وَمَحْبُوْبًا وَفِىْ دَارِ الْاٰخِرَةِ مَحْبُوْبًا
صِرْفًا فَلِلّٰهِ دَرُّ مَنْ قَالَ فِىْ حَقِّهٖ ؎
بَلَغَ الْعُلٰى بِكَمَالِهٖ ۞ كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهٖ
حَسُنَتْ جَمِيْعُ خِصَالِهٖ ۞ صَلُّوْا عَلَيْهِ
وَ اٰلِهٖ ؎ شَفِيْعٌ مُطَاعٌ نَبِىٌّ كَرِيْمٌ ۞ قَسِيْمٌ
جَسِيْمٌ نَسِيْمٌ وَسِيْمٌ ۞ اَيُّهَا النَّاسُ اِعْلَمُوْا
وَ افْهَمُوْا اَنَّ نَبِيَّكُمْ وَ رَسُوْلَكُمْ خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ

لا شریک له لا احدٍ فی مرتبته عند الله
بل هو حبیب الله لهذا قال رسول الله صلی الله
علیه و آله و صحبه و سلم
لی مع الله وقت لا یسعنی فیه ملک
مقرب و لا نبی مرسل۔ تقبل الله تعالی
دعاء آدم بسببه و نجی نوح نبی الله بمدد
و کان النار بردا و سلاما علی خلیله
لقوته و خرج موسی کلیم الله من البحر بنظره
فاتبعوا شریعة نبیکم و اسلکوا طریقة رسولکم
طریق النبی صلی الله علیه و آله و سلم
علی قسمین القسم الاول اعتقادی و القسم
الثانی عملی۔ و الاعتقادی انما هو منحصر
فی مذهب اهل السنة و الجماعة لا اختلاف
فیه قدر راس شعرة۔ و کله حق حق
حق فالله لازم علی الناس کلهم ان یعتقدوا
موافق اعتقاداتهم لانه لا سبب للنجاة
و الفلاح الا هو و العمل منحصر فی اجتهاد

الْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ وَهُمْ كُلُّهُمْ عَلَى الْحَقِّ ط فَاتَّبِعْ لِمَنْ شِئْتَ مِنْ
هٰؤُلَاءِ الْأَرْبَعَةِ وَاعْمَلْ عَلَى حُكْمِهِ وَكُنْ فِي مَحَبَّةِ الثَّلَاثَةِ
الْبَاقِيَةِ لِمَحَبَّةِ إِمَامِكَ - فَبَعْدَ الْاِعْتِقَادِ لَابُدَّ مِنَ الْعَمَلِ
الْكَامِلِ عَلَى الشَّرِيعَةِ الْمُصْطَفَوِيَّةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ
وَسَلَّمَ وَهُوَ أَدَاءُ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسَةِ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ
وَأَدَاءُ الزَّكوٰةِ عَلَى صَاحِبِ النِّصَابِ وَالْحَجُّ مِنْ أَحْسَنِ الْوُجُوهِ
إِذَا اسْتَطَعْتُمْ إِلَيْهِ سَبِيْلًا وَبَعْدَهٗ سُلُوْكُ طَرِيْقِ الصُّوْفِيَّةِ
يَعْنِيْ ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنَ الْقَلْبِ وَاللِّسَانِ مُوَافِقُ إِرْشَادِ صَاحِبِ
الْإِرْشَادِ لِأَنَّ الْفَنَاءَ وَالْبَقَاءَ وَقُرْبَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَحَبَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ عَلَى دَرَجَةِ الْكَمَالِ لَا يَحْصُلُ
إِلَّا بِهٖ وَالذَّاكِرُ كَذَا يَصِلُ إِلَى الْإِيْمَانِ الْحَقِيْقِيِّ - وَصَلَّى اللّٰهُ
تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَآلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بِرَحْمَتِكَ
يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط

الخطبة الثانية ليوم الجمعة

بسم الله الرحمن الرحيم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ قَدَّرَ لَنَا الْإِيْمَانَ ط اَلصَّلوٰةُ
وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَآلِهٖ وَأَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ

رَهِنُ وَنَا طَرِیْقَ الْاِسْلَامِ وَالْاِحْسَانِ خُصُوْصًا عَلٰی
اَفْضَلِ الصَّحَابَۃِ بِالتَّحْقِیْقِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ حَضْرَتْ اَبِیْ بَکْرِ
نِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ثُمَّ السَّلَامُ مِنَ الْمَلِکِ
الْعَلَّامِ عَلٰی قَائِلِ الْفَرْقِ وَالْمَرْتَابِ مَنْ کَانَ رَأْیُہٗ مُوَافِقًا
بِالْوَحْیِ وَالْکِتَابِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ حَضْرَتْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ثُمَّ السَّلَامُ مِنَ الْمَلِکِ الْعَلَّامِ عَلٰی
جَامِعِ الْقُرْاٰنِ کَامِلِ الْحَیَاءِ وَالْاِیْمَانِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ
حَضْرَتْ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ثُمَّ السَّلَامُ
مِنَ الْمَلِکِ الْعَلَّامِ عَلٰی اَسَدِ اللّٰہِ الْغَالِبِ مَظْہَرِ الْعَجَائِبِ وَالْغَرَائِبِ
اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ حَضْرَتْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
وَعَلَی الْعَشَرَۃِ الْبَاقِیَۃِ الْمُبَشَّرَۃِ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ ثُمَّ السَّلَامُ
عَلَی الْعَمَّیْنِ الشَّرِیْفَیْنِ بَیْنَ النَّاسِ حَمْزَۃَ وَالْعَبَّاسِ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہُمَا وَثُمَّ السَّلَامُ عَلٰی اُمَّہَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ
حَضْرَتْ خَدِیْجَۃِ الْکُبْرٰی وَحَضْرَتْ عَائِشَۃِ الصِّدِّیْقَۃِ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا وَعَلٰی بَاقِیَۃِ الْاَزْوَاجِ الْمُطَہَّرَاتِ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ ثُمَّ السَّلَامُ عَلٰی بِنْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ

تعالی علیہ و آلہ و صحبہ و سلم الّتی قال علیہ السلام فی حقہا الفاطمۃ بضعۃ منّی رضی اللہ تعالی عنہا ثم السلام علی الامامین الہمامین امیر المؤمنین حضرت الحسن المجتبی و امیر المؤمنین حضرت الحسین شہید وادی کربلا رضی اللہ تعالی عنہما ثم السلام علی جمیع الصحابۃ و التابعین و علی تبع التابعین رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین

دعائے سلطان الزمان بخواند

اللّٰہم انصر من نصر دین محمد و شریعتہ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و سلم و اخذل من خذل دین محمد و طریقتہ سہ بار بخواند عباد اللہ رحمکم اللہ صلّوا صلوۃ الجمعۃ و اذکروا اللہ فان ذکر اللہ تعالی اعلی و اولی و افضل و اکرم و اکبر ط۔

تمت

و من کلامہ الشریف مد ظلہم العالی

منہ سی بولو بت نہ بجاؤ خدا کیواسطے
دور سی آئے تمہارے ہم لقا کیواسطے

لطف فرماؤ کرم کی تم کرو ہم پر نگاہ
خدمت شاہی مین آئے ہم دعا کیواسطے

مت کہو ای جان مسکین چل نکل جا دور ہو
دل پھنسا ہی زلف مین کالی بلا کیواسطے

ایضاً قصیده منه مدظلہ وزاد فیضہ

ای محمد جانِ من بر تو فدا ‌ ‌ ‌ آمدی از بحرِ وحدت خوش لقا

گر لقای تو نبودی در جهان ‌ ‌ ‌ کے شدی از لِ جهان اہل امان

گر نبودی ذات تو بر من عیان ‌ ‌ ‌ ذات من معدوم بودی در جهان

ما عدم بودیم فانی در عدم ‌ ‌ ‌ بوے تو داده نشانی از قدم

خوش خرامیدی تو از کتم عدم ‌ ‌ ‌ خوش نهادی بر سر ہستی قدم

این کرشمہ از کجا آوردهٔ ‌ ‌ ‌ ذاتِ حق را تو نمایان کردهٔ

کنت کنزا را اظہری آمدی ‌ ‌ ‌ آنکہ تو از فہم ما بالاتری

شاد بودی در حریم کبریا ‌ ‌ ‌ آمدی بر ما عیان راز خفا

سرِ مکنون را تو کردی بر عیان ‌ ‌ ‌ بی نشان را داده بر ما نشان

شاد باد اے سرورِ عالی مقام ‌ ‌ ‌ از طفیلِ جاهِ تو یا بم مرام

این عجب کاری کہ مسکین را نبی

غوطہ دادی در وجود خارجی

تمام شد جلد اوّل لذاتِ مسکین

بعده آغاز جلد ثانی

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب ؕ

الحمد للہ مجموعہ ملفوظات سیدنا و مرشدنا حضرت محمد نعیم المعروف
مسکین شاہ صاحب قبلہ مدظلہ و زاد فیضہ المسمیٰ بہ

طمانیۃ القلوب فی ذکر المحبوب

المعروف بنام تاریخی

لذات مسکین

۱۳۱۱ھ

جلد ثانی

مشتمل بر بست رسائل مفصلہ ذیل

المراقبات	رسالہ ارشادیہ	قرب محبوب	رسالہ سلوک
رمز محبوب	شان محبوب	جلوہ محبوب	طریق محبوب
دیدار یار	تجلی دلدار	امر معروف	نہی منکر
حواس خمسہ	دکان شیرینی	قال صحیح	مست ناز
نسبت خاص	ناز و نیاز	زیر و بم	برزخ محمدی

خادم حضرت الیشان فقیر مسکین ابو طاہر محمد عبد القادر کان اللہ لہ بکمال صحت بتقاضائے طالب طبع در رسالہ

در مطبع مفید دکن حیدرآباد دکن طبع شد
سنہ ۱۳۱۲

فہرست جلد ثانی لذّاتِ مسکین

تمت

الا بذکر الله تطمئن القلوب

الحمد لله والمنة که این متبرک مجموعهٔ تمامی مسائل وارشادات میسّره من ملفوظات حضرت پیر و مرشد قدوة السالکین زبدة العارفین شیخ زمان قطب جهان قلزم جذبات عمان حالات منبع فیوضات سرمدی مقتدای طریقهٔ نقشبندی مجددی خلیفهٔ خدا چراغ راه هدی نائب خیر البشر صلعم مجدد مائة رابعة العشر پیر دستگیر روشن ضمیر سیدنا وشیخنا ومولانا ومرشدنا حضرت محمد نعیم المعروف به **مسکین شاه** صاحب قبله ادام الله تعالی علی رؤسنا ظلهم العالی ماکُررت الایام واللیالی — المسمّٰی به

طمانینة القلوب فی ذکر المحبوب

المعروف بنام تاریخی

لذّاتِ مسکین

١٣١١

جلد ثانی

کمینهٔ غلامان وکمترین خاکروبان وسگِ گرگین آستانهٔ فیض نشانهٔ حضرت ایشان قلبی وروحی ومہجتی فداه فقیر حقیر مسکین ابوطاہر محمد عبد القادر رزقنی الله تعالی من برکاته ونفعنی الله عن کمالاته وجعلنی الله سبحانه فی الدارین من عبید خدمته واحیانی الله تعالی واماتنی وحشرنی فی رضائه وحبّه ورحم الله عبداً قال آمین — بنظر کثرت شوق یاران طریقه بغرض افادهٔ عام بکمال تصحیح وتنقیح وتمام تهذیب وترتیب بقالب طبع دررسانید —

در مطبع مفید دکن بلدهٔ حیدرآباد طبع شد

المراقبات للسلوک النقشبندیہ المجددیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہٗ وعلی آلہٖ واصحابہٖ الذین حصلوا القرب وسعدہٗ۔ بعد حمد وصلوٰۃ کے فقیر محمد نعیم معروف شاہ سکین شاہ کے مراقبات نقشبندیہ مجددیہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے تئیں ساتھ زبان ہندی کے جسطور سے کہ طالبونکو تعلیم کیا ہے بیچ اس مختصر کے تحریر کرتا ہے اللہ تعالیٰ غیر کم و زیادتی کے ساتھ حاصل ہونے احوال کے یاد کرنے کی ہدایت دیوے اور استقامت بیچ اسکے کرامت فرماوے آمین یارب العالمین و یا خیر الناصرین۔

مراقبۂ احدیت آنکھیں بند کر کر زبان تالو کو لگا کر دل کی طرف متوجہ ہو کر دل کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کر کر اللہ اللہ ذکر کرنا اور مرشد کی تصویر کو سامنے جما کر ایسا خیال کرنا کہ اللہ تعالیٰ

کے وہاں سے فیض مرشد کی لطیفہ دل پر آتا ہے مرشد کے لطیفہ دل سے میری لطیفہ دل پر آتا ہے۔
اسی طور سے لطیفہ روح سے اَللّٰہُ اَللّٰہ ذکر کرنا اور ایسا خیال کرنا کہ اللہ تعالیٰ کی وہاں سے
فیض مرشد کے لطیفہ روح پر آتا ہے مرشد کے لطیفہ روح سے میری لطیفہ روح پر آتا ہے
اسی طور سے لطیفہ سرّی سے اَللّٰہُ اَللّٰہ ذکر کرنا اور ایسا خیال کرنا کہ اللہ تعالیٰ
کے وہاں سے فیض مرشد کے لطیفہ سری پر آتا ہے۔ مرشد کے لطیفہ سری سے میرے
لطیفہ سرّی پر آتا ہے۔
اسی طور سے لطیفہ خفی سے اَللّٰہُ اَللّٰہ ذکر کرنا اور ایسا خیال کرنا کہ اللہ تعالیٰ
کے وہاں سے فیض مرشد کے لطیفہ خفی پر آتا ہے۔ مرشد کے لطیفہ خفی سے میرے
لطیفہ خفی پر آتا ہے۔
اسی طور سے لطیفہ اخفیٰ سے اَللّٰہُ اَللّٰہ ذکر کرنا اور ایسا خیال کرنا کہ اللہ تعالیٰ کی وہاں سے
فیض مرشد کی لطیفہ اخفیٰ پر آتا ہے مرشد کے لطیفہ اخفی سے میری لطیفہ اخفیٰ پر آتا ہے۔
اسی طور سے لطیفہ نفسی سے اَللّٰہُ اَللّٰہ ذکر کرنا اور ایسا خیال کرنا کہ اللہ تعالیٰ کے وہاں
سے فیض مرشد کے لطیفہ نفسی پر آتا ہے مرشد کے لطیفہ نفسی سے میرے لطیفہ نفسی پر آتا ہے۔
اسی طور سے لطیفہ قالب سے کہ جسے سلطان الاذکار کہتے ہیں اَللّٰہُ اَللّٰہ
ذکر کرنا اور ایسا خیال کرنا کہ اللہ تعالیٰ کے وہاں سے فیض مرشد کے لطیفہ قالب
پر آتا ہے مرشد کے لطیفہ قالب سے میرے لطیفہ قالب پر آتا ہے۔
ذکر نفی اثبات کا ساتھ بند کرنے دم کے کلمہ لا کے تئیں ناف سے اٹھا کر

لطیفۂ نفسی تک پہنچا کر اِلّا اللہ کے تئیں سینہ پر بازو پر تصور کر کر اِلَّا اللّٰہ کو تئیں لطیفہ روح سی
بلکہ تمام لطیفوں پر سی گذار کر لطیفۂ قلب پر ضرب کرنا۔ معنی کلمۂ طیبہ کو اس طور سی خیال کرنا نہیں ہے
کوئی مقصود سوای ذات پاک کی تین یا پانچ پر یا زیادہ اس سی ہو سکی لیکن طاق پر دم چھوڑنا
وقت چھوڑنی دم کی مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ دل سی اور زبان سی کہنا۔ بعد تھوڑی ذکر کی الٰہی مقصود من توئی
ورضای تو۔ محبت و معرفت خود بدہ۔ اس دعا کو ساتھ عجز و انکساری کے مانگنا۔

مراقبہ معیت ساتھ ذکر نفی اثبات کی معنی اس آیہ شریفہ کی وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ اللہ تعالیٰ
ساتھ ہماری ہی اس طور سی کہ شان کو اُسکی سزاوار ہی اُس ذات سی فیض آتا ہی مرشد کی لطیفۂ قالب پر
وہانسی فیض آتا ہی میرے لطیفۂ قالب پر۔ مراقبہ ہر لطیفہ کا ساتھ ذکر اسم ذات کی اِس طرح سی تصور کرنا

مراقبہ لطیفہ قلبی تجلیات افعالیہ الٰہیہ سی فیض آتا ہی اوپر دل مبارک حضرت محمد رسول اللہ
صلّی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم وہان سی فیض آتا ہی اوپر دل مبارک حضرت آدم علیہ السلام کی وہان سی
فیض آتا ہی بواسطۂ دل مبارک پیران کبار کی اور بواسطۂ دل مبارک پیر میری اوپر دل میری کے۔

مراقبہ لطیفۂ روحی تجلیات صفات ثبوتیہ الٰہیہ سی فیض آتا ہی اوپر روح مبارک حضرت
محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی وہانسی فیض آتا ہی اوپر روح مبارک حضرت نوح
اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کی وہانسی فیض آتا ہی بواسطۂ روح مبارک پیران کبار کی اور بواسطۂ
روح مبارک پیر میرا اوپر روح میرے کے۔

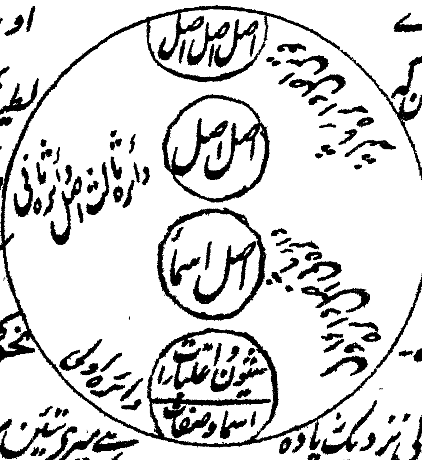
مراقبہ لطیفۂ سرّی تجلیات شیونات ذاتیہ الٰہیہ سی فیض آتا ہی اوپر سرّی مبارک حضرت محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی وہانسی فیض آتا ہی اوپر سرّی مبارک حضرت موسیٰ علیہ السلام

کر وہانسی فیض آتا ہی بواسطہ سرّی مبارک پیران کبار کی اور بواسطہ سرّی مبارک پیر میری اوپر سرّی میری کی

مراقبہ لطیفہ خفی تجلیات صفات سلبیہ الٰہیہ سی فیض آتا ہی اوپر خفی مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی وہانسی فیض آتا ہی اوپر خفی مبارک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وہانسی فیض آتا ہی بواسطہ خفی مبارک پیران کبار کی اور بواسطہ خفی مبارک پیر میرے اوپر خفی میرے کے۔

مراقبہ لطیفہ اخفی تجلیات شان جامع الٰہیہ سی فیض آتا ہی اوپر اخفی مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی وہانسی فیض آتا ہی بواسطہ اخفی مبارک پیران کبار کی اور بواسطہ اخفی مبارک پیر میرے اوپر اخفی میرے کے

مراقبہ اقربیت جان کہ لطیفہ نفسی مین سارے تین دائرے ہین۔ دائرہ اول مین **مراقبہ اقربیت** اسطور سی کرنا مین دائرہ اول مین ہون جو اقربیت کا ہے۔ نحن اقرب الیہ من حبل الورید۔ اللہ تعالیٰ نزدیک یادہ ہے میری تئین میری سے اُس ذات سے



فیض آتا ہی مرشد کی لطیفہ نفسی پر معہ دائرہ اول وہانسے فیض آتا ہی میری لطیفہ نفسی پر معہ دائرہ اول معہ لطائف خمسہ عالم امر۔

مراقبہ محبت یہ دائرہ ثانی مین ہون جو اصل ہی دائرہ اول کا یحبہم ویحبونہ دوست رکھتا ہی اللہ تعالیٰ ہماری تئین اور دوست رکھتے ہین ہم اللہ تعالیٰ کی تئین اُس ذات سے فیض آتا ہی مرشد کے لطیفہ نفسی پہ معہ دو دائرہ وہان سی فیض آتا ہی میری لطیفہ نفسی

معہ دو دائرہ معہ لطائف خمسۂ عالم امر۔

مراقبۂ محبت مین دائرہ ثالث مین ہون جو اصل ہی دائرہ ثانی کا یُحِبُّہُم وَیُحِبُّونَہٗ دوست رکھتا ہی اللہ تعالیٰ ہماری تئین اور دوست رکھتی ہین ہم اللہ تعالیٰ کی تئین اُس ذات سی فیض آتا ہی مرشد کے لطیفۂ نفسی پر معہ سہ دائرہ وہانسی فیض آتا ہی میری لطیفۂ نفسی پر معہ سہ دائرہ معہ لطائف خمسۂ عالم امر

مراقبۂ محبت مین قوس مین ہون جو اصل ہی دائرہ ثالث کی یُحِبُّہُم وَیُحِبُّونَہٗ دوست رکھتا ہی اللہ تعالیٰ ہماری تئین اور دوست رکھتی ہین ہم اللہ تعالیٰ کی تئین اُس ذات سی فیض آتا ہی مرشد کے لطیفۂ نفسی پر معہ قوس معہ دوائر ثلثہ وہانسی فیض آتا ہی میری لطیفۂ نفسی پر معہ قوس معہ دوائر ثلثہ معہ لطائف خمسۂ عالم امر۔

مراقبۂ اسم ظاہر ھُوَ الظَّاھِرُ وہ ذات جو مسمی ہی اسم ظاہر کا اُس ذات سی فیض آتا ہی مرشد کے لطیفۂ نفسی پر معہ قوس معہ دوائر ثلثہ وہان سی فیض آتا ہی میری لطیفۂ نفسی پر معہ قوس معہ دوائر ثلثہ معہ لطائف خمسۂ عالم امر۔

مراقبۂ اسم باطن ھُوَ الْبَاطِنُ وہ ذات جو مسمی ہی اسم باطن کا اُس ذات سی فیض آتا ہی مرشد کے عناصر ثلثہ پر سوای عنصر خاک کی وہانسی فیض آتا ہی میری عناصر ثلثہ پر سوای عنصر خاک کے ۔

مراقبۂ کمالات نبوت وہ ذات جو منشا ہی کمالات نبوت کا مُعَرَّا ہی جمیع اعتبارات سابقہ سے اور مُبَرَّا ہی ہمہ تعینات سی اُس ذات سی فیض آتا ہی مرشد کے عنصر خاک پر معہ عناصر ثلثہ وہان سے فیض آتا ہی میرے عنصر خاک پر معہ عناصر ثلثہ۔

مراقبۂ کمالات رسالت وہ ذات ہی جو منشا کمالات رسالت کا اُس ذات سی فیض آتا ہی

مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ کمالات اولوالعزم وہ ذات جو منشا ہے کمالات اولوالعزم کا اس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ حقیقت کعبہ وہ ذات جو حقیقت کعبہ ہے مسجود لہ جمیع ممکنات اس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ حقیقت قرآن وہ ذات جو حقیقت قرآن ہے مبدا وسعت بیچون حضرت ذات اس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر

مراقبہ حقیقت صلوٰۃ وہ ذات جو حقیقت صلوٰۃ ہے کمال وسعت بیچون حضرت ذات اس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ معبودیت صرفہ وہ ذات جو معبودیت صرفہ ہے اس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ حقیقت ابراہیمی[1] وہ ذات جو منشا ہے حقیقت ابراہیمی کا انسیت ذات کے ساتھ ذات کے اس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ حقیقت موسوی وہ ذات جو منشا ہے حقیقت موسوی[2] کا محبت ذات اس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ حقیقت محمدی وہ ذات جو منشا ہے حقیقت محمدی کا محب و محبوب خود اُس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ حقیقت احمدی وہ ذات جو منشا ہے حقیقت احمدی کا محبوب خود اُس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ حب صرفہ وہ ذات جو منشا ہے حب صرفہ کا اُس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ لاتعین وہ ذات جو لاتعین ہے اُس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

خاتمہ مراقبات سلوک نقشبندیہ

مجددیہ رحمہم اللہ تعالیٰ بیچ تاریخ گیارہویں رجب المرجب ۱۲۷۴ بارہ سو چوہتر
ہجری نبوی تہی کہ اتمام کو پہونچی اللہ تعالیٰ بتصدق نعلین
مبارک حبیب اپنی صلوات اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین مقبول
قلوب پیران کبار رحمہم اللہ کرے آمین ثم آمین
تاریخ این رسالہ ارشاد شد ۱۵ ۱۲۷۴

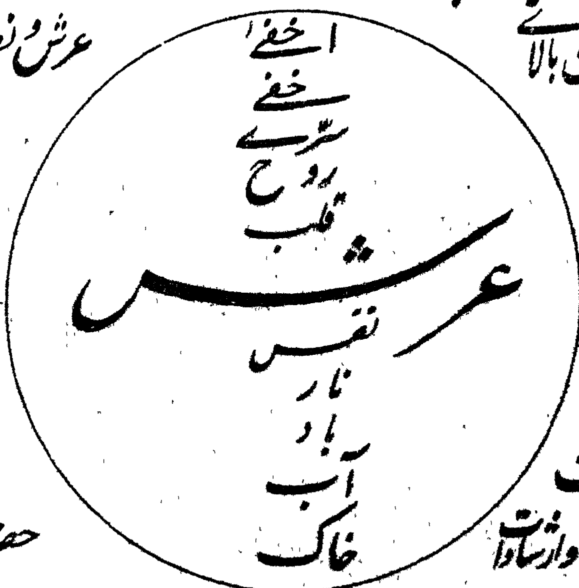
۱۴

رسالۂ ارشادیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی خیر المرسلین محمد صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ اجمعین اما بعد فقیر حقیر بے تسکین محمد نعیم المعروف بہ مسکین شاہ از پیروان طریقہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ ویکے از غلامانِ جناب شیخ زمان قطبِ دوران قوت ارباب ایمان تقویت اصحاب ایقان پیر و مرشدی فداہ قلبی وروحی حضرت شاہ سعد اللہ صاحب دام اللہ افاضتہم کہ ہرگاہ باستفادہ جناب کرامت مآب از مراقبات و مکاشفات و واردات و واقعات سرمایۂ بے سر و سامانی بہم رسانید حکم عالی صادر گردید کہ رسالۂ موجز الاملا مبسوط الاشارہ درین طریقۂ عالیہ انشا سازد تا برادرانِ دینی را فائدہ حاصل آید اگرچہ این بے بضاعت استطاعت این امر نداشت وغیر از امتثال امر جلیل القدر چارہ ہم ندانست پس بر طبق ارشادِ مکرمت بنیاد

بدین عنوان اساس تحریر نہاد واللہ الموفق بالاتمام از تعلیمات و تلقینات
حضرت پیر و مرشدی فداہ قلبی و روحی کہ این درویش بے خویش کم ازات
را برسیان جان بستہ در حلقہ بگوشان صدق اعتقاد درآمدہ و روزگاری چند
در مشق توجہات طریقۂ عالیۂ **نقشبندیہ** گزراندہ بدین حال سمت **ارشاد**
پذیرفتہ کہ انسان مرکب از لطائف عشرہ است **پنج** از عالم **امر** و **پنج**
از عالم **خلق** عالم امر آنکہ از امر کن پیدا شدہ۔ و عالم خلق آنکہ ظہورش بتدریج
آمد۔ عالم امر فوق عرش۔ و عالم خلق تحت عرش۔ لطائف عالم امر **قلب** و
روح و سری و خفی و اخفے۔ و لطائف عالم خلق لطیفہ **نفس** و
خاک و **آب** و باد و نار ارشاد دائرہ امکان عبارت از ہر دو عالم است
نصف عالی آن بالائے عرش و نصف سافل
آن تحت **عرش**



بایں صورت
پس این فقیر
راہ ہر قدر کہ صفائی
لطائف عشرہ
بتوجہات و ارشادات حضرت پیر و مرشدی
فداہ قلبی و روحی ہم رسیدہ بعرض و اظہار خواہد آورد ارشاد

کہ محل قلب زیر پستان چپ بفاصلہ دو انگشت مائل بہ پہلو ست زبان بکام چسپانیدہ مفہوم اسم مبارک اللہ کہ بیچون و بیچگونہ و بے شبہ و بے نمونہ است ملحوظ خاطر داشتہ متوجہ بدل باشد و دل را متوجہ باو سبحانہ دارد و ورد ذکر اسم ذات از زبان خیال مستغرق باشد اما زمان دخول توجہ ذکر را موقوف داشتہ باینطور متوجہ باشد کہ فیض از باری تعالیٰ بر قلب شیخ من مے آید و از آنجا بر قلب من میر سد چونکہ چندی درویش بجویش مورد توجہات قلبی حضرت پیر و مرشدی فداہ قلبی و روحی ماندہ دید کہ فرحتے عجیب بر قلب و حرکتے درو پیدا آمد و ذکر اسم ذات یعنی اَللہُ اَللہ جاری گردید و مشاہدہ میکرد کہ از قلب مقدسہ حضرت پیر و مرشدی فداہ قلبی و روحی مثل امواج دریا بر قلبم میرسد و بسان ترشح نمناک در حالت استغراق تلذذ و سے و فرحتے از آن بر باطن من بر میخورد پس باید کہ صورت شیخ را بلحاظ فیض فیضان حقیقی رو بروی خود یا درون دل خود یا خود را بصورت شیخ تصور نماید آین ہر سہ را ذکر رابطہ گویند و بے این ذکر رابطہ فتح الباب بطون نمیگردد و ہر قدر کہ ذکر رابطہ پر غلو باید سلوک علو۔ و این فقیر را ذکر رابطہ آنقدر غلو کرد کہ گاہے ذکر بے فکر شیخ سر نمیزد بلکہ در ہر شی غیر صورت شیخ نمے بیند و آخر الامر خود را از خویش بر کنار می یافت مصرع فانی شدم بشیخ و مرادم حصول شد ہم نور این لطیفہ در عالم مثال معصفر ہست ارشاد کہ محل لطیفہ روح زیر پستان

است بفاصلۂ دو انگشت ہست باید کہ باو متوجہ باشد بتوجہات حضرت پیر و مرشدی
فداہ قلبی و روحی حرکتے درو پدید آمد و ذکر اسم ذات جاری گردید و این فقیر را
از قوت لطیفۂ قلب جسم ناصفۂ دستِ یسار و از قوت لطیفۂ روح جسم ناصفۂ
دست یمین بحرکت آمد ارشاد کہ فیض از باری تعالیٰ بر لطیفۂ روح شیخ و از آنجا
بر لطیفۂ روح خود تصور کند نور این لطیفہ در عالم مثال احمر سرخ ست ارشاد
کہ محل لطیفۂ سری برابر پستان چپ جانبِ وسطِ سینہ بفاصلۂ دو انگشت ست
متوجہ باشد در آن ہم بتوجہ حضرت پیر و مرشدی فداہ قلبی و روحی حرکتے
پدید آمد و ذکر اسم ذات جاری گردید ارشاد کہ فیض از باریتعالیٰ بر لطیفۂ سری شیخ و از آنجا بر لطیفۂ
سری خود تصور کند نور این لطیفہ در عالم مثال ابیض سفید است ارشاد کہ
محل لطیفۂ خفی برابر پستان راست بفاصلۂ دو انگشت طرف وسط سینہ
است بتوجہ حضرت پیر و مرشدی فداہ قلبی و روحی درین ہم حرکتے پدید آمد
و ذکر اسم ذات جاری گردید ارشاد کہ فیض از باری تعالیٰ بر لطیفۂ خفی شیخ
و از آنجا بر لطیفۂ خفی خود تصور کند نور این لطیفہ در عالم مثال اسود سیاہ است
ارشاد کہ محل لطیفۂ اخفیٰ کہ الطف و احسن و اصل لطائف عالم امر و اقرب است
ست بذات حضرت او سبحانہ و در میان لطائف کالزجاج در وسط سینہ
است بتوجہ حضرت پیرِ و مرشدی فداہ قلبی و روحی در آن ہم حرکتے پدید
آمد و ذکر اسم ذات جاری گردید ارشاد کہ فیض از باریتعالیٰ بر لطیفۂ اخفیٰ

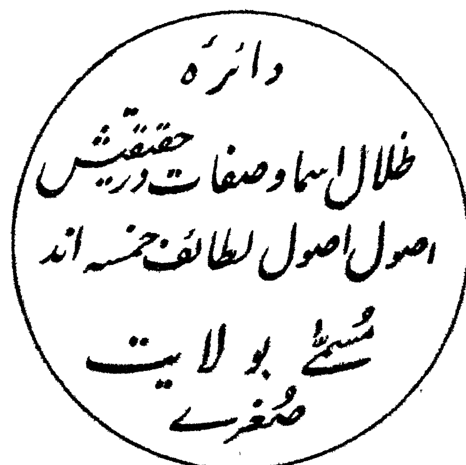
شیخ واز آنجا بر لطیفہ اخفے خود تصور کند نور این لطیفہ در عالم مثال
اخضر سبز ست ارشاد این زمان بہ لطائفیکہ فوق عرش ست جانب
اصلِ خویش جذبے وعروجے واقع میشود برصاحبش گرمی وبیتابی و
بیہوشی ظاہر میگردد ارشاد آصل لطیفۂ روح فوق لطیفۂ قلب و اصل
لطیفۂ سری فوق لطیفۂ روح و آصل لطیفہ خفی فوق لطیفہ سری و اصل
لطیفۂ اخفے فوق لطیفہ خفی و تا بدائرہ امکان منتہی گشتہ و ہریک ازینہا
بحسب مدارج خویش الطف واقرب بجناب ایزدی ہستند ارشاد کہ محل
لطیفہ نفسی دروسط پیشانی ست دران ہم بتوجہ حضرت پیرو
مرشدی فداہ قلبی وروحی حرکتے پدید آمد و ذکر اسم ذات جارے
گردید ارشاد کہ فیض از باری تعالیٰ بر لطیفہ نفسی شیخ واز آنجا بر
لطیفہ نفسی خود تصور کند و نور این لطیفہ در عالم مثال مایل بہ ابیض ست
و بستر توجہ متبرکہ حضرت پیرومرشدی فداہ قلبی وروحی بر لطیفۂ قالب
نقیر گردید و دران ہم از سرتا پا حرکتے پدید آمد واز ہر بُن مو ذکر اسم ذات
جاری گردید این را سلطان الاذکار گویند ارشاد کہ فیض از باری
تعالیٰ بر لطیفہ قالب شیخ واز آنجا بر لطیفۂ قالب خود تصور کند و نور
سلطان الاذکار برین فقیر چنان متجلی گردید کہ چادر سرمائی مائل بہ
سبزی از سرتا پاست و بجریان اسم ذات از ہر بُن مو مثل بوٹہ ہاے

سفید کہ از لمعۂ آن عالمی روشن ارشاد کہ بزرگان طریقہ عالیہ
نقشبندیہ رحمہم اللہ تعالےٰ اذکار مقررہ را با شرائط مسطورہ در شبانہ روز
بست و پنجہزار امر فرمودہ اند باین طریق کہ از ہر لطیفہ ہزار ہزار کرت تا
لطیفۂ سبعہ و باز از سر گیرد و تا بست و پنجہزار رساند و بہ ثبوت این
فقیر پیوست کہ درین طریقۂ عالیہ بعد از صحت اعتقاد و اتباع سنت
حبیب رب العباد و استلزام توجہ شیخ و دوام اذکار شرط است کہ بغیر
از توجہ شیخ انکشاف بطون محال چنانکہ حافظ شیراز میفرماید بیت
آنان کہ خاک را بنظر کیمیا کنند ٭ آیا بود کہ گوشۂ چشمی بما کنند
ارشاد مراقبہ احدیت و دائرہ امکان بدینطریق میباید کہ از ذات احد
مسمّے باسم مبارک اَللّٰہ بیچون و بیچگونہ و بے شبہ و بے نمونہ فیض بر لطیفہ
قلب و یا بر لطیفۂ روح و یا بر لطیفۂ سری و یا بر لطیفۂ خفی و یا بر لطیفۂ اخفے
و یا بر لطیفۂ نفسی یا بر لطیفۂ قالب می آید ارشاد کہ ذکر نفی و اثبات کہ نفس
را زیر ناف حبس کردہ و لا را از آنجا برداشتہ تا بلطیفۂ نفسی بکشد
و الٰہ را از آنجا بر کتف راست آوردہ اِلّا اللہ را از لطیفۂ
روح و خفے و اخفے و سری گذراندہ بر لطیفۂ قلب ضرب نماید تا اثر
ذکر در ہر بن مو برسد اما سر و دیگر اعضا را حرکت ندہد معنی کلمۂ طیبہ
را ملحوظ خاطر دارد یعنی نیست ہیچ مقصودی بجز ذات پاک نیستی خویش

واثبات ہستی ذاتِ پاک او تعالیٰ بکند و برہمین طریق تا مقدور نفس را بر
عدد طاق سہ یا پنج یا ہفت فرو گذارد و بعدہ ہمین دستور از سر گیرد
و وقت فرو گذاشتن نفس اسم مبارک محمد ﷺ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم ضم نماید و لحاظ عدد طاق را **وقوفِ عددی** گویند
اما وقوف قلبی ضرور اگر حصر نفس ضرر کند بے حصر ش نفی اثبات بکند
والا آنرا تا مقدور کہ تواند بدرازی رساند از اقلش سہ مرتبہ تا اکثرش
کہ نہایتے ندارد و بعد ذکر این ملحوظ دارد کہ خدایا مقصود من توئی و رضائے
تو محبت و معرفت خود بدہ این را بازگشت گویند **ارشاد** از صبح
صادق تا نزدیک زوال ذکر اسم ذات و از زوال تا بصبح دیگر ذکر نفی و اثبات
این ہر دو ذکر تا شمار بست و پنج ہزار ست **ارشاد** ذکر بے فکر در سلوک این
طریقہ مفید نیست وقتیکہ مزاج از کثرت ذکر بکاہلی رسد فکر بے ذکر مفید
است **ارشاد** انوار و تجلیات را بیرون باطن خویش دیدن سیر
آفاقی گویند و سیر آفاقی تا عرش ست و اندرون باطن خویش دیدن
سیر انفسی خوانند و سیر انفسی بالائے عرش تا بدائرہ امکان و این فقیر
را انوار لطائف گاہے در مقام خویش مشاہدہ افتاد و گاہے بشکل
دائرہ از بطون بجانب فوق و اطرافش نور ہر لطیفہ و گاہے ہمہ یکجا
و گاہے بصورت دود عمودی کہ در مجمر اندازند و اکثری باینطور عروجے

واقع شد کہ اول متوجہ بہ لطیفۂ قلب گردیدہ و بعدہ بطرف لطیفۂ رُوح
و بعدہ بطرف لطیفۂ سرّی و بعدہ بطرف لطیفۂ خفی و بعدہ بطرف لطیفۂ
اخفیٰ و بعدہ بطرف لطیفۂ نفسی چونکہ این ہمہ لطائف در ذکر اسم ذات
بخوبی جاری گردید بلطیفۂ قالب متوجہ شد و آنہم از سر تا پا بحرکت آمد و ذکر
جاری گردید و در بحر استغراق مستغرق گشت و ہمدران استغراق عروج
مسطورہ واقع شد و وقوع عروج گاہے بانوار لطائف و گاہے بر آن
و در ہر دو صورت اشیائیکہ در عروج مشاہدہ مے افتد بے قید عدم
و وجود انوار لطائف منکشف میگردد و در وقت عروج سیر آفاقی و انفسی
ہر دو تمام میشوند گاہے نزول بر مقام خویش و گاہے از آن ہم تنزل
میکند و درین وقت باین فقیر اکثر رویت صحیحہ مشاہدہ میشد کہ ہرگز
خلاف آن ممکن نبود بلکہ ہر امریکہ در پیش مے آمد زمان خفتنی در دل
تصور یدہ مے خسپید او سبحانہ تعالیٰ از رویت صحیحہ بظہور می آورد و تشریح
اینہمہ انکشاف و وقوع حالات این فقیر محض باظہار شکر معطی مطلق
و احسان توجہات حضرت پیر و مرشدی برحق و ترغیب طالب صادق
روزے از مشاہدۂ انوار لطائف و رویت صحیحہ بخدمت حضرت پیر و
مرشدی فداہ قلبی و روحی اتفاق عرض افتاد کہ بر صفائی لطائف
دلیلی استوار ست یا نہ ارشاد فرمودند کہ دلیل اقویٰ جذب الی اللہ

است بلکہ توجہ باین عوارض کہ سالک را پیش مے آیند از مقصود حقیقی باز ماندن ست و ہرگاہ کہ استقامت توجہ الے اللہ در ذکر نفی و اثبات خواہ بہ بے خطرگی و خواہ بکم خطرگی تا چہار ساعت برسد مراقبہ معیت در دائرہ ثانی کہ عبارت از ظلال اسما و صفات ست میکنند آن را ولایت صغریٰ میگویند



ارشاد مراقبہ معیت یعنی مفہوم کریمہ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ در لحاظ دارد یعنی اللہ تعالے با ماست چنانکہ بشان او سزاوارست و از ان ذات فیض بر لطیفہ قالب خود تصور کند کہ مورد فیضان درین مراقبہ لطیفہ قالب ست و باید کہ معیت او تعالے با ہر لطیفہ و با ہر جزو و با ہر ذرہ از ذرات ممکنات تصور کند ارشاد فقرا معیت او تعالے بذات میدانند و علما از علم او و پیران طریقہ ما رحمہم اللہ تعالے معیت او تعالیٰ را چنانکہ بشان او کہ بیچون و بیچگونہ ست معیت او نیز بیچون و بے چگونہ میدانند

ارشاد مراقبۂ معیت با ذکر نفی اثبات میکنند ارشاد مراقبۂ احدیت
از صبح صادق تا باستوا و بعد از آن مراقبۂ معیت از استوا تا صبح دیگر
ارشاد در مراقبۂ معیت لحاظ این امور مشروط یکے لحاظ معنی ذکر دوم لحاظ معنی
آیتہ سوم توجہ بہ قلب چہارم توجہ قلبی باو تعالے کہ مبدأ فیض ست پنجم
دفع خواطر ششم رابطہ در ثبوت این فقیر رسید کہ بدفع خواطر و جمعیت
خاطر ذکر کثیر و التزام صحبت شیخ کبیر مع رابطہ حکم اکسیر دارد و در مراقبۂ
توحید وجودی و ذوق و شوق و آہ و نالہ و استغراق و بیخودی و
دوام حضور و توجہ وغیرہ حاصل میشود و این فقیر را باین ہمہ حالات
قوتے مثل ارض و سما در قلب مفہوم میگردید چنانکہ ہر عقدہ کہ پیش مے آمد
بمجرد توجہ او تعالے از فضل خویش حل میفرمود آما از خدا غیر از خدا خواستن
موجب انفعال و باد راک فقیر رسید کہ از قوت لطیفۂ قلب قوت لطیفۂ
روح صد چند و از آن قوت لطیفۂ سری صد چند و از ان قوت لطیفۂ
خفی صد چند و از آن قوت لطیفۂ اخفی صد چند آما از انجا کہ لطیفۂ قلبی
بعالم خلق نزدیک و لطائف دیگر بسبب لطافت خویش از عالم خلق بعید
قوت قلبی مفہوم سالک میگردد و قوت لطائف دیگر مفہوم نمیگردد و در
ثبوت فقیر چون لطائف عالم امر کہ بذوق و شوق و عشق او تعالے لہ
قوت سالک بخوبی تصرف نمایند بعد اضمحلال لطائف عالم خلق کہ عناصر

است بر ہمان تصرف خویش باقی میمانند و فیض آنہا در عالم خلق کہ فیض
ارواح نامند باقی میمانند بمصداق قول بزرگان اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا
یَمُوْتُوْنَ حافظ شیرازے فرماید **بیت** ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد
بہ عشق ٭ ثبت ست بر جریدہ عالم دوام ما ٭ **ارشاد** مراقبہ احدیت و
معیت اصل سلوک اند کسیکہ این را بخوبی و بدرستی بکند سلوک آن قوی
میگردد **ارشاد** کسے را کہ قوت توجہ منظور باشد استقامت این ہر دو
مراقبہ زیادہ کند و مدت آن تا سہ سال شمار کردہ اند حضرت پیر و مرشدی
فداہ قلبی و روحی باین **فقیر** مراقبہ ہر لطیفہ علحدہ علحدہ بدین طور ارشاد
فرمودند **ارشاد** مراقبہ لطیفہ قلبی کہ از تجلیات افعالیہ الٰہیہ بر قلب مبارک
حضرت محمد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فیض مے آید
و از آنجا بر دل مبارک حضرت آدم علیہ السلام و از آنجا بواسطہ پیران کبار
و بواسطہ شیخ من بر دل من بہ فیض توجہ حضرت پیر و مرشدی فداہ قلبی
و روحی باین مراقبہ متبرکہ فیض بہ خاطر فاطر طاری گردید بالغرض اگر
کسے را زندگانی ہزار سالہ بہمرسد خطور ماسوی اللّٰہ در دلش مخطور نگردد
و از غلبات حالات افعال خویش و افعال جمیع ممکنات را معدوم مطلق
دانند این را فنای قلبی خوانند و اگر افعال خویش و افعال جمیع ممکنات را
ناشی از فعل او سبحانہ تعالیٰ دانند این را بقائے قلبی نامند و ولایت

این لطیفہ زیر قدم حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام ست ہر کرا احوال
این لطیفہ از احوال لطائف دیگر غالب آید آنرا آدمی المشرب گویند ارشاد مراقبۂ
لطیفۂ روح اینکہ از تجلیات صفات ثبوتیہ الٰہیہ بر روح مبارک حضرت
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فیض مے آید و
از آنجا بارواح مبارک حضرت نوح و حضرت ابراہیم علیہما السلام واز انجا
بواسطۂ پیران کبار و بواسطۂ شیخ من بر روح من و باین مراقبۂ عالیہ در
بحر فیض مستغرق میگردد و کسیکہ از غلبات حالات صفات خویش و صفات
ممکنات را معدوم دید آنرا فناے روح میگویند و قایم مقامش صفات
ثبوتیہ باریتعالے دید آنرا بقاے لطیفۂ روح میگویند و ولایت این
لطیفہ زیر قدم حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام ست پس ہر کرا
احوال این لطیفہ از لطائف دیگر غالب آید آنرا ابراہیمی المشرب گویند
ارشاد مراقبہ لطیفۂ سری اینکہ از تجلیات شیونات ذاتیہ الٰہیہ بر سری
مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم فیض می آید
و از آنجا بر سری مبارک حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام و از آنجا
بواسطۂ پیران کبار و بواسطۂ شیخ من بر سری من و کسیکہ از غلبات
حالات ذات خویش و ذات ممکنات را معدوم یافت آنرا فناے لطیفہ
سری میگویند و بقاے لطیفہ سری دیدن ذات حق است بجاے آن

و ولایت این لطیفہ زیر قدم حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ و
السلام ست پس ہر کرا احوال این لطیفہ از لطائف دیگر غالب آید آنرا
موسوی المشرب میگویند ارشاد مراقبۂ لطیفۂ خفی اینکہ از تجلیات صفات
سلبیہ آلہیہ بر خفی مبارک حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ واصحابہ وسلم فیض مے آید و از آنجا بر خفی مبارک حضرت عیسیٰ علی
نبینا وعلیہ السلام و از آنجا بواسطۂ پیران کبار و بواسطۂ شیخ من بر خفی
من و کسیکہ در صفات سلبیۂ او تعالےٰ فانی گردید آن را فنائے لطیفۂ
خفی گویند و بقائے لطیفۂ خفی باقی بودن بہ آن و ولایت این لطیفہ
زیر قدم حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام ست پس ہر کرا احوال
این لطیفہ از لطائف دیگر غالب آید آنرا عیسوی المشرب گویند
ارشاد مراقبہ لطیفہ اخفے اینکہ از تجلیات شان جامع آلہیہ بر
اخفے مبارک حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم فیض مے آید و از آنجا بواسطۂ پیران کبار و بواسطۂ شیخ من
بر اخفے من فنائے لطیفہ اخفے گذشتن از اخلاق ذمیمہ خود ست
و بقائے لطیفۂ اخفے متخلق باخلاق او سبحانہٗ جل شانہٗ شدن و ولایت
این لطیفہ زیر قدم مبارک حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ست پس ہر کرا احوال این لطیفہ از لطائف

دیگر غالب آید آنرا محمدی المشرب گویند بر طبق ارشاد حضرت پیر و مرشدی فداہ قلبی و روحی رسالۂ موجزہ در تشریح دو مراقبہ بنا بر مبتدیان این طریقۂ عالیہ بتاریخ ہفدہم ماہ جمادے الثانی سنہ ۱۲۵۷ ہجرے مقدسہ باتمام رسید۔ او تعالی
از فضل خویش قبول جناب کرامت مآب
گرداناد آمین ثم آمین

بیت

محمد از تو مے خواہم خدارا
الٰہی از تو عشق مصطفیٰ را

ومن کلامه الشریف مظله علی رؤس الخادمین وعمم فیضه فی العالمین

در بحر تحیر چو حباب است دل ما
نے نے غلط از گریہ چو آب است دل ما

ای وای بشد عمر بجائے نرسیدیم
در ہستی دو روزہ بخواب است دل ما

آن جام الست کہ رسید است بدستم
دانند بزرگان کہ خطاب است دل ما

گر من نروم بر در میخانہ عجب نیست
مدہوش از ان جام شراب است دل ما

گر تیر خدنگم زنی افسوس نباشد
بر آتش روی تو کباب است دل ما

در شرع روان حاجت تلقین نماندست
از مصحف روی تو کتاب است دل ما

مسکین چہ توان کرد کہ خود را نمود است
این عالم ناسوت حجاب است دل ما

رسالہ موسوم بہ قرب محبوب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْمُصْطَفٰی وَآلِہٖ وَصَحْبِہِ الْمُجْتَبٰی اَمَّا بعد مراد از وقت کہ در لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُّقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُّرْسَلٌ۔ واقع وقت مستمر ست نہ وقت شاذ اِنْ کَانَتِ الْوَقْتُ الشَّاذُّ مُرَادًا لَزِمَ النَّقْصُ فِیْ مَرْتَبَۃِ الْمُحِبِّ زیرا کہ محب نہ مے خواہد کہ محبوبش از من جدا شود پس وقت شاذ دال بر جدائی محبوب است گاہے وصل و گاہے فصل این تعبیر در ذاتِ محمدی بعید از مرتبہ محمدی ست صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم تعین اول کہ مقابل لا تعین ست و آئینہ داری او بر و پس وجود مطلق کہ محبوب بر حق ست مستجمع جمیع صفات کمالات و منزہ از جمیع نقصانات ست تعین اول کہ حقیقت محمدی ست صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم آئینہ داری آن کمالات میکند خلق محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کنایت از آن کمالات ست کہ در آئینہ محمدی جلوہ گر شدہ ست صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم در ذات احدیت بطریق اصلیت و در ذات احمدیہ بطریق ظلیت موافق فرمودہ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ بیت جو و بجو بید گدایان ضعاف بہچو خوبان کا ئینہ جوئند صاف رو ی احسان از گدا پیدا شود

روی خوبان ز آئینہ زیبا شود۔ محبوبان و دلبران آئینہ را در بر گرفتہ ہر آن و ہر
زمان نظارگی جمال خویش نمودہ در بحر وصل غوطہ زن میباشند ای یار جانی
وای عاشق لاثانی نکتہ عجیب و غریب بشنو و سر مواز الذذا و بیرون مشو تا ہیکہ
محبوب بذاتِ خود بر خود آشفتہ و عاشق نشود دیگرے از کجا پیدا آید کہ بروا شیفتہ
و عاشق گردد پس محبوب حقیقی آئینہ محمدؐ را صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم
روبروی خود کشیدہ نظارگی جمال خویش نمودہ از آشفتگی تمام فرمود آنا
المحبوب و آنا الموجود و آنا المقصود و آنا المطلوب این مقام نیز از قرب
احمدؐ یست صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم آگاہ باش و ہوش دار کہ تعین از مقابل
شدن لاتعین گزیری نیست و یکدم از ہمدمی السکینے بدان جہت فرمودند آن
سرِ عالم صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم لِی مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِی فِیْہِ مَلَکٌ
مُقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُّرْسَلٌ یعنی مرا ہمیشہ با محبوب خود وقت خاص ست کہ نمیگنجد
در آن وقت ملک مقرب و نبی مرسل فہم کن ای یار جانی بیا ہمیدان لاثانی این وقت
خاص مستمر مقصود بر باطن و عالم امر محمدؐ یست صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم کہ محبوب
کبریائیست ظاہر محمدؐ را صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم کہ عالم خلق ست مستغرق در
عاشقیت حق ست بیت ظاہر تو عاشق و معشوق باطن ست ۞ روی ترا کہ بلد
بگو تو ساکن ست ۞ آمدم بر سر مطلب عروج جسم مبارک محبوب در شب معراج آن
بود کہ آن جسم مبارک بہ لباس محبت یعنی عاشقیت مزین بود آنرا در بحر معشوقیت

غوطہ دادہ مثل باطن محبوب گردانیدہ ہر دو را عین یکدیگر ساختہ رحمت عالمیان
را سبب راحت و آسایش امت گردانیدہ بعد نزول تمام از شب گشت عالی
مقام مخاطب بامت مرحومہ شدہ از زبان درفشان و رحمت نشان ارشاد فرمودند
مَن رَآنِی فَقَد رَأَی الحَقَ بہ این گفت احمدؐ مختار پس آنان کہ از وقت مذکورہ
الصدر وقت خاص تصور یدہ اند مراد شان وقت معراج شریف باشد کہ ظاہر شریف در
آن وقت بزیور خصوصیت آن چنان مشرف و مزین گشتہ بود کہ کسے را در آن وقت
از ملک مقرب و یا از نبی مرسل دخلے نبود یار بود و دلدار بود موافق شعر ہندی
بیت کیا کام جگ کے جھگڑے سے دلدار بہلا اور آپ بہلے ؛ اغیار سے خلوت
خالی ہو بس یار بہلا اور آپ بہلے ؛ خوشا نصیب آشفتگان جمال محمدؐی
و گرفتاران کمال احمدؐی صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم کہ در یکدید آن
از مرتبہ محبوبیت یار سرفراز گردیدہ صاحب راز و صاحب اسرار شدہ
بہ غمخواری محبوب برسند یعنی محبوب غمخوار ایشان میباشد کہ دیگری را
در آن مرتبہ نشانی و گمانی نیست ۔ الحمد للہ علی مراتبہم رضی اللہ تعالٰے
عنہم ۔ پس وقت استمراری و وقت شاذ در ذات محمدؐی صلی اللہ
علیہ و آلہ وصحبہ وسلم جمع اند ۔ وصلی اللہ تعالٰے علی خیر خلقہ محمدؐ
و آلہ وصحبہ وسلم ؕ

رسالۂ سلوک

موسوم بہ بنام تاریخی

لذت القلوب

۱۲۹۹ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی اعطانا القرب والمعرفۃ بحبیبہ والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ محمد ﷺ وآلہ واصحابہ اجمعین

اما بعد فقیر حقیر از سرتا پا تقصیر و مظہر قول سعدی بے نظیر۔ من آنم کہ من دانم اگر خود بی نفس خبیثم را واگر دانم مردمان مانند تیر از من بگریزند و تا روز حشر برین گدا چشم وا کردہ نہ بیند چہ کند وچہ گوید کہ از خود خبری ندارد پس احوال محبوب را چسان بزبان آرد **بیت**

اگہ از خویشتن چو نیست جنین چہ خبر دارد از چنان وچنین

با وجود این بے خبری خبرے از محبوب حقیقی و آثرے از مطلوب تحقیقی بگوید و بجوید خود را در بحر ندامت غرق کردن ست و احوال محبوب را متفرق نمودن پس چہ کند کہ دل قرار نمیگیرد و زبان سکونت نپذیرد

ہر چند میخواہد کہ خلعتِ کَلَّ لِسَانِی را در بر گیرد لاکن طَالَ لِسَانِی غلبہ میکند و میگوید کہ چیزے در احوال نگار نگار آی سالکِ راہِ صفا و آے طالب خدا بدان و بفہم کہ اَلطُّرُقُ اِلَی اللّٰہِ بِعَدَدِ اَنفَاسِ خَلقِ اللّٰہِ نسبتے کہ بینَ الرَّبِّ و العبد ثابت ست چون آن نسبت قوت یافت صاحب نسبت مطلوب را دریافت ازآنجا حضرت مُوسیٰ علی نبینا و علیہ السلام در مقدمہ راعی کہ داعی خدا بود مخاطب بعتاب گردید و مانند بید بلرزید بیت تو برائے وصل کردن آمدی

نے برائے فصل کردن آمدی تا توانی پا منہ اندر فراق

اَبغَضُ الاَشیَاءِ عِندِی الطَّلَاق چونکہ عروس نسبت ضعیف و نحیف بہ وصال محبوب جلوہ گر گردید انتہای درویشان و طرقہائے محبوبان را چہ بیان کند و چہ نوع تشریح دہد کہ ہمہ شاہراہ اند و موصل بہ شہنشاہ آی سالکِ راہِ صفا و آے طالب خدا بدانکہ طریقہ نقشبندیہ و قادریہ و چشتیہ و سہروردیہ و کبرویہ و طیفوریہ و رفاعیہ و طبقاتیہ و دیگر طرق کہ اند کلہم حق اند و موصل بحق ہمہ صاحبانِ طریقہ مدارج قرب و مقاماتِ عظیمہ راطے نمودہ بمقام نہایت الوصال رسیدہ دقیقۂ از دقایق کمال فرو نگذاشتہ اند کمال طریقہ را باتباعِ شرع منحصر داشتہ اصل کار را در اتیان احکام شریعت انگاشتہ ظاہرا و

و باطناً فانی الشیخ بوده مستغرق بجمال محبوب حقیقی گشته اند آباوجود کمال
و تکمیل فیما بین یکدیگر فانی و عاشق جانی بودند گویا کلہم او راق یک شیرازہ
و مجموعہ شان بی اندازہ اندا اے سالک راہ صفا و اے طالب خدا باوجود
حلقہ بگوشی پیر آن طریقہ و بزرگان شریفہ سلسلہ عالیہ خود گرفتاری
آشفتگی ہمہ دوستانِ خدا امر ضروری و لابدی کہ بغیر این انکشاف
بطون و انصراف کمون محال پس قول مجتہدان دین و بزرگان
اہل یقین شکر اللہ تعالیٰ سعیہم چہ زیبا آمد کرامات الاولیاء حق
یعنے کرامات اولیاء رحمۃ اللہ علیہم ظل معجزات انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام
اند مبادا انکار ظل موجب انکار اصل گردیدہ سم قاتل شدہ بموت
ابدی رساند اے جان من وی جانان من بگوش جان بشنو و
آگاہ باش الا ان حزب اللہ ہم الغالبون حزب اللہ اولیاء
اللہ اند رحمہم اللہ کہ ندا رفاذکرونی اذکرکم بگوش جان شان
رسیدہ استیلاء ذکر بحدی رسانیدہ اند کہ نسبت ذاکر و مذکور را
از میان برداشتہ دلق احدیت و بیہوشی را پوشیدہ بیت
محرم این ہوش جز بیہوش نیست مر زبان را مشتری جز گوش نیست
کمر بند معیت را بر کمر بستہ تاج اقربیت را بر سر نہادہ گلوبند یحبہم
و یحبونہ را در گلو بستہ بہ کحل ما زاغ البصر و ما طغی

مستحل گردیدہ از شمشیرِ لا ہستی خود و ہستی جمیع ممکنات را بریدہ تیش
نگاہ شاہنشاہ مسند آراے وجوب وجود در خود بود در بود حاضر
مے شوند خدا نیستند لاکن ز خدا جدا نیستند بیت
مردان خدا خدا نباشند ٭ لاکن ز خدا جدا نباشند ٭
با وجود بندگی کار خداوندی میکنند بے اختیار بہ کلام مَا اَعْظَمَ
شَانِیْ لَیْسَ فِیْ جُبَّتِیْ سِوَی اللّٰہِ لَیْسَ فِی الدَّارِ غَیْرُہٗ
دَیَّارٌ متکلم مے شوند حتے کہ دم انا الموجود مے زنند آول سرنیاز
بر آستانۂ ایشان دار تعدہ خود را در میدان طریقت آر فرد
راہِ راست ست با تو گفتم این ٭ برو اے سالکِ طریق یقین
وقتیکہ این فقیر را مسمی بہ محمد نعیم المشتہر بہ مسکین ہوسِ راہِ یقین
من طرق شیران دین و محبانِ متین و مقوم شریعت خاتم النبیین
پیدا شد فرد مو مسکین ہوسی داشت کہ در کعبہ رسد ٭ دست در پاے کبوتر
زد و ناگاہ رسید ٭ چنگل طلب بدامن فیض فیاض زمان قطب دوران
سید نا و مولانا و مرشدنا حضرت شاہ سعد اللہ صاحب قبلہ قدس
اللہ سرہ العزیز زد چونکہ فضل خداے ذی الجلال و الکمال شامل
حال خود داشت قبولش فرمودہ فاتحہ بارواح طیبۂ خواجگان نقشبند
رحمہم اللہ خواندہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ اِلٰی آخِرِہٖ سہ مرتبہ

ایمان مجمل و ایمان مفصل یکیک مرتبہ۔ کلمۂ طیبہ دو مرتبہ۔ یکے کلمۂ شریعت دیگر کلمۂ طریقت۔ وکلمۂ توحید یک مرتبہ ارشاد نمودہ تلقین ذکر فرمودند

وحضرت ایشان را ارادتے بمراد اللہ حضرت شاہ عبداللہ المعروف بہ غلام علی شاہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را استفادتی بہ ماہ مبین حضرت شمس الدین حبیب اللہ میرزا مظہر جان جانان شہید رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را کرامتے بہ آل محمد حضرت نور محمد بدوانی رحمۃ اللہ علیہ

وحضرت ایشان را اشرافتے بہ فیض بخش باطن حضرت حافظ محمد محسن رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را حمایتی بہ حامی دین حضرت شیخ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ

وحضرت ایشان را عنایتی بہ شاہ مخدوم یعنی حضرت خواجہ محمد معصوم رح

وحضرت ایشان را فصاحتے بہ معدن یقین حضرت مجدد دین حضرت شیخ احمد سرہندی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را الطافے بہ قطب اللہ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ

وحضرت ایشان را اشرافتے بہ خانہ دل روشنگی حضرت خواجہ محمد امکنگی رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را سماحتے بہ درویش حضرت خواجہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ

وحضرت ایشان را لجاجتے بہ ذات عابد حضرت خواجہ محمد زاہد رحمۃ اللہ علیہ

وحضرت ایشان را استمدادی بہ ذاکر اللہ حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را انشراحے بہ شیخ مرغوب حضرت خواجہ محمد یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را فتاحے بہ شاہ دین حضرت خواجہ علاؤالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را نسبتے بہ مقوم الدین حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند مشکلکشا رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشانرا قربتی بہ مظہر جمال و جلال حضرت خواجہ امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ

وحضرت ایشان را نزہتے بہ حق شناسی حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را استعانتے بہ منظور رحمان حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتی رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را ہدایتے بہ فنا فی المعبود حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را اشراقے بہ خواجۂ متعارف حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را مرحمتے بہ پیر صادق حضرت خواجہ عبدالخالق
غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ۔
وحضرت ایشان را استفاضے بہ مطیع سبحانی حضرت خواجہ
ابو یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ۔
وحضرت ایشان را فتوحے بہ واصل ابدی حضرت خواجہ ابوعلی
فارمدی رحمۃ اللہ علیہ۔
وحضرت ایشان را اشراقے بہ خلق رحمانی حضرت خواجہ ابوالقاسم
گرگانی رحمۃ اللہ علیہ۔
وحضرت ایشان را فیضے بہ شاہ زمانی حضرت خواجہ ابوالحسن
خرقانی رحمۃ اللہ علیہ۔
وحضرت ایشان را التفاتے بہ سالکان طریق حامی حضرت خواجہ
بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ۔
وحضرت ایشان را انبساطے بہ مرشد حاذق حضرت امام جعفر
صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔
وحضرت امام را انصباغے بآنکہ بر شرق وغرب حاکم حضرت
امام قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالےٰ عنہم۔
وحضرت امام را تصورے بہ معدن قرآنِ عربی حضرت سلمان فارسی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
وحضرت سلمان را حرمتے از مسند آرائے محب و محبوب اکبر حضرت
صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
وحضرت صدیق را یقینے بہ سید الانبیا و حبیب خدا حضرت محمد مصطفیٰ و احمد مجتبےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔
وحضرت حبیب را صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بمقتضائے حدیث قدسی کُنْتُ کَنْزاً مَخْفِیًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ کنز ذاتی از پردۂ غیب الغیب سر برآوردہ بہ دریائے محبت غوطہ زدہ ورانۂ میم را از ان کشیدہ احمد گردانیدہ کمالات ذاتی وشیونی وصفاتی واعتباری را درو منعکس گردانیدہ قابلیت اولی نام نہادہ بوے ظلیت با ونارسانیدہ در دائرہ اصل جا دادہ از خلعت محبوبیت صرفہ سرفراز گردانید و باز میم دیگر را بجائے الف احمد نہادہ نام پاکش محمد گردانیدہ محبوب انعکاسی در پردہ انعکاس آمداز وسمۂ محب ومحبوبیت ذاتیہ چہرہ اش را آرایش داد آسایش جمیع ممکنات را منحصر برستایش او ساخت حتے کہ ذرہ از ذرات جہان را بے واسطہ آفتاب بروے محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم در بارگاہ ایزدی بار نہ داز دیگرے در

محبت ذاتی سرورکار نہ خوش گفت آنکہ گفت ۵

مِن بَیدلِ بجمال تو عجب حیرانم الله الله چه جمال ست بدین بوالعجبی

یعنی برجمالِ ایزدی ہمچنانکہ حیرت دامنگیر عقل ست بر جمال محمدی صلی الله علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حیرت در حیرت و فرحت در فرحت بوالعجبی یعنی دیدہ کہ از جمال محمدی صلی الله علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مشرف گردیدہ ہمان زمان بہ مرتبہ محبوبیت رسید۔ اے جانِ من وی جانانِ من بگوشِ جان بشنو و آگاہ باش کہ ایزد متعال بشانِ حبیبِ ذی الکمال والجمال ارشاد فرمود وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ خلقِ عظیم کنایہ از آن کمالِ ذاتی کہ منعکس در جمال محمدی صلی الله علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ست کہ مورد حدیثِ شریف كُلُّهُمْ يَطْلُبُ رِضَائِي وَاَنَا اَطْلُبُ رِضَاكَ یعنی رضائے محمدی صلی الله علیہ وآلہ وسلم عینِ رضائے احدیست و نیز حدیثِ قدسی بشان محمدی صلی الله علیہ وآلہ وسلم واردست لَوْلَاكَ لِمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ وَلَمَا اَظْهَرْتُ الرُّبُوبِيَّةَ یعنے اگر وجودِ محمدی صلی الله علیہ وآلہ وسلم درمیان نبودے برائے چہ افلاک را پیدا و برائے چہ ربوبیت را ہویدا کردمے خوش گفت آنکہ گفت ۵ زلف تو ہر دو جانب خون ریزِ عاشقانست چیزے نہ میتوان گفت روئے تو درمیان ست ﷺ چونکہ عاشق صادق

اور خلق عظیم سے مراد ... تحقیق آپ ... محمدیہ ...

را کشتہ نکنی و قاتلش را بر نور عمق توا قبل اَنْ تموتوا مرصع نسازی بمرتبۂ معشوقیت صرفہ نرسانی آی عاشق جانی جمال محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در نزاکت لاثانی ست وبرای سالکان محمدی المشرب بوصال سبحانی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ جمال محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عجب جمالی ست ذوجہتین جہتی بحق وجہی بخلق جہت ثانی بمقام عاشقیت رحمانی وجہت اولی در محبوبیت مولی کہ از ہمہ اولی از جہت ثانی امت خود را کہ بفخر خیر الامم مفخر اند جذب فرمودہ بمرتبہ عاشقیت رسانیدہ از انجا بمقام محبوبیت صرفہ کہ متعلق بجہت اولے ست مشرف میفرمایند ۵

ای ظاہر تو عاشق ومعشوق باطنت روی ترا کہ دید بکو تو ساکن ست آرزوی انبیا صلوات اللہ علیہم اجمعین باوجود اصلیت بہ تبعیت او بود بہمین وجہ بود تا امت نشوی از اولش خاص او مشرف نہ گردی ای جان من وای جانان من بگوش جان بشنو وآگاہ باش بمقتضای حدیث شریف اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ روی محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم وحقیقت احمدی صلوات اللہ تعالی علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ظہور اول ست ونمود اکمل ومرکز جمیع موجودات ونمودات واصل وراصل چہ حقیقت مرسلین وچہ حقیقت ملائکہ مقربین ہمہ

ظلالِ او بند و او حقیقت الحقایق ست پس ظل را بغیر لحوق باصل و
اجزاء دائرہ را بے توجہ بمرکز چارہ نہ حافظ شیراز رحمۃ اللہ علیہ فرماید
خیال روئے تو در ہر طریق ہمرہ ماست نسیم موئے تو پیوند جانِ آگہ ماست
انبیاء او لوالعزم پناہِ او جویند - ملائکہ مقربین ثناء او خوانند و
ہمہ انبیا در پناہِ تو اند مقیم درِ بارگاہِ تو اند
پس بندہ مسکین و ذرہ بے تسکین را جز عجز دامنگیر بیان و در تحریر
عیان نیست فلأختم بالصلوٰتِ والتسلیماتِ علیہِ
وَالِہٖ وَصحبہٖ اجمعین ای جان من و ای جانانِ من بگوش
جان بشنو و آگاہ باش پیر کسی ست کہ ظاہرش باحکام شرع آراستہ
و ست باطنش از ما سوے اللہ برداشتہ منازلات سلوک و مقامات
عروج بواسطۂ شیخ کامل و مکمل طی نمودہ باشد ہر قدر کہ جذب قوی
دارد موجب قربتش و احوالش فرحت بخش صورتش ممد سلوک و
سیر صحبتش انقطاع کنندۂ غیر چون نظر بصیرت بجمال مبارکش افتد توجہ
الی اللہ پیدا و نعرہ باطن بے اختیار ہویدا شود و ھذا مقبول حبیب
اللہِ وَھذا مِن رِّجالِ اللہِ وَھذا اھلُ اللہِ وَھذا افنا
فِی اللہِ کامل شخصے ست کہ عروجش اعظم و مکمل مرد یست کہ نزولش اکمل
واتم باشد حتے کہ مثل عوام کوچہ گرد و بازاری و زد مالِھذا الرَّسُولِ

یاکل الطعام و یمشی فی الاسواق کہ در شان آقائے او نازل است
فیضیاب باشد شخصیکہ متصف باین صفت باشد عزیز الوجود و کبریت
احمر در بو دست طالبان صادق و عاشقان فائق را لازم و ضرور کہ
رجوع باین طبیب حاذق نمایند و علاج امراض باطن کنند تا نجات از
گرفتاری ماسوی اللہ یابند و در اطاعت او چنان کوشند کہ خود را
کالمیت بدست او دارند و در حرکات و سکنات فنائے او باشند
مولانائے رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماید ؎ چون گرفتی پیر ہین تسلیم شو
ہمچو موسے زیر حکم خضر رو۔ دقیقۂ از دقائق آدابش فرو نگذارند ور الجہ
را اصل آداب دانند و ہرچہ بروست فرع اوست باید کہ از فرع نیز دست
برداشتہ نباشد چنانکہ رو بروے او دو زانو با ادب سر فرو ہشتہ
چشم سربستہ خود را عاجز ترین غلامان او دانستہ بنشینند و خطرۂ غیر را
در دل نگذارند مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماید ؎
دل نگہدارید لے بے حاصلان در حضور حضرت صاحبدلان
در تذکرۃ الاولیا منقول ست کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ
علیہ ہر روز در خدمت امام ہمام حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حاضر میشدند مدت یکسال منقضی گشت ارشاد فرمودند ای بایزید کتاب
از طاقچہ بیار بعرض رسانیدند طاقچہ نمیدانم کتاب از کجا آرم ارشاد فرمودند

چندین مدت مدید بر تو گذشت طاقچهٔ دیوانخانهٔ مارا ندیدی عرض داشتند
که بدیدن طاقچه حاضر نمی شوم بلکه برای نظارگی قلب مبارک سید
السالکین یعنے نبیرهٔ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالی عنه
از یک نظر خوش اثر کارش چنان تمام فرمودند که بایزید همان زمان
بدریاے محبتِ رحمان غوطه زده به کلام لَیْسَ فِیْ جُبَّتِیْ سِوَی اللہ
مترنم گردید پس آداب شیخ لاریب باید که سایهٔ خود بر ذاتِ او بلکه
بر صفات او نیندازند و آز مطهرهٔ او وضو نسازند و پیالهٔ آب را لب خود
نرسانند و آواز خود را بمقتضاے لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ
صَوْتِ النَّبِیِّ بر آوازِ او بلند نه سازند ای جانِ من با وجود این آداب
نظر بر خوشنودی او باید داشت در لهو و لعب و حشمت و نشت که
ممنوع شرع نباشد مرتبتش باید از ذکر گفتن و فکر نمودن آن را بهتر
دانند. منقول ست روزے سواری مبارک محبوب شاهِ دین و معشوق
عاشق متین حضرت نظام الدین اولیا رحمة اللہ تعالے علیه میرفت
وجه ملقب بودن اولیا آن بود که طالبِ صادق را از نظر اول بمرتبهٔ
ولایت رسانیدے و از رقیت ماسوے اللہ آزادی بخشیدے
صوفی بجمال یوسفی بر سواری مبارکش گذشت از آنجا که عتبه
بوسان آن والا زمان بینندهٔ وحدت در کثرت و دانندهٔ تنزیه

در تشبیہ ویا بندہ تجلی صوری بودند نظر ما کش کہ متصف بہ بصارت
یعقوبی بود بر جمال یوسفی افتاد وباوجود قدرت استادہ کردن آفتاب
ومہتاب خواستند کہ استادہ شود استادہ نشد وہمراہ رکاب والا
امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کہ یکے از خادمان آن صاحب زمان
بودند بودند خطرہ معشوقی در آئینہ دل خسروی منعکس گردید تاج
مبارک خود بر انگشت سبابہ نہادہ پاے کوبان وآز خود پریشان
بل بلھم بل بلھم کلام بے معنی بزبان گویان در میدانِ
استرضاے شیخ آمدند صوفی در گرداب صافی افتادہ متحیر شدہ
باستاد آز خوشنودی تمام انشراحِ صدرِ شیخ گردید ہمان زمان
خسرو را بمرتبہ قطبیت رسانید اے جان من حتے المقدور سر مو
خلافِ او نجویند نہ ظاہراً نہ باطناً مال واموال زن وفرزند مادر
وپدر را قربانِ او سازند رضای محبوب در رضاے او وسخطِ
محبوب در سخطِ او دانند او را روپوش فعل خدا بلکہ فعلِ او مستہلک
در فعلِ اللہ یابند در سایہ عاطفت او چنان زندگانی نمایند کہ غبار
ملال بر دامن جال او نہ نشنند مبادا تا زیانہ الفراق بینی
وبینک بزند ومرضِ باطن طول کشیدہ بموتِ ابدی سازد
ای جانِ من بگوشِ جان بشنو طالبے در صحبتِ کاملِ و مکمل شد

خویش و آثار فیض بر ظاہر و باطن نیافت با نکسار تمام رو بروے
آن فیض بخش خاص و عام معروضہ نمودہ باید دریافت اگر از زبان
مبارک کہ مترجم کلامِ رحمان ست بشارتِ مقامات یافت آن را
کا لوحی دانستہ بدانکہ ماموراست سرگرم باشد بمنزلِ مقصود خواہ
رسید اے جانِ من بگوش جان بشنو و آگاہ باش مسلکِ صاحبانِ
مقاماتِ عظیمہ و راحلانِ منازلِ طریقۂ دو اند یکے صاحب کشف عیناً
باشد و یا وجداً و دیگرے بے کشف نہ عیناً و نہ وجداً ہر دو قاطعانِ رہ
اند و اللذات مفارِقٌ بَیْنَهُمَا یعنی یکے با لذت و دیگرے بے
لذت آخر تیر سعیِ شان بر ہدفِ مقصود خواہد رسید اگر شیخش بشارتِ
مقامات ندادہ و نفرمود کہ قسمتِ تو بجائے دیگر ست میتواند کہ لباسِ
صبر بر قامت طلب بپوشد و منتظرِ آبِ رحمت باشد و الا بشیخ دیگر رجوع
کند و شیخ اول را بچشم حقارت نہ بیند اگر از تقدیراتِ ایزدی تخریباتِ
سرمدی میانِ پیر و مرید مفارقتِ صوری و مباینتِ معنوی افتاد
قناعت بر نعمتِ باطنی کہ از و یافتہ است نا کردہ بشیخ دیگر رجوع
نمودہ کارِ خود را با تمام باید رسانید۔ اے جانِ من و اے جانانِ من
طالبیکہ با وجود دریافت رشدِ خویش و آثارِ فیض از شیخ خود درگردید
بشیخ دیگر رجوع کرد خوب نکرد و غالباً طوقِ ادبار بگردن حالِ او افتد و در

آخرش قیل و قال۔ ای جانِ من و ای جانانِ من طالبِ صادق کہ مطلبش بانتہا رسید حتے کہ دامنگیر شیخ کامل مکمل گردید مولانائے رومی رحمۃ اللہ علیہ درحقش میفرماید ؎ شیخ کامل بود و طالب منتہی ؛ مرد چابک بود و مرکب درگہی ؛ بنظر اول آن مے یابد کہ دیگران در مدت مدید بعشر عشیر آن نرسند۔ ای جانِ من بگوش جان بشنو و آگاہ باش نقدِ عمر کہ در کیسۂ ہستی تو نہادہ اند عجب نقدی ست توصیفش از تقریر بیرون ست و تعریفش از تحریر افزون۔ لازم کہ نتیجۂ صرفش جز وحدانیت الہٰ و محبتِ حضرت رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم دیگر نباشد مولانائے رومی رحمۃ اللہ علیہ مے فرماید ؎ نقد را دادم ز قلب استدم شاد شادان سوے جانان میروم ؛ پس دامن پیر را از بس تحقیق و تدقیق باید گرفت مبادا بدام ناقصے بلکہ کاذبے افتد و نقد عمر در بازار او صرف گردد جز خسارت ابدی بدست نہ مے آرد۔ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ میفرماید ؎ ای بسا ابلیس آدم روی ہست پس بہر دستے نشاید داد دست ؛ خود را از دست خود ذبح نمودن بہتر و پیالہ سمِ قاتل خوردن خوشتر از تربیت گرفتن شیخ ناقص و کمتر سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ میفرماید ؎ ز خود بہتری جوی و فرصت شمار

کہ باہم خودسے گم کنی روزگار، صحبتِ ذم و نظرۂ سم وکلا مۂ قبیح ودبیانہ فضیح چراکہ نفس خبیثش از امارگی بیرون نیامدہ و مدعی خدائے خودست وہر چہ منعکس ازوست خباثت در خباثت و قباحت در قباحت۔ اے جان من وقتیکہ از شیخ خود امرے خلاف شرع سرزد بہ بشریت حمل نمودہ ازان گذشتہ اعتقاد خود را راسخ باید داشت اگرہمچنان کرامات ومرات بظہور رسید حتی کہ سہو بشریت را دور گردانید در تخلیہ تام معروضہ باید نمود اگر تشفی تمام فرمود فبہا والا او از تیر شیخی افتاد و تو از مرتبہ مریدی مانندِ تیرازو باید گریخت وہدف مقصود ہر جا کہ باشد بدست آرید۔ فقیر راقم عفی عنہ بفضل ایزدی ہر چند کہ منازلاتِ نقشبندی ومقاماتِ مجددی رضے اللہ تعالےٰ عنہم سیر وطیر نمودہ در معرکۂ بیان ودر تحریر عیان ھیمازد و بعضے از کشوفہائے صحیحہ ورموزہائے لطیفہ را نیز شریک شان مے دارد امید کہ این دُر شہوار را بگوشِ جان آویزند تا ازان ثمرۂ ایمان یابند۔

منزل اوّل مراقبۂ احدیت اے جان من وی جانانِ من بگوش جان بشنو وآگاہ باش آشنا کہ درزاویۂ ظلمات عدم معدوم و مغموم بودند حتے کہ نامے ونشانے نداشتند وقتیکہ آفتاب وجود

منزل اول مراقبہ احدیت

حقیقی و موجود خارجی و معبود تحقیقی بر سر ایشان تافت گاہم از
پردۂ عدم سر بر آوردہ بوجود ظلیت موجود و نمود بے بجے بود گردیدہ
بے اختیار از خود رفتہ در سجدہ افتادہ غیر محبوب دیگر را ندانستہ
متوجہ باو شدند چرا متوجہ باو نشوند کہ غیر او موجود و محبوب و
مرغوب و مطلوب نیست پس آنان کہ بحال خود ماندند و موجود
خارجی را مسلم داشتند مسلمان گشتند و ذی ایمان شدند و آنان کہ
دم از موجودیت خود زدند در ضلالت کفر افتادند و قبای کافری
بر قامت آذری پوشانیدند پس ہر کہ از دائرہ اسلام و ایمان
بواسطہ شیخ کامل و مکمل کہ نائب مناب حبیب اوست صلی اللہ
علیہ و آلہ و صحبہ وسلم خرق حجب آفاقی و انفسی ظلمانی و نورانی
نمودہ بوصال محبوب حقیقی و ایمان تحقیقی مشرف گشتہ در زمرہ
اولیاء اللہ داخل شدہ بخلعت اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِيَاۤءَ اللّٰهِ لَا
خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ سرفراز شد زہے
سعادت و نجابت حزن و خوف کہ از لزومات فصل اند وقتیکہ
فصل از تصدق پیران کبار رحمہم اللہ تعالےٰ رفت و وصل جای
او گرفت حزن کجا و خوف کرا در آن زمان پرورش در جوار
رحمت للعالمین و سید المرسلین است و نیز بصدقہ ثقلین پر او

صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم غوطہ زنی در بحر سکینت وطمانیت
است هنیئًا لارباب النعیم نعیمها پس پیران مارحمهم
اللہ تعالیٰ نقشبند یانند عجب نقشے زدہ اند کہ تعریفش از تحریر
و توصیفش از تقریر بیرون ست بمقتضاے حدیث قدسی انا

مبارک ہو بہشت کے لوگون کو نعمتین بہشت کی ۱۲

عند ظن عبدی بی نقش ذات مجردہ را بر نگینۂ دل
کندیدہ خواہان وصل عریانند معاملۂ شان موافق ظن ایشان لا
بیان وبے نشان حیرت دامنگیر حال اوشان بہ جاے میرسد
کہ صفات را درانجا مدخلے نیست سبحان اللہ صفاتے کہ در مقام
لا هو ولا غیرہ بودند از دائرہ ثانی سر برآوردہ در مرکز دائرہ
اولے محو گردیدند معاذ اللہ کسے انفکاک صفات از ذات تصور

مین نزدیک گمان میرے بندہ کے ہون اسکے ساتھ ۱۲

نکند بحکم المرء مع من احب مطابق مطلوب ذات مجردہ
رامشہود گردانند کہ محبوب اوست نہ آنکہ در نفس الامر واقع است
ای جان من وای جانان من بگوش جان بشنو وآگاہ باش
مصداق وجود سہ اند۔ واجب الوجود۔ وممتنع الوجود۔ وممکن
الوجود۔ واجب الوجود آن کہ هستی او بذات او وموجودیت او
واجب۔ ممتنع الوجود آنکہ عدمیت او ونابودنش لازم
ممکن الوجود آنکہ عدم ووجود او مساوی باشد یعنی کس نمیرسید

آدمی اوسیکے ساتھ ہے جسکو اوسنے دوست رکہا ہے ۱۲

کہ موجود کدام ست و معدوم کہ از وجود او چیزے نمی زاید و از عدم او نقصانی
نہ مے آید ظہور و نمود وجود او از دیگرے چونکہ در موجودیت محتاج دیگر
باشد در امورات خود بطریق اولی محتاج تر باشد پس حاجت روای جمیع
موجودات و ممکنات حبیب اوست صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کہ مرکز
جمیع موجودات و معدن جمیع جواہرات حافظ شیراز رحمۃ اللہ علیہ میفرماید ع

بزیر زلف دوتا چون گذر کنی بنگر کہ از یمین و یسار ت چہ بیقرارانند

یعنی گنہگاران امت و غربای وادیہ وحشت عزلت گیر زاویہ آن گیسو
رسانند ہرگاہ نظر ایزدی بر جمال محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم
افتد ہمان زمان بے گفت و شنود و بے تگ و پو آزادگی امت مرحومہ
بلکہ جمیع امم خواہد شد خوشا نصیب گرفتاران گیسوئے مبارک و
آشفتگان روے با ملاحت حافظ شیراز فرماید رحمۃ اللہ علیہ ع

خلاص حافظ ازان زلف تابدار مباد کہ بستگان کمند تو رستگارانند

ای جان من و ای جانان من دائرہ امکان بر دو قسم ست یکی عالم امر
الطف و دیگر عالم خلق مکدر عالم امر فوق عرش و عالم خلق تحت عرش

باین صورت

اَی جان من	اخفیٰ	بگوش جان بشنو
درمیان	خفی	ذات و
صفات	سرّی	نسبت
اصلیت	روحی	وظلیت
کہ ثابت	قلب	ست
	عرش	
تصوراً	نفس	نہ آن کہ
زماناً بے تصور	نار	ذات تصورِ
صفات محال صفات	باد	کہ در مرتبہ ثانی
	آب	
	خاک	

متوارے شوند حکم ظلیت دارند سابق ترین صفات حیٌّ ست پس اَللهُ حَیٌّ اصل و عَلِیْمٌ ظل او اللهُ عَلِیْمٌ اصل و مُرِیْدٌ ظل او اَللهُ مُرِیْدٌ اصل و قَدِیْرٌ ظل او اَللهُ قَدِیْرٌ اصل و سَمِیْعٌ ظل او اَللهُ سَمِیْعٌ اصل و بَصِیْرٌ ظل او اَللهُ بَصِیْرٌ اصل و کَلِیْمٌ ظل او اَللهُ کَلِیْمٌ اصل و مُتَکَوِّنٌ ظل او وقس علی ہذہ الصفات الزائدۃ الی ظہور الفعل۔ آگاہ باش لطائف عالم امر چون کہ ظلال اسما و صفاتِ زائدہ و ظلال افعال الٰہ اند در مرآت کن ظہور فرمودہ جلوہ گر گردیدند لطیفہ اخفیٰ ظل اول لطیفہ خفی ظل ثانی لطیفہ سرّ ظل ثالث لطیفہ روحی ظل رابع لطیفہ

قلبی ظل خامس ہر یک بمدارج خویش بقرب ایزدی در پیش لطائف عالم
خلق لطیفہ نفس و لطیفہ نار و لطیفہ باد و لطیفہ آب و لطیفہ خاک ہر یک اینہا
کدورتے وخساستے ودنائتے کہ دامنگیر حال دارند در گرداب بعد
افتادند ای جان من وای جانان من ہر چہ در عالم کبیرست نمونہ آن
در عالم صغیر عالم صغیر اصل آن فرع وگوشوارہ آن شرح لطائف عالم امر
کہ در عالم کبیر اند ظلال آنہارا در عالم صغیر جا دادہ و ودیعت نہادہ راز
محبتے وجذبے پنہان داشتہ جامعیت کلی عنایت فرمودہ خلعت خلافت
در بر پوشانیدہ مسجود الیہ جمیع ممکنات گردانید سبحان اللہ عجب جامعیت
ست کہ موجب خلافت گردیدہ مرتبہ کروبیان راپس انداخت ازانجا
کہ جبرئیل علی نبینا وعلیہ السلام فرمودے اگر یک سر موی برتر پرم
فروغ تجلی بسوزد پرم ای جان من انسان کہ مرکب از لطائف اربع
عالم خلق ست حاصل خود لطیفہ نفس دارد کہ بَیْنَ الْمُحِبِّ وَالْمَحْبُوْبِ
فاصل حتے کہ دم انا الموجود میزند و خدارا نمے شناسد بلکہ دعواے
خدائی میکند پس بدترین موجودات ومخلوقات وکمترین معقولات و
محسوسات اوست حدیث قدسی دَعْ نَفْسَكَ فَاِنَّهَا مُعَادَاةٌ
لِیْ ورشان او وتیغ رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَی الْجِهَادِ
الْاَکْبَرِ برجان او ومقابلہ ازین دشمن قوی امر سرسری نیست

از جان گذشتہ و دست از سر خود شستہ بر توسن فنا نشستہ رو بروے
محمدی المشرب بمیدان بیاید امید فتح عظیم و ظفر جسیم ست ای جان من
وی جانان من محل لطیفہ قلب زیر پستان چپ بفاصلۂ دو انگشت مایل
بہ پہلوست و محل لطیفہ روح زیر پستان راست بفاصلۂ دو انگشت
و محل لطیفہ سر برابر پستان چپ بفاصلۂ دو انگشت بطرف سینہ و محل
لطیفۂ خفی برابر پستان راست بفاصلۂ دو انگشت بطرف سینہ و محل
لطیفۂ اخفے در وسط سینہ بر خر مہرۂ سینہ و محل لطیفۂ نفسی در وسط
پیشانی و محل لطیفۂ قالب کہ مجموعۂ لطائف عشرہ است از سر تا پاست
ای جان من پیران ما رحمہم اللہ تعالے اطلاق قلب بر سہ چیز نمودہ اند
اول مضغہ و دیگر ظل قلب حقیقی کہ ثابت بر مضغہ است و سوم حقیقت
جامعہ پس چشم سر بستہ زبان بکام چسپانیدہ و خود را بطرف قلب متوجہ
کردہ قلب را بہ اللہ تعالے متوجہ نمودہ مفہومش بیچون و بیچگونہ در خیال
داشتہ با وجود عریانی لباس مستجمع جمیع صفات کمالات و منزہ عن
جمیع نقصانات را در بر پوشانیدہ از خود و از خودی خود غافل شدہ
موافق فرمودۂ حافظ شیراز رحمۃ اللہ علیہ ؎ نیست بر لوح دلم جز الف
قامت دوست ؛ چہ کنم حرف دگر یاد نداد استادم ؛ اللہ اللہ ذکر کند
و صورت شیخ را روبروے خود یا اندرون دل خود و یا خود را بصورت

شیخ تصور دیدہ خیال کند کہ فیض از باریتعالی بر قلب شیخ می آید واز آنجا
بر قلبِ من میرسد آین را ذکر رابطہ گویند و بے ذکر رابطہ فتح باب بطون
محال و طالب عریان از حال ہر قدر کہ رابطہ پُر غلو باید سلوک علو آیجانِ
ذاکر بے رابطہ غیر واصل و صاحب رابطہ اگرچہ بے ذکر باشد الرابطہ
شیئ عجیب و غریب فی المرتبۃ الاولی فنا فی الشیخ
وفی المرتبۃ الثانیۃ فنا فی الرسولؐ وفی المرتبۃ
الثالثۃ فنا فی اللہ شیخ فنا فی الرسولؐ باشد و رسولؐ فنا
فی اللہ حتے کہ حرکت قلبی مفہوم گردد پس بالحاظ جمیع شرائط ہر آن و ہر
زمان در بحر حرکت مستغرق باشد آی جانِ من وای جانانِ من
امورات دینی و دنیوی منحصر بر حرکت لسانی قلب کہ بحرکت بود
یا از حرکتِ او سالک را تمیز نبود از نعمتِ دینی محروم و مختوم قسمتہ
بحرکت آمد و حرکتش متمیز ذاکر گردید بشارت فاذکرونی
اذکرکم بگوشِ جان رسیدہ جان را تازگی و ایمان را فرحت بی
اندازگی بخشیدہ آی جانِ من ہنوز نسبت ذاکر و مذکور باقی ست
جزا اذکرکم کافی چون این نسبت از میان محب و محبوب میان
بر نسبت محبوب محب را در برگرفت و تمیز غیریت از خود رفت حضرت
شاہ شرف بوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ میفرماید ؎ تو مباش اصلا کمال این

ست و بس ، رو در و گم شو وصال اینست بس ، ای جان من و ای جان جانان من تمیز

از میان برخیزد نہ آنکہ غیریت عینیت گردد ہذا محال شرعی و عقلی
فَالرَّبُّ رَبٌّ وَالْعَبْدُ عَبْدٌ سبحان اللہ عجب معاملہ ایست
عجیب و غریب غیریت و عینیت ہر دو رخت بر بستند و از محبوب
حقیقی دور تر افتادند درینجا دقیقہ ایست غیریت کہ دامنگیر سالک
بود آنرا دور نمود اگر بوی عینیت بدماغ محبوب رسد تعین غیر این
خود داند از مرتبہ محبوبیت فرو افتد پس نہ غیریت ماند و نہ عینیت
گرفتاران عقل عقیل اَلضِّدَّانِ لَا یَجْتَمِعَانِ گفتہ اند حاکمان
شرع شریف آنرا جمع فرمودہ ای جان من و ای جانان من این ابتلا
واضح گردانیم کہ از پیران ما رحمہم اللہ تعالیٰ رسیدہ است بگوش ہوش
استماع کنی آہن کہ در آتش خود را سوخت غیریت را پاک سوخت
با وجود عینیت افعالی و صفاتی غیریت ذاتی ست آن گل و لایت
ست و این ثمرہ نبوت صاحب ولایت عینیت صفاتی و افعالی
را محمول بر ذات کردہ غائب را بر شاہد تصور دیدہ عینیت ذاتی خیال
کردہ مترنم بوحدت وجود ست صاحب نبوت کہ حدت بصر دارد غیریت ذاتی
را معائنہ فرمودہ حاکم با ثنینیت ست ازانجا کہ سید المرسلین و خاتم النبیین
صلوات اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ اجمعین فرمودہ اند اَنَا بَشَرٌ

ترجمہ بین السطور ہے

مّثلکم یوحی الیّ و او سبحانہ در قرآن مجید ارشاد فرمودہ سبحان
الذی اسری بعبدہٖ الی آخر و نیز کلمۂ شہادت دال بر آنست
و اشہد ان محمدا عبدہٗ و رسولہٗ اگر شخصے بجای عبدہٗ و رسولہ
وحدہٗ لاشریک لہٗ گوید پا از دائرہ اسلام بیرون کشد و در تہلکہ ابدی
افتد پس صاحبان ولایت ہرچہ بگویند و بکنند مقبول و مرغوب محبوب
ست و مقلدانِ ایشان مردود و تقلید مجتہدانِ دین رضی اللہ تعالیٰ
عنہم محمود خطای این بزرگواران امید ثواب دارد نہ موجب عذاب
مجنون کہ انا لیلیٰ گفت عند اللیل و عند الناس مرفوع و از دیگری نامسموع
پس مسئلہ وحدت الوجود نفس الامری نیست بلکہ نفس الامری اثنینیت
ست کہ انبیا صلوات اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بتبلیغ آن مستحق اند
از انجا کہ فرمودہ اند لا الٰہ الا اللہ آدم صفی اللہ۔ و لا الٰہ
الا اللہ نوح نبی اللہ۔ و لا الٰہ الا اللہ ابراہیم خلیل اللہ
و لا الٰہ الا اللہ داؤد خلیفۃ اللہ و لا الٰہ الا اللہ یوسف
صدیق اللہ۔ و لا الٰہ الا اللہ موسیٰ کلیم اللہ۔ لا الٰہ
الا اللہ عیسیٰ روح اللہ و لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ و علیٰ آلہٖ و صحبہٖ و سلم علیٰ ہذا القیاس جمیع انبیا
صلوات اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین با وحدانیت خدا رسالت خود جمع فرمودہ اند

وہر دو را جزءِ ایمان گردانید شخصے از ین ہر دو یکی را فرو ریزد دست از ایمانِ خود
بشوید اگر مسئلہ وحدت الوجود نفس الامری بودی انبیا صلوات اللہ علیہم
اجمعین ہرگز برخلافِ آن حکم نکردی آی جان من وای جانانِ من تمام
کلام مجید مملو بر اثنینیت ست ومشروح بر غیریت از آنجا کہ فرمودہ اند
وھو معکم اینما کنتم[۵۱] نحن اقرب الیہ من حبل
الورید[۵۲] یحبہم ویحبونہ[۵۳] یا ایھا الناس اعبدوا
ربکم الذی خلقکم[۵۴] الی اخرہ ۔ قل ھو اللہ احد اللہ
الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد[۵۵]
اینہمہ ضمائر کہ راجع اند دال بر وحدت وجود اند یا بر غیریت وجود
اثنیان متغایران قضیہ مقررہ است قل بر ذاتی دال ست وہو اللہ
بر ذاتے دیگر۔ اگر وحدت وجود بودے گنجایش قل ہو اللہ نبودی
پس سوال وجواب وثواب وعقاب مبنی بر غیریتِ وجود ست
نہ بر عینیتِ وجود اگر وحدت وجود بودے سوال از کہ شدے
وجواب از کہ طلبیدی بشارتِ ثواب کرا وخسارتِ عذاب کجا آی
جان من وای جانانِ علما اہل سنت وجماعت شکر اللہ تعالی
سعیہم فرمودہ اند حقایق الاشیاء ثابتۃ یعنی اشیا مختلفۃ الحقایق اند
وماہیات ایشان قائم ودائم تبدل را دراو راہ نیست چنانکہ حقیقت

[۵۱] اللہ تعالی ساتھ ہمارے ہے اس طور سے کہ شان کو اسکے سزاوار ہے
[۵۲] اللہ تعالی نزدیک زیادہ ہے میرے تئیں میرے سے ۱۲
[۵۳] دوست رکھتا ہے اللہ تعالی ہمارے تئیں اور دوست رکھتے ہیں ہم اللہ تعالی کے تئیں ۱۲
[۵۴] اے لوگو عبادت کرو تم تمہارے پروردگار کی جسنے تمکو پیدا کیا ۱۲
[۵۵] کہو اے محمد وہ اللہ ایک ہے اللہ بے احتیاج ہے نہیں جنا اسنے اور نہ جنا گیا اور نہیں ہے واسطے اسکے برابری کرنے والا کوئی ۱۲

آب سرد و نرم و حقیقتِ آتش گرم پس ثبوت العینیۃ فیہما یخرج من
عقائد اہل السنۃ والجماعۃ ای جانمن او سبحانہ در قرآن مجید ارشاد فرمود
وَاللّٰہُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ غنائیتِ ذاتی و بیچونیت صفاتی
مراحدیت راست محتاجیت ذاتی و انکساریت صفاتی مرعبدیت را

ثبوت العینیۃ بین العبد والرب محال و فی معاملۃ الابدیۃ زوال
ای جانمن و ای جانامن اینہمہ دلائل شرعیہ کہ شنیدی اگر راہ انصاف
راپوئی و جان و ایمان را آب شرع شوئی یقین بدانی کہ مسئلہ وحدت
الوجود و عینیت عبد و رب حق نیست و نہ نفس الامری بلکہ نفس
الامری غیریت و اثنینیت ست طرفہ تر معاملہ ایست با وجود غیریت
و اثنینیت قول صاحبانِ ولایت حق ست کہ غیر حق را نمی بینند و نہ
شناسند و نہ دانند و در دیدہ و دانش ایشان رضی اللہ تعالیٰ عنہم
حق ست پس حق را می بینند و حق را می شناسند و حق را میدانند
از آنجا کہ فرمودہ اند ست دیدہ غیر ترا نمی بیند یک قسم صد قسم ہزار قسم
دیگری میفرماید ست بو کہ بوئی بشنوم از بوی او مست قسم بی خرد
کوی او ثالثی میسراید ست دیدہ بکشا و جمالِ یار بین ہر طرف ہر سو رخِ
دلدار بین رابعی میفرماید ست امروز چون جمالِ تو بے پردہ ظاہرست
در حیرتم کہ وعدۂ فردا برای چیست خامسے میسراید ست ہر جا آید در نظر انجم

وشر، جملہ ذات حق بوداے بے خبر، اوست در ارض وسما ولامکان، اوست در ہر ذرہ پیدا ونہان، اوست پیدا ونہان وآشکار، جلوہ گر دست در ہر شی نگار، سا دے میفرماید

ہر کہ ازین دیدہ وارین دید ندید دیدہ اش کور ز غفلت ہمہ او بود ندید
ہر لحظہ کہ در شوق جمال تو شدم غرق جز روئے تو پیش نظرم جلوہ گری نیست
در صومعہ زاہد و در خلوت صوفی جز گوشہ ابروئے تو محراب دعا نیست

محبوب حقیقی ومرغوب تحقیقی راکہ در پردہ غیب الغیب مستور ومسرور بود از سمع بہ بصر واز گوش بآغوش آوردہ غیریت را از غلبہ احوال بہ عینیت مبدل گردانیدہ بزیور بہٖ یطعم وبہٖ یشرب وبہٖ یتکلم وبہٖ یمشی متجلی شدہ بایمان شہودی وگمان وجودی خرسند اند بہترین امتان ایشان اند وخوشترین زمان درویشان اند مقبولان خدا ومحبوبان رسول خدا اند دین ودنیا از نفس نفیس ایشان قائم وآوشان در صلوۃ دائمی دائم۔ حافظ شیراز رحمۃ اللہ علیہ مے فرماید

روضہ خلد برین خلوت درویشان ست مایہ محتشمی خدمت درویشان ست
قصر فردوس کہ رضوانش بدربانی رفت منظری از چمن نزہت درویشان ست
آنکہ پیشش بنہد تاج تکبر خورشید کبریائیست کہ در حشمت درویشان ست

دولتی را کہ نباشد غم از آسیب زوال بے تکلف بشنو آن دولت درویشان است

اے جانمن وای جانانمن وَهُمْ قَوْمٌ لَا يَشْقَى جَلِيسُهُمْ وَلَا يُحْرَمُ أَنِيسُهُمْ۔ وَلَا يَخِيبُ مَسِيسُهُمْ۔ وَهُمْ جُلَسَاءُ اللّٰهِ۔ وَهُمْ إِذَا رُؤُوا ذُكِرَ اللّٰهُ۔ وَهُمْ مَنْ عَرَفَهُمْ وَجَدَ اللّٰهَ نَظَرُهُمْ دَوَاءٌ۔ وَكَلَامُهُمْ شِفَاءٌ۔ وَ صُحْبَتُهُمْ ضِيَاءٌ وَبَهَاءٌ۔ مَنْ رَأَى ظَاهِرَهُمْ خَابَ وَخَسِرَ۔ وَمَنْ رَأَى بَاطِنَهُمْ نَجَا وَأَفْلَحَ۔ آلٰہی چیست آن کہ دوستان خود را کردی ہر کہ ایشان را شناخت ترا یافت و تا ترا نیافت ایشان را نشناخت آلٰہی در محبت ایشان گرو و در جمیع امور با ویشان پیرو دار نا آنکہ خود رہ وار بحرمت حبیبہ و نبیہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم۔ اے جانمن وای جانانمن حدیث قدسی لَا يَسَعُنِي أَرْضِي وَلَا سَمَائِي وَلٰكِنْ يَسَعُنِي قَلْبُ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ

وقتیکہ قلب عبد مومن از دولت یسعنی ممتاز و سر فراز گشت دشمنان عظیم و حاسدان جسیم از راہِ حواس خمسہ خس و خاشاک را آوردہ آنرا پر کردہ مختوم میدارند و از دولت یسعنی محروم حتی کہ از غلبہ ظاہر کَالْاَنْعَام میگردو صاحب دولتے باید کہ بہ ہیچوسنے متوجہ شدہ باطن را بر ظاہر غالب ساختہ تا در کفر طریقت نہادہ

کار را باتمام رسانیده انغامیت را بانسانیت مُبدّل گرداند
و وسعت قلبی چنان حاصل نماید که بیچون درچون آرام
گیرد۔ حافظ شیراز رحمۃ اللہ علیہ مے فرماید ؎

آسمان بارِ امانت نتوانست کشید قرعۂ فال بنامِ منِ دیوانہ زدند

یعنی از حمل امانتِ بیچونی ہمہ ہا انکار کردند وابا نمودند پس انسان
پا درمیدان جرأت نہادہ آنرا برداشتہ دربحر ظلوماً جہولاً غوطہ زد وآنچنان
ظلم برنفس خود روا داشت کہ بجز جہالت و نکارت از امانت
چیزے دیگر نیافت بلکہ حیرت را نقد وقت یافت۔ ای جانمن
وای جانانِ من از لطیفۂ قلب تا لطیفۂ قالب کہ مسمّیٰ سلطان
الاذکار ست ذکر اسم ذات بارشاد صاحب ارشاد کند
و در بحر فرحت ولذت چنان غوطہ زند کہ نہ از خود اثرے
دارد و نہ از دیگرے خبرے۔ ای جانمن وای جانانمن لذات
طعام دنیوی منحصر بر مضغہ لسانی و لذات انعام اخروی
منعقد بر جسم و جسمانی ؎ چون زبان گویاست بر تو مو بمو
مو بمو ذکرِ خدا را نیز گو ۔ مو بمو کہ سالک از ذکر خدا مستلذ
میگردد نعمتیست از نعمتہای اخروی و خلعتیست از خلعتہای ایزدی این را
ولادت ثانی گویند و لادت اول از پدر و ولادت ثانی از شیخ باخبران

موجب زندگانی فانیہ و این سبب عیش ابدیہ آی جانِ من
وی جانانِ من او تعالے از قدرتِ کاملۂ خویش از جمیع عوالم
یکے عالم مثال بین الشہادت والوجوب والارواح مانند آئینہ تخلیق
کرد با وجودیکہ بود در وصورت ہائے ہمہ موجود پس نور لطیفۂ
قلب در عالم مثال زرد و نور لطیفۂ روح سرخ و نور لطیفۂ سری
سفید و نور لطیفۂ خفی سیاہ و نور لطیفۂ اخفٰے سبز در انکشافِ
این احقر نور لطیفۂ نفسی مائل بابیض و نور لطیفۂ قالب برین فقیر
چنان غالب کہ چادر سرمائی از سر تا پاست و بجریان اسم ذات
از ہر بن مومثل بوتہ ہائے سفید کہ از لمعۂ آن عالمی روشن
آے جانِ من وای جانانِ من اگرچہ ظہور انوار دلیل ست بر
صفائی لطائف والا دلیل اقوی توجہ الے اللہ ست و استقامت
بر شرع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آی جان من وای
جانانِ من مولانائے رومی رحمۃ اللہ علیہ مے فرماید ؎
ہر کہ صیقل بیش کرد او بیش دید ۔ بیگمان صورت در و آمد پدید
ہر قدر کہ شمشیر باطن را با حدیث صرفہ مصقل کردہ مصفی و متجلی
گردانید ہمانقدر احوال و مواجید تفاصیل و تقاریب عجائبات
و غرائبات را بیش دید مِن کُلِّ الْعَجَائِبِ وَ الْغَرَائِبِ

نَظَرُ الوَحدَةِ فِي الكَثرَةِ وَالتَّنزِيهِ فِي التَّشبِيهِ
ہر گاہ جواہر احدیت بشمشیر باطن برخاست کثرت آئینہ داری
او خواست پس نموداری احدیت برجاست ای جان من ممکن
در تشبیہ واجب در تنزیہ موسی علی نبینا وعلیہ السّلام کہ سرآمد محبان
و عاشقان بودند معروضہ نمودند رَبِّ أَرِنِي أَنظُرْ إِلَيْكَ
جواب آمد لَن تَرَانِي وَلَٰكِنِ انظُرْ إِلَى الْجَبَلِ ای موسیٰ
تنزیہ را بغیر تشبیہ دیدن نہ میتوانی بلکہ ازخود درمانی وای موسیٰ
تنزیہ صرفہ را کہ می بیند سرآمد محبوبان و برآمد معشوقان حبیب
ماست و رسول ماست صلّی اللہ تعالی علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کہ
این نعمت بی پایان و این دولت بیکران در او ودیعت نہادہ
اند و این کرامت عظمی غیر او را نہ بخشیدہ ای جانِ من وی جانانِ
من این را بمثالی واضح ولایح میگردانم بگوشِ ہوش استماع فرمای
آئینہ کہ زید را می بیند بلاشبہہ ذات او را مے بیند و ہرکہ
در آئینہ می بیند بغیر تشبیہ نہ می بیند پس آئینہ احمدی صلی
اللہ تعالی علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کہ تعین اول ست تنزیہ صرفہ
را می بیند و غیر او صلّی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم چہ انبیا و چہ اولیا
بغیر تشبیہ نہ می توانند دید شیخ رحمۃ اللہ علیہ ثمر خوارِ باغ کہن

و آسرار شمار زمین و زمن اِشارۂ بہ تجلی صوری نمود از آنجا کہ
ارشاد فرمودے بے گمان صورت در او آمد پدید ؛ یعنی سالک
در آن زمان بصورت خود متجلی میگردد در ین آوان صورت
مثال آن زمان بمیان آمد آئینہ قصیر باشد و یا طویل مربع
باشد یا مستطیل بہ ہیأتش مرئی متجلی میگردد فافہم
فَاِنَّھا مَعَارِفُ دَقِیْقَۃٌ لَطِیْفَۃٌ شَرِیْفَۃٌ کسے درینجا
حلول و اتحاد نہ فہمد کہ آن کفر و الحاد ست آی جان من شئی
کہ در مرتبۂ ثانی ظہور میکند آن را تجلی می نامند پس تجلی ہر جا
کہ ظہور کند و ہر صورت کہ گیرد شئی از صرافت خود تجاوز
نمے نماید بلکہ تجلی بر صرافت خود می ماند بہ بین تابِ آفتاب
ہر جا کہ افتد و ہر صورت کہ گیرد در صرافت و لطافتِ او
نمے افزاید و کسافت بر او غالب نمے آید پس طالب الصور
خود متجلی شدن بعید از نقل و عقل نہ حافظ شیراز رحمۃ اللہ علیہ
میفرماید ما در پیالہ عکس رخِ یار دیدہ ایم ؛ ای بیخبر ز لذت
شرب مدام ما ؛ آی جانِ من برای قوتِ قلبی ذکرِ کثیر بر اطعم
شیخ کبیر حکم اکسیر دارد حتی کہ قوتِ ارض و سما در قلب مفہوم
می گردد و بر ہر عقدۂ کہ متوجہ مے شود ہی افضل ایزدی حل

میکنی لیکن از خدا غیر خدا خواستن موجب انفعال و محنت سلوک پایال آہی جانِ من وقتیکہ قالب از ہر بن مو ذاکر گردید بہ التذاذش رگ و ریشہ فاخر مراقبۂ احدیت کہ منزل اولست باتمام رسید منزل دویم مراقبۂ معیت آہی جان من وی جانان من ہر ماتحت ظل مافوق خودست و مافوقش من حیث مجموعی خود مربی او و فیض بخشی او بر و پس ظل ہرچہ میگیرد از اصل خود میگیرد ہرچہ یابد از وصل اصل و اصل از اصل اصل الی ماشاء اللہ تعالیٰ با وجود این ہریک ظل و اصل را با ذات خاص نسبتے خاص دادہ و تجلے باختصاص بخشیدہ پس طرق من حیث الوصل سہ آمد یکے از راہ وصول کہ وسط راہ ست و دیگر من حیث نسبت خاص کہ اقرب بہ شہنشاہ ست و سوم من حیث تفصیل الاسماء والصفات ہرچند راہ سوم سیرہا عجیب و طیرہاے غریب دارد لاکن انتہا ندارد و نیز در راہ اول و ثالث حصول مطلوب ست و در راہ نسبتے وصول محبوب فَافْرُقْ بَیْنَهُمَا مِنْ دِقَّةِ النَّظَرِ وَتَحَقُّقِ الْبَصَرِ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ در بحر ہر سہ وحدت غوطہ زن بود کہ فرمود

؎ مثنوی ما دگان وحدتست ۔ وحدت اندر وحدت اندر وحدتست

و نیز ہر سہ وحدت کنایت از وحدت مبتدی و وحدت متوسط
و وحدت منتہی ست و تیقین کہ قال شیخ رحمۃ اللہ علیہ برا حدیت
و وحدت و واحدیت وال ست و مصرعہ ثانی باین معانی و تیکہ
وحدت اول در وحدت ثانی و وحدت ثانی در وحدت ثالث
فانی گردید وحدت الوحدت کہ وحدت وجود ست بر نقشا ظہور
چہرۂ خود را کشود و نیز شیخ رحمۃ اللہ علیہ میفرماید کہ دکانہای جہان
اشیا متعددہ و مختلفہ میدارند و دکان ما غیر وحدت چیزے نہ دارد
کہ در ہر گوشہ خوشۂ وحدت نہادہ است و ہر کہ بر دکان ما می
آید وحدت میخرد و وحدت می برد و خانۂ خود را بوحدت پُر میکند
و می گوید ؎ ز ساز مطرب پُر سوز این رسید بگوش ٭ کہ چوب
تار و صدا تن تنن ہمہ اوست ٭ ای جان من وای جانان من
شیخ ہرچند از ذات مجردہ دم زن و در بحر حیرت غوطہ زن لیکن جا
در صحرائے حناست و نائت پا در لنگ از ین سورہ بآن سو
نمے یابد پس توجہ کثیر موجب عقدہ کشائی ذات بی نظیر نمیگردد
و از مقام لاہو گذشتہ بمرام ہو ہو نمیرسد بلکہ ذات را متجلی بہ
صفات دیدہ باحدیت مجموعی مشرف میگردد لیکن بہ سبب نا یافتگی
محبوب افتادگی حال و در خود قیل و قال پس شخص از شبہ و مثال

واز تعینات و اعتبارات تسکین میفرماید ومیگوید که بگو وبفهم
وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ یعنے اللہ تعالیٰ با ماست چنانکہ
باشان او تعالیٰ سزاوارست ازان ذات فیض برقالب شیخ واز
قالب شیخ برقالب خود خیال کند باید کہ معیت او تعالیٰ را بہر بن مو
وبہر ذرات خود و ذرات ممکنات تصور نماید حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ میفرماید
ما در پیالہ عکس رخ یار دیدہ ایم ای بیخبر ز لذت شرب مدام ما
ای جان من وای جانان من علما معیت او تعالیٰ بعلم او میدانند
وفقرا بذات او کہ مکشوف ومشہود شان ست وپیران ما رحمہم اللہ
تعالیٰ معیت بیچونی میفرمایند بقول مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ
اتصالے بے تکیف بے قیاس ہست رب الناس را با جان ناس
ای جان من وای جانان من در مراقبۂ احدیت ذکر اسم ذات
ودر مراقبۂ معیت ذکر نفی اثبات باین طریق کہ نفس را از زیر ناف
حبس کردہ ولا را از آنجا برداشتہ تا بہ لطیفۂ نفسی بکشد و الٰہ را
برکتف راست تصور دیدہ الا اللہ را از لطیفۂ روحی وخفی واخفیٰ
وسری گذرانیدہ برلطیفۂ قلب ضرب نماید تا اثر ذکر در ہر بن مو
برسد اما سر و دیگر اعضا را حرکت ندہد ذکر خیالی ست نہ لسانی
نفس را بر عدد طاق فرو گذارد وبوقت گذاشتن نفس اسم مبارک

نفی اثبات

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم صنم نماید اگر حصر نفس ضر نکند و الا بحصرش نفی و اثبات بکند و معنی کلمہ طیبہ را یعنی نیست ہیچ مقصودی بجز ذات پاک ملحوظ خاطر دارد و مفہوم متوسط کہ در کوئے طریقت قدم نہادہ نیست ہیچ موجودی بجز ذات پاک و معلوم منتہی کہ از تمیز دم زدہ نیست ہیچ معبودی بجز ذات پاک نفی اثبات ذکریست غریب و فکریست عجیب کہ ہوش را فراموش میکند و محجوب را در آغوش جذب رامی شاید و مستی را بیفزاید ھذا طوق سکر فی عنق صحو ہر قدر کہ فنا مے کند بقا را سببی و غنا را علتی و وقت غلوش بیخش از ناف تا بہ تحت الثری فرو میرود و سرش از لطیفہ نفسی سر بر آوردہ تا بہ فلک الافلاک و از فلک الافلاک تا بدائرہ امکان منتہی شدہ ہمہ را تحت لا آوردہ فنا می سازد پس سالک در بحر وجوب غوطہ خوردہ غیر محبوب حقیقی و موجود خارجی دیگری نہ مے بیند و نہ مے شناسد و نمیداند بقول قایلی ؎

بدریای شہادت گر نہنگ لا برآرد ہو تیمم فرض گردد نوح را در عین طوفانش

نوح کہ وا بندہ نفس لامری و یا بندہ عبدیت خویش و مخلوقیت در لش با وجود اصلیت وضو کہ کنایت از اثنینیت ست در آن طوفان تیمم کہ اشارت از وحدت وجود ست فرض میگردد یعنی از غلبہ

احوال اصل مغلوب و مستور فرع غالب و مشہور وقتیکہ احوال فرد نشست و بکلیت رخت بربست اصل برخاست وجائے خود گرفت نہ مے بینی کہ بلبل باغ کہن و سرور زمین و زمن چہ مے سراید اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحٰى اِلَیَّ مولانا رومے رحمۃ اللہ علیہ مے فرماید ؎ گرچہ قرآن از لب پیغمبر ست ؛ ہر کہ گوید حق نگفتہ کافر ست ؛ اے جانِ من وای جانانِ من صوفیہ رحمۃ اللہ علیہم دو فریق اند۔ فریقے بوحدت وجود۔ و فریقے بوحدت شہود وحدت وجود یعنی ہمہ اوست و وحدت شہود یعنی ہمہ از وست۔ ای جانِ من وای جانانِ من بگوش ہوش بشنو و منزل مقصود را براہِ انصاف رو و در ہر امر مدقق شدہ صاف صاف شو وحدت وجود گفتن و شنیدن و دانستن بعید از عقل و نقل و حدت وجود گردیدن و شدن و بودن جنتیت بی نشان و زیوری ست بیکران کہ غیر محبوب را نمے دہند محبوب مردی ست کہ ہستی خود را فنا کردہ قبائے بشری را دریدہ زیور احدیت را پوشیدہ و ثمرۂ وجوبیت را خوردہ دردیدہ و دانشش غیر وحدت نماند وحدت میداند و وحدت میگوید و وحدت مے شنود ؎

زیورِ محبوب وحدت آمدہ   من بجز وحدت بکثرت نامدہ

کثرتِ مخلوق را نا دیده ام
من بجز وحدت دگر ناخوانده ام

وحدتِ محبوب دارم درکنار
وحدت محبوب یارم درکنار

ای که وحدت آمده ایمان ما
بر همان وحدت فدا شد جان ما

وحدتم جانِ جهان را پر کند
وحدتم هر دو زمان را پر کند

وحدتم از یارِ من دلدارِ من
وحدتم هر جا بود غمخوار من

وحدتم آرم ز جانان برخورم
وحدتم دارم ز جانان سر برم

وحدتم در وحدتم در وحدتم
هر زمان در وحدتم در وحدتم

وحدتم هر جا بود مولائے من
وحدتم هر آن بود سودائے من

قبل ازین فرمود مولای زمان
شاد باد ارواح او در آن جهان

مثنویِ ما دکانِ وحدت ست
وحدت اندر وحدت اندر وحدت ست

من بجز وحدت ندانم هیچ شئے
من بجز وحدت نخوانم هیچ شئے

وحدتے دارم نهان و ظاهرم
وحدتے دارم از آن من طاهرم

وحدتم آمد قبائے جان و تن
وحدتم آمد نهالی زان چمن

من به بطن مادرم وحدت نهان
چون شدم ظاهر همان وحدت عیان

من بوحدت شیر مادر خورده ام
من چه وحدت بر دهان آورده ام

ای شبابِ من ز وحدت شاد شد
این زمان پیرم ازان آباد شد

وحدتم در نزع جانِ من شود
وحدتم در گورستانِ من شود

وحدتم در حشر دارم پیش و پس　　وحدتم در وحدتم این بس ہوس
مسکن مسکین وحدت شد عیان　　معدن مسکین وحدت بے نشان
حمد للہ من کمان وحدتم　　حمد للہ من نشان وحدتم
حمد للہ من شاہی وحدتم　　حمد للہ من ہماے وحدتم
حمد للہ من فناے وحدتم　　حمد للہ من بقاے وحدتم

ای یارِ جانی وای عاشقِ لاثانی محبوبِ تو در خارج موجود فردیت و بیچونیت زیور محبوبیت بقول علماے مجتہدین رضے اللہ تعالے عنہم لاضد لہ و لاند لہ و لا مثل لہ یعنی در خارج مثلے ندارد و نہ ضد بذاتِ خود و بصفاتِ حقیقیۂ خود در خارج موجود و موجودیتِ او خود بخود و عالم در پردۂ عدم بے قیل وقال بوجود ظلیت در وہم وخیال بمثالے واضح ولایح گردانیم ہوش دار و گوش را بر آن آر شخصے در آئینہ و بیرون آن موجو دست مگر در آئینہ بوجود ظلیت در وہم وخیال و بیرونش بوجود اصلیت در ہمہ حال ای جان من و ای جانانِ من ہرچہ از وجود و لوازم و توابع او ثابت کنی بر ہر دو ثابت آید مگر بروجود خارجی بطریق اصلیت و بروجود ذہنی بطریق ظلیت و قبل اثبات آن ذات عین

در عین تو او ست در او ست نہ غیر و غیریت در او ست و تخصیص
از ملبوس مستعار خود در کمال انفعال حتے کہ خود را عریان می
بیند و عریان مے داند و عریان مے یابد پس وجدانش حکم عریانے
میکند و مے گوید کہ ہمہ او ست یقین کہ مستعاری دم از مالکی
زند و قدم در راہ صاحبی نہد دال بر سفاہت ست و مآل بر
قباحت ای جان من تعدد ذہنی مزاحم وحدت خارجی میگرد
پس نظر بخارج ہمہ او ست گفتن بعید نہ از عقل و نہ از نقل بلکہ
معنے ہیچو نی ہمین ست و دعوت اسلام برین وحدت الشہود
یعنے ہمہ از و ست آنچہ علماے اہل حق یعنی علماے سنت
جماعت شکر اللہ تعالے سعیہم ارشاد فرمودہ اند اَللّٰہُ خَالِقٌ
وَمَا سِوَی اللّٰہِ مَخْلُوقٌ نسبت خالقیت و مخلوقیت کہ بین
الرب والعبد ثابت نمودہ اند چہ بلا زیبا کردہ اند پس گوہر ایمان
وجوہر ایقان ہمین ست و اتفاق انبیا صلوات اللہ تعالے
علیہم اجمعین برین ست چون کہ اولیا را مت رحمۃ اللہ تعالے
علیہم قدم کہ در طریقت مے زنند و راہِ قرب را مے پویند
حتے کہ وصل عریان میجویند بجاے میرسند کہ غیر جمال محبوب
حقیقی و کمال مطلوب تحقیقی دیگرے مشہود نمے گرد دو در

نظر بصیرت محمود نمے آید واصلے میفرماید ؎

در بزم وصال تو بہنگام تماشا ٭ نظارہ ز جنبیدن مژگان گلہ دارد

از جنبیدن مژگان خیال خویش کہ در پیش ست با وجود بود خود را نابود کردہ گو ہر موجودیت را نثار بر جمال یار مے سازند و مشاہد دلدار میباشند در آن زمان شہود شہود او و بود بود او پس ماسوی اللہ موجود لیکن در نظر سالک مستور و مغلوب بروز شہود آفتاب ست نہ نمود ستارہ پس بیچارہ سالک کہ ابن الوقت ست با وجود موجودیت ستارہ بعدومیت رفتہ و گفتہ کہ نیست ہیچ موجودے بجز ذات پاک موافق فرمودہ عارفے و سالکی ؎

صوفی ابن الوقت باشد ہر زمان ٭ آن ابوالوقت ست نادر در جہان

یعنی ابن الوقت مغلوب الاحوال ست و ابوالوقت غالب شاہ بازی ست کہ نظرش تیز بین ست و تابع نبیین با شہود آفتاب ستارہ ہا را مے بیند و مے گوید اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ پس اللہ موجود ست و ماسوے اللہ نیز و این دید تحقیقیت نہ تقلیدی و نہ احوالی بلکہ نفس الامری آہی یار جانی وی عاشق لاثانی چون کہ در مراقبہ معیت پردہ ظلال روپوش جمال یار ست آہ و نالہ ذوق و شوق بے تابی و

بیہوشی صداے عاشق زارست ہ

عاشقان را سہ نشان آی پسر ٭ آہ سرد و رنگ زرد و چشم تر

قریب موت ظاہری مو داری این نشانی ست پس عاشق

صادق کہ در بحر مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا مستغرق ست

نشانیہاے مسطورہ را مستحق ترست آی یار جانی وای عاشق

لاثانی اگرچہ در مراقبہ احدیت مبدأ فیض ذاتی ست کہ مستجمع

جمیع صفات کمالات ست و مُنَزَّہ عن جمیع نقصانات لاکن توجہ

سالک اولاً و ثانیاً بطریق ادب طرف فوق ست و مورد فیض

لطائف سبعہ حافظ شیراز رحمۃ اللہ علیہ مے فرماید ہ

تیمار غریبان سبب ذکر جمیل ست ٭ جانان مگر این قاعدہ در شہر شما نیست

یعنی جانانِ من جمیل مطلق ست و موصوف بصفات برحق تیمار

غریبی لزوم آن جمیلی و آلحق کہ تیمار غریبے را بیچونیت حقیقی

و استغنائیت تحقیقی چہ رسد آی یار جانی وای عاشق

لاثانی اگرچہ مقامات بیچونی و منازلات رہنمونی نظر بہ بیچونی

غیر منتہی لاکن بنظر سالک منتہی مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ

مست بادہ بیچونے مے فرماید ہ

گر بریزی بحر را در کوزۂ ٭ چند گنجد قسمت یک روزۂ

لہذا پیران ما رحمۃ اللہ تعالے علیہم ارشاد فرمودہ اند در مراقبۂ احدیت توجہ سالک کہ بطرف فوق بود مضمحل شدہ احاطۂ شش جہت نماید گویا دائرۂ مراقبۂ معیت را با تمام رسانید مولانا رومی میفرماید

من چگونہ ہوش دارم پیش و پس گر نباشد نور یارم ہم نفس
نور او در یمین ویسر و تحت و فوق بر سرم بر گردنم چون تاج وطوق

ای یار جانی وای عاشق لاثانی مرتبۂ نبوت کہ اقرب ترین مقامات ست مبدا فیضش ذات بحت کہ اعلی ترین تعینات ست مرتبۂ ولایت کہ فنا و بقائے افعالی وصفاتی ست ماتحت مرتبۂ نبوت ظل نبوت ست پس ولایت نبی زیر قدم نبی میگویند کنایت ازین معانیست پس پیران ما رحمۃ اللہ تعالی علیہم مراقبات لطایف خمسۂ عالم امر در دائرہ ثانیہ کہ دائرۂ ظلال اسماء و صفات ست و ظہور معیت محبوب بیچون ہم در اینجاست میفرمایند۔ مراقبہ لطیفۂ قلبی از تجلیات افعالیہ الٰہیہ فیض مے آید بر قلب مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم و ازانجا فیض مے آید بر قلب مبارک حضرت آدم علیہ السلام و از آنجا فیض مے آید بواسطۂ قلب مبارک پیران کبار و بواسطۂ قلب مبارک پیر من بر قلب من وقتیکہ از غلبات احوال

لطیفۂ قلبی

افعال خویش و افعال جمیع ممکنات را معدوم یافت و خطورات
غیر غیر مفہوم و غیر معلوم حتی عمر ہزار سالہ بد ہند بلیت
غیر تو ہرگز ندارم ای خدا پس چرا در دل گذارم ای خدا
در ینوقت از دولت فنائی قلبی مشرف گردید و بقاے لطیفہ
قلبی نظارگی جمال افعال محبوبی و لایت این لطیفہ زیر قدم مبارک
حضرت آدم علی نبینا و علیہ السلام ست پس درین زمان
سالک ذی امان از خلعت آدمی المشرب مشرف گردید۔
مراقبۂ لطیفۂ روحی۔ از تجلیات صفات ثبوتیہ الٰہیہ فیض مے آید
بر روح مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم
و از آنجا فیض مے آید بر روح مبارک حضرت نوحؑ و حضرت
ابراہیمؑ علیہما السلام و از آنجا فیض مے آید بواسطۂ روح مبارک
پیران کبار و بواسطہ روح مبارک پیر من بر روح من چون سالک
بیچارہ درین وقت کہ ابن الوقت ست از سکر وقت صفات
خویش و صفات جمیع ممکنات را مسلوب و غیر محسوب می بیند
بُشریٰ لہ ھذا فناءِ روحی وقتیکہ جمال صفات اللہ کہ
کمالش لاھو ولا غیرہ است متجلی گردد ھذا بقاءِ روحی
ولایت این لطیفہ زیر قدم مبارک حضرت ابراہیم علی نبینا و

علیہ السّلام ست پس ہر کرا احوال این لطیفہ از لطائف دیگر غالب آید آن را ابراہیمی المشرب گویند۔ مراقبہ لطیفہ سرّی از تجلیات شئونات ذاتیہ الٰہیہ فیض مے آید بر سرّی مبارک حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم واز آنجا فیض مے آید بر سرّی مبارک حضرت موسیٰؑ علیہ السلام واز آنجا فیض می آید بواسطۂ سرّی مبارک پیران کبار و بواسطۂ سرّی مبارک پیر من بر سرّی من وقتیکہ سالک گوہر وجود ظلی و وہمی را بر جمال محبوب خارجی نثار کرد مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ میفرماید بیت

جملہ عالم خود عرض بودند تا اندرین معنی بیامد ہل أتیٰ

ہذا فناء سرّ ہے و دیدن جمال یار در ہر بار در سر و اظہار لبشری لہ ہذا بقاء سر ہے ولایت این لطیفہ زیر قدم مبارک حضرت موسےٰ علی نبینا و علیہ السلام ست ہر کرا احوال این لطیفہ از لطائف دیگر غالب آید آن را موسوی المشرب میگویند۔ مراقبہ لطیفہ خفی از تجلیات صفات سلبیہ الٰہیہ فیض مے آید بر خفی مبارک حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم واز آنجا فیض مے آید بر خفی مبارک حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ السّلام واز آنجا فیض مے آید بواسطۂ خفی مبارک

مراقبہ لطیفہ سرّی

مراقبہ لطیفہ خفی

پیران کبار و بواسطۂ خفی مبارک پیرمن برخفی من آمی یار جانی وآے
عاشق لاثانی ظہور تجلیات از صفات سلبیہ معنی ندارد کہ الضدان
لایجتمعان لیکن از آنجا کہ جزء ثانی مفید تنزیہ سبحانی ست ظہورات
وتجلیات رامعنے لاثانی ست بیت در نمک افتاد و چیزی شد
نمک ؎ زاین سخن احسن ترین از مردمک ؎ ھٰذا فناءُ خفے
و در آن فنا خلعت بقا یافتن بشریٰ لہ ہٰذا بقائے خفی و ولایت این
لطیفہ زیر قدم مبارک حضرت عیسیٰ علیہ السلام ست پس ہر کرا
احوال این لطیفہ از لطائف دیگر غالب آید آن را عیسوی المشرب
میگویند۔ مراقبہ لطیفۂ اخفے از تجلیات شان جامع آلٰہیہ فیض
مے آید بر اخفے مبارک حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وصحبہ وسلم و از آن جا فیض مے آید بواسطۂ اخفے مبارک پیران
کبار و بواسطۂ اخفے مبارک پیرمن بر اخفی من مولانا رومیؒ میفرماید
مصراع اوجمیلست ویحب للجمال ؎ یعنے شان جامع مطلق کہ جمال
حق ست آئینہ جمال محمدؐی را روبروے خود کشیدہ نظارگی
جمال و کمال خویش میفرماید کُلُّهُمْ يَطْلُبُوْنَ رِضَائِي وَ اَنَا
اَطْلُبُ رِضَائَكَ خوشا نصیب گرفتار ان رضائے
محمدؐی و آشفتگان گیسوئے احمدؐی صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ

وسلم و نیز مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ مے فرماید **بیت**

جو دمے جوید گدایان و ضعاف ... ہمچو خوبان کائینہ جوید صاف

روئے خوبان ز آئینہ زیبا شود ... روئے احسان از گدا پیدا شود

مولانا رحمۃ اللہ علیہ شیخ زمن کہ ثمر خوار شجرۂ معنی کہن اند از جود ذات احد و از گدایان ذات محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم کہ ملبس بلباس عبدیت اند از ضعفا کنایت فرمودہ اند پس محبوب حقیقی آئینہ ذات محمدی را رو برو ئے خود کشیدہ روے کُنْتُ کَنْزاً مُخْفِیاً فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ را زیبا فرمود حتی کہ ظہور ربوبیت و صمدیت و محبوبیت فنا لطیفۂ اخفی گذشتن از اخلاق ذمیمہ و ردیہ خود ست و بقائے او متخلق باخلاق حمیدہ یعنی اخلاق محمدیہ صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم بشرح لہ و لایت این لطیفہ زیر قدم مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم ست پس ہر کرا احوال این لطیفہ از لطائف دیگر غالب آید آن را محمدی المشرب گویند - مراقبہ اقربیت - اے جان من

مراقبہ اقربیت

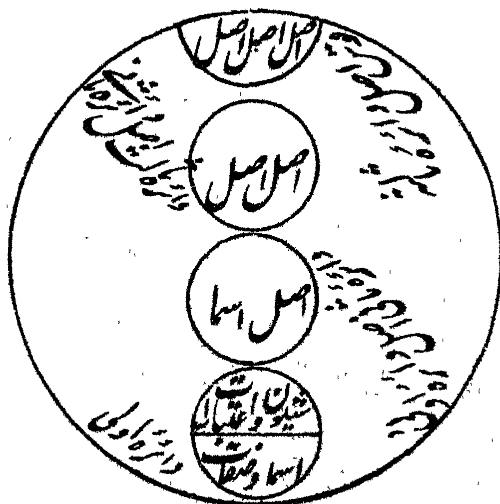
و اے جانان من لطیفۂ نفسی خلاصۂ عالم خلق کہ مہجور از حق ست کدورتے و دنائتے و خساستے کہ دامنگیر حال خود دارد از قیل و قال بیرون ست حتی کہ دم انا الموجود میزند و سر انانیت را بفلک الافلاک میرساند

بلکہ از آن ہم بالا مے رود و میگوید کہ اَنَا مَعْبُوْد وَ اَنَا مَوْجُوْد
پس جائے او صاحب طریقہ رحمہم اللہ تعالےٰ در وسطِ پیشانی
قرار دادہ سہ دائرہ و یک قوس در و متضمن فرمودہ اند دائرہ
اوّل از مصقلۂ اقربیت صاف میفرمایند باین طریق من در
دائرہ اول ہستم کہ دائرہ اقربیت ست نَحْنُ اَقْرَبُ
اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ اللہ تعالےٰ نزدیک ترست
بہ من از من از آن ذات فیض مے آید بر لطیفۂ نفسی من مع دائرہ
اوّل مع لطائف خمسۂ عالم امر سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ این
قال را برحال خود دال فرمودہ اند بیت دوست نزدیک تر
از من بمن ست ؎ این عجب تر کہ من ازوی دورم ؎ من کہ دم
انا میزنم دوری از محبوب حقیقی ضرورست و بزرگے دیگر میفرماید

بیت

نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ آمدہ ست دور افتادۂ تو از پندار
پندار خویش کہ غبار درویش ست حجاب او در پیش آں ای یار جانی
وای عاشق لاثانی عبد مملوک مثل ظل ذات ندارد ہرچہ دارد
از اصل خود دارد لہذا قال اللہ الکریم فی کلامہ القدیم
نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ پیران ما رحمہم

اللہ تعالےٰ از حبل ورید ذات سالک تقرر فرمودہ اند ہر چند
کہ وجودش وجود ظلی ست لیکن در عدم نمودے بود پیدا
کردہ است پس او کہ متصف بذات و صفات ست ہمہ مستغنا
از موجود خارجی ست کہ محبوب و مطلوب اوست لاجرم محبوب
خارجی و مطلوب حقیقی نزدیک تر از ذات آمد کہ فرمود
نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ط سبحان اللہ ہمہ
اقربیت عجب مرتبہ ایست عجیب و غریب کہ توحید وجودی و
اتحاد نمودی را در پس انداخت چرا نہ اندازد کہ این شہود شہود
نبیین علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام و آن دید دید تابعین
رَزَقَنَا اللہُ تَعَالیٰ مِنْ اَحْوَالِہِمْ بِحُرْمَتِ مَحْبُوْبِہٖ مُحَمَّدٍ صلعم
وَّ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط اٰمِیْن ط



در مراقبۂ احدیت و در مراقبۂ معیت ذکر خیالی بود۔ از مراقبۂ اقربیت ذکر لسانی کلمۂ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ مے کنند۔ آہ ای یار جانی وای عاشق لاثانی وقتیکہ عقد محبت درمیان نباشد معیت چہ کار آید و اقربیت چہ ثمر بخشد لہٰذا وَرَدَ فِی الْقُرْاٰنِ الشَّرِیْف یُحِبُّہُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ دوست میدارد اللہ تعالے مارا و دوست میداریم ما اللہ تعالے را ؎

من براو شیدا او شیدائے من گر نباشد حال برمن وائے من

پس پیران ما رحمہم اللہ تعالےٰ **مراقبۂ محبت** باین طور ارشاد میفرمایند من در دائرہ ثانی ہستم کہ اصل دائرہ اول ست یُحِبُّہُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ دوست میدارد اللہ تعالےٰ مارا و دوست میداریم ما اللہ تعالےٰ را ازان ذات فیض مے آید بر لطیفۂ نفسی من مع دو دائرہ مع لطائف خمسہ عالم امر **مراقبۂ محبت** من در دائرہ ثالث ہستم کہ اصل دائرہ ثانی ست یُحِبُّہُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ دوست میدارد اللہ تعالیٰ مارا و دوست میداریم ما اللہ تعالیٰ را ازان ذات فیض مے آید بر لطیفۂ نفسی من مع سہ دائرہ مع لطائف خمسہ عالم امر **مراقبۂ محبت**۔ من در قوس ہستم کہ اصل دائرہ ثالث ست یُحِبُّہُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ دوست میدارد

اللہ تعالیٰ مارا دوست میداریم ما اللہ تعالیٰ را ازان ذات
فیض مے آید بر لطیفۂ نفسی من مع قوس مع دوائر ثلثہ مع لطائف
خمسۂ عالم امر۔ اے یار جانی وای عاشق لاثانی محبوبی ومطلوبی
کہ از وعقد محبت محکم گردید ظاہر ست چنانکہ فرمود او سبحانہٗ
تعالیٰ ھُوَ الظَّاھِرُ پس مراقبۂ اسم ظاہر۔ پیران ما رحمہم اللہ
تعالیٰ باین طور ارشاد مے فرمایند ھُوَ الظَّاھِرُ آن ذات کہ
مسمےٰ باسمِ ظاہر ست ازان ذات فیض مے آید بر لطیفۂ نفسی
من مع قوس مع دوائر ثلاثہ مع لطائف خمسۂ عالم امر۔ بعد
ازآن مراقبۂ اسم باطن۔ باین طور ارشاد میفرمایند ھُوَ
الْبَاطِنُ آن ذات کہ مسمے باسم باطن ست ازان ذات
فیض مے آید بر عناصر ثلاثہ من سوائے عنصر خاک۔ اے یار
جانی وای عاشق لاثانی پیران ما رحمہم اللہ تعالیٰ مراقبۂ احدیت
و مراقبہ معیت را ولایت صغرےٰ و ولایت ظلیہ و ولایت
اولیا مے فرمایند و از مراقبۂ اقربیت تا مراقبۂ اسم باطن ولایت
کبریٰ و ولایت اصلیہ و ولایت انبیا مے فرمایند و مراقبۂ اسمِ باطن را ولایت علیا
میفرمایند یعنی ولایت ملائکہ کہ در تخلیق ایشان عنصر خاک نیست۔ لہذا
فیض ایشان را منحصر بر عناصر ثلاثہ است سوائے عنصر خاک

اسم ظاہر

اسم باطن

کہ آن تخصیص بحضرت آدم ست علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام
خاک شو خاک تا بروید گل — کہ بجز خاک نیست مظہر کل
یعنی خاک مظہر جمیع کمالات ذاتیہ وصفاتیہ وافعالیہ است ومرکز
جمیع تعینات واعتبارات۔ آہی یار جانی واے عاشق لاثانی
در مقامات سابقہ محبوب متجلی بصفات ومتجلی بکمالات بود کہ
محب را در گرداب التذاذ واشتیاق مے انداختہ بود کہ ندائے
وصل عریانی در گوشش دادند کہ قطرہ در بحر حیرت ونکارت
گم شو آین فیض مخصوص بمرتبہ نبوت ست۔ وقطرہ مرتبہ نبوت
از ہمہ کمالات ولایت افضل واعلیٰ است چرا افضل نباشد کہ
آن متعلق بہ کسب ست واین متعلق بفضل مشتان ما
بینہما۔ پس پیران ما رحمہم اللہ تعالےٰ۔ مراقبہ کمالات نبوت
را این طور ارشاد مے فرمایند۔ آن ذات کہ منشاء ست کمالات
نبوت را مُعرّا است از جمیع اعتبارات سابقہ ومُبرّا است از
ہمہ تعینات از ان ذات فیض مے آید بر عنصر خاک مع عناصر
ثلاثہ۔ بعد از ان مراقبہ کمالات رسالت۔ ارشاد میفرمایند
آن ذات کہ منشاء ہست کمالات رسالت را از آن ذات
فیض مے آید بر ہیئت وحدانی من۔ آہی یار جانی واے عاشق

لا ثانی انسان مرکب از لطائف عشرہ است پنج از عالم امر و پنج
از عالم خلق ہمہ متفرق و متوحش بودند نہ از خود خبرے داشتند
و نہ از دیگر اثرے وقتیکہ فضل ایزدی بہ کسی دامنگیر گردید
و بہ شیخ کامل و مکمل رسانیدشیخش اول لطیفۂ قلب را صاف و
مصفٰی کردہ در بحر وحدانیت غوطہ میدہد و ہمچنان لطیفۂ روح و دیگر
لطائف را صاف و مصفٰی کردہ در بحر وحدانیت غوطہ میدہد
این را ہیئت وحدانی میفرمایند و این ہیئت وحدانی قابلیت
بار برداری فیض رسالت و بار برداری مقامات مافوق میدارد
للّٰہ الحمد و المنّۃ بعد از آن مراقبۂ کمالات اُولوالعزم
ارشاد میفرمایند آن ذات کہ منشاء کمالات اُولوالعزم ست از آن
ذات فیض مے آید بر ہیئت وحدانی من - از مراقبۂ حقیقت
کعبہ تا مراقبۂ حقیقت ابراہیمی این را حقایق الٰہیہ میفرمایند
بعد از ان مراقبۂ حقیقت کعبہ ارشاد میفرمایند آن ذات کہ
حقیقت کعبہ است مسجود لہ جمیع ممکنات از ان ذات
فیض مے آید بر ہیئت وحدانی من - ای یار جانی و اعاشق
لا ثانی اشیا کہ در پردہ عدم مستور و مخمور بودند وقتیکہ آفتاب وجود
حقیقی و موجود خارجی بر و پر تو انداخت بوجود پر تو انداختن

کمالات اولوالعزم

حقیقت کعبہ

از کتم عدم سر بر آوردہ سبحان اللہ گویان ہمہ ہا در سجدہ افتادند
این مقام را حقیقت کعبہ گویند کہ مسجود لہ جمیع ممکنات ست
و صورت کعبہ کہ جدار اند مسجود الیہ است در حقیقت کعبہ
عظمت و کبریائی محبوب در نظرِ سالک جلوہ گر میگردد۔
بعد ازان مراقبہ حقیقت قرآن ارشاد میفرمایند آن ذات کہ
حقیقت قرآن ست مبداء وسعتِ بیچون حضرت ذات ازآن
ذات فیض می آید بر ہیئت وحدانی من آنچہ در حدیث شریف وارد است اِذَا اَحَبَّ
اَحَدُکُمْ اَنْ یُّحَدِّثَ رَبَّهٗ فَلْیَقْرَءِ الْقُرْاٰنَ دریجا بہ سالک منکشف
میگردد۔ بعد ازآن مراقبہ حقیقتِ صلوٰۃ ارشاد میفرمایند آن
ذات کہ حقیقتِ صلوٰۃ ست کمالِ وسعتِ بیچونِ حضرت ذات
ازان ذات فیض مے آید بر ہیئتِ وحدانی من۔ از حدیث
شریف اَرِحْنِیْ یَا بِلَالُ و قُرَّةُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ کمالِ
راحت پہونچا مجھکو اے بلال ۱۲ ٹھنڈک میرے آنکھ کی بیچ نماز کے ہے ۱۲
صلوٰۃ ہویدا مے شود کہ درین نشہ مصلی در راحتِ اخروی مستغرق
و مستہلک میگردد الحمد للہ علی نعمائہ۔ بعد ازآن مراقبہ معبودیت
صرفہ۔ ارشاد میفرمایند آن ذات کہ معبودیت صرف است
ازآن ذات فیض مے آید بر ہیئت وحدانی من تم حَقَائِقُ
الْاِلٰهِیَّةِ ط۔ بعد ازآن حقایق مرسلین ست صلوات اللہ تعالیٰ

مراقبہ حقیقت قرآن

مراقبہ حقیقت صلوٰۃ

مراقبہ معبودیت صرفہ

مراقبۂ حقیقت ابراہیمی

علی نبیّنا وعلیہم اجمعین - بعد از آن مراقبۂ حقیقت ابراہیمی
ارشاد میفرمایند یعنی آن ذات کہ منشاء است حقیقت ابراہیمی
را نسبت ذات بذات از آن ذات فیض مے آید بر ہیئت
وحدانی من - و درانیجا خواندن درود دیکہ در التحیات خواندہ
مے شود ترقی می بخشد — ای یار جانی و آی عاشق لاثانی
حُبّ صرفہ جوہریست لطیف و شریف مکرم و معظم
اطلاق جوہر بر واز تنگی عبارتست جوہر را چہ نسبت بآن
مقام عالی - آن را منقسم کردہ یکے را بذاتی و دیگرے را
بذات دیگر عطا فرمودند پس مساوی المحبت را مرتبۂ خلیل
میفرمایند و ہر دو را دوست میدانند و آن خلعت خاص
برقامت حضرت ابراہیم خلیل اللہ بالتبع پوشانیدند صلوات
اللہ تعالےٰ علی نبیّنا وعلیہ السّلام - وقتیکہ محبت از
یک جانب غالب آید و پا از دائرۂ مساوات بیرون
کشد لبشریٰ لہٗ آنرا از مرتبۂ محب سرفراز مے فرمایند
آن مقام بس مقام عالی ست خلعتِ آن برقامتِ
حضرت موسےٰ علی نبیّنا وعلیہ السّلام بالتبع پوشانیدہ اند
لہذا حضرت موسےٰ علی نبیّنا وعلیہ السّلام در شکم مادر جوش

وخروش کردہ معروضہ میداشتند رَبِّ اَرِنِی اَنظُرُ اِلَیکَ پس مراقبۂ حقیقتِ موسوی ارشاد میفرمایند آن ذات کہ منشاءِ حقیقتِ موسویست محبِّ ذات از آن ذات فیض مے آید بر ہیئتِ وحدانی من۔ و اینجا درودِ شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ خُصُوْصًا عَلٰی کَلِیْمِكَ مُوْسٰی وَبَارِكْ وَسَلِّمْ موجبِ ترقیاتِ ست۔ و برتر از آن مقام مقامِ محبّ و محبوب ست و آن مخصوص بذاتِ محمّدی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ست اینجا مراقبۂ حقیقتِ محمّدی ارشاد مے فرمایند آن ذات کہ منشاءِ حقیقتِ محمّدیست محبّ و محبوب خود از آن ذات فیض مے آید بر ہیئتِ وحدانی من۔ و درودِ شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِكَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ میخوانند۔ و بالاتر از آن مقام مقامِ محبوبِ صرفہ است و آن نیز مخصوص بذاتِ احمدی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وصحبہ وسلم است

مراقبۂ حقیقت احمدی

دریجا مراقبۂ حقیقت احمدی ارشاد میفرمایند آن ذات کہ منشاء حقیقت احمدی است محبوب خود از آن ذات فیض مے آید بر ہیئت وحدانی من - بعد از آن مقام حُبّ صرفہ است و آن ہم از مقام احمدی است صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

مراقبۂ حب صرفہ

اینجا مراقبۂ حُبّ صرفہ ارشاد میفرمایند آن ذات کہ منشاء حُبّ صرفہ است از آن ذات فیض مے آید بر ہیئت وحدانی من - بعد از آن مرتبۂ لاتعین ست دریجا مراقبۂ لاتعین

مراقبۂ لاتعین

ارشاد مے فرمایند آن ذات کہ لاتعین است از آن ذات فیض مے آید بر ہیئت وحدانی من - وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین فقط

تمت

ومن کلامہ الشریف مدظلہ وزاد فیضہ

صوفیونکا نوش عین نور ہے جو رکھے اونسے محبت صاف صاف		شرب اونکا یار کو منظور ہے جزو وکل اوسکا یقین مغفور ہے

ایضاً

قرب ابدان کو فضیلت ہے فضل کلی ہی سن صحابہ کو		گرچہ رہ شیخ کی طریقت ہے تیری نظر و نہیں گر حقیقت ہے

رسالہ موسوم بہ

رمز محبوب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین الصلوۃ والسلام علی سید المرسلین ومحبوب رب العلمین وعلی الہٖ وصحبہٖ اجمعین بعدہ بسم اللہ الرحمن الرحیم الم ذلک الکتاب لاریب فیہ ھدی للمتقین الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوۃ ومما رزقنٰھم ینفقون آی یار جانی وآی عاشق لاثانی الم این حروف مقطعات اند کہ بین المحب والمحبوب وبین العاشق والمعشوق رمزیست واسرارلیست کہ غیر اوشان را ازآن خبرے نیست واثرے نیست۔ چنانچہ صاحب حالے میفرماید بیت میان عاشق ومعشوق رمزیست کراماً کاتبین را ہم خبر نیست ۔ این آن اسراریست کہ چہ بر قلب عاشق مے گذرد بزبان حال رو بروے قلب

معشوق مے سراید و آنچہ بر قلب معشوق میگذرد و بزبان حال و بروئے
عاشق میگذارد و ہر یک غوطہ زن در بحرِ رمزِ یکدیگر مے باشد و
لذت گیر چنانچہ شیخ زمن لذت گیرِ اسرارِ کہن مولانا رومی رحمۃ
اللہ علیہ میفرماید ؎ غیرِ نطق و غیرِ ایماؤ سجل ٭ صد ہزاران
ترجمہ خیزد ز دل ٭ چشم بند و گوش بند و لب بہ بند ٭ ور نہ بینی
سرِّ حق بر من بخند ٭ پس در اسرارِ حروف مقطّعات غیرِ خدا
و غیر حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم دیگری را
دخلی نیست دیگری کہ باشد کہ خود را در آن دخلی دہد الا بالتبع
و بالفنا، پس نزدِ علمائے محققین و صوفیۂ مقربین رحمۃ اللہ علیہم
مراد از الف آن جوانانند و آن پیرانند کہ خدا را بوحدانیت
می پرستند موافق شعر حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ بیت
نیست بر لوحِ دلم جز الفِ قامتِ دوست ٭ چہ کنم حرفِ دگر
یاد نداد استادم ٭ و مراد از لام آن کسانند کہ باوجودِ قبولِ
وحدانیت رسولان را صلوات اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین قبول
میفرمایند پس ازینجا معلوم شد کہ صرف قبولِ وحدانیت
بغیر قبول رسالت فائدۂ نجات نمی بخشد و مراد از میم
آن محبوبانند کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم را بمحبوبیت

خدا گردیدہ اند بیت محمدؐ گر نبودے کس نبودے ٭
نبودے ہر دو عالم را وجودے ٭ خدائے عزوجل امت مرحومہ
را ثنا فرمودہ میفرماید الٓمٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ
فِيْهِ یعنی درین کتاب ریبے وشبہی نیست یقین کہ
کلام اللہ است ہدایت کنندہ است آن متقین راکہ
ایمان آوردہ اند بر غیب پس شہود ایمان قلبی را محسوست
نہ غیب۔ غیب ملبّب از وجودست و در خارج موجود نیست
عدم مثل آئینہ خالی محض ست مثل زید خارجی ہر کہ زید
را در آئینہ دید پس دیدا و در وہم خیال ست نہ در خارج
ممکن کہ تخلیقش در عدم و در وہم خیال پس از دید ضعیف
خود یقین بر وجود وجوب غیبی کردن قابل تحسین اند
لہٰذا خدا تعالےٰ او شان را بلفظ متقین یاد فرمود مثل شہود
ایمان بر غیب آوردن کار متقیان ست بیت
می خور و مصحف بسوز و آتش اندر کعبہ زن ٭ ساکن بتخانہ باش و مردم آزاری مکن
این آن متقی اند کہ مثل شہود بر غیب ایمان آوردہ اند از
ایمان غیبی مفہوم گردید کہ بہ کنہ ذات رسیدن نمیتوانی
بہ دلیل نقلی و بہ دلیل عقلی پس علما محققین و صوفیہ متقربین

رحمۃ اللہ علیہم فرمودہ اند اَللّٰہُ مَوْجُوْدٌ بِلَا عِلَّۃٍ وَّ
بِلَا سَبَبٍ پس اینقدر کُنہ ذات برائے ایمانِ قلبی
یَکْفِیْ و نیز فرمودہ اند واجب الوجود یعنی موجودیت او
لازم و واجب ست پس کُنہ ذات غیر ازین کسے چیزی
دیگر نیافت ۔ ؎ دور بینانِ بارگاہِ الست ٭ بیش ازین
پے نبردہ اند کہ ہست ٭ و نیز او سُبحانہٗ فرمود اَللّٰہُ وَاحِدٌ
یعنی مُستجمع جمیع صفات کمالات و مُنزّہ عن جمیع نقصانات
پس آئینہ مُحمّد صلے را صلّی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ وصحبہٖ وسلم
مقابلِ خود کشیدہ تعیّنِ اوّل گردانیدہ نظارگی جمالِ خویش
باکمال نمودہ محبوبِ خود گردانید ؎ ہرچند پیر خستہ دل و
ناتوان شدم ٭ ہرگہ کہ یاد روے تو کردم جوان شدم ٭
پس بدانید و بفہمید کہ تا آئینہ بمقابلِ محبوب نیامدہ است
ہنوز مرتبۂ عاشقیت دارد وقتیکہ روبروی محبوب آمد
و مقابلِ او گردیدہ فناے کامل حاصل نمودے کہ محبوب
در وجلوہ گر گردید بجز وجلوہ محبوب از نورِ محبوبیت سرفراز
گردید درہمان زمان در ہر جہان محبوب گردید آحوالِ
اسرار کہ بر قلبِ طالب وارد مے شوند رو بروئے قلبِ

شیخ معروضه میکند از فنا و بقا و واردات و الهامات و انوارات
و تجلیات و دوام توجه و اضمحلال و استهلاک و از عروج و
نزول و از قبض و بسط ؎ قند آمیخته باگل نه علاج دل ماست
بوسهٔ چند بیامیز بدشنامی چند ؛ و مشاهده و معاینه و سیر آفاقی
و سیر انفسی و انوار ملائکه و انوار الٰهیه و انوار محمدیہ صلی اللہ
علیه و آله و صحبه وسلم و انوار شیوخان سرطریقه لمعات سکوت
کمون و بروز و کشف قلوب و کشف قبور و نسبت حضور
و آگهی همه ها از زبان حال رو بروے قلب شیخ باکمال معروضه
میکند و قلب شیخ در هر امر حکم موافق استعداد او میکند و
میگوید که خبردار و هوشیار باش هرگز دم از هستی مزن ورنه
دم تو مثل منصور کشیده شود چه خوش میفرماید حافظ شیرازی
رحمة الله علیه **بیت** پیر میخانه چه خوش گفت به دُردی کش
خویش ؛ که مگو حال دل سوخته با خامے چند ؛ یعنی حال دل
که از دل بر زبان رسید مبدل بقال گردید حتی که حال جعل صریح
گردید حال حال ست قال قال مثل خورندهٔ نبات و دانندهٔ
نبات و فهمندهٔ نبات و خوانندهٔ نبات شتّان ما بینهما
و حتیکه از زبان صاحب حال بسمع خامے چند رسید نه حال ماند

نہ قال ماند بلکہ فتنہ در زمان ماند لہذا فرمود صاحب دلی ع

عاشق مستی اگر ہچو دوباکا باش بیخبر از خویش شو باخبر از یار باش

خلق اگر پرسدت کیستی چیستی ہیچ جوابش مدہ گنگ چو دیوار باش

قربان پیرانِ ما شویم کہ مجلس سکوت در طریقۂ خود مقرر فرمودہ اند کہ ہیچ آفتِ زمانہ بہ پیرامون آن نمیرسد ع قِصَّةُ الْعِشْقِ لَا انْفِصَامَ لَهَا ؛ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

وَمِن کلامہ الشریف مدظلہ وعم فیضہ

صوفیون کا جمع عین العین ہے خادم الصوفی کو اُسمین چین ہے

نکتۂ وحدت مین نکتہ غیر کا الامان آوے نظر یہ غین ہے

عاشق و معشوق کے اوصاف ہین ربط اِن دونومین فیما بین ہے

راہ مین محبوب کے سر ہے گران گر ادا ورنہ یہ بھاری دین ہے

سرخروی وصل کی اسجا کہان ہجر کی سختی سے دِل بے چین ہے

فخر صوفی کو طوافِ قلب ہے ناز مین گر حاجی الحرمین ہے

واجب اور ممکن کو دیکھو غور سے نسبت اِن دونومین بین البین ہے

گرچہ بحر فضل مین ڈوبا ہے دِل ذکر عینی قرۃ العینین ہے

کیون نہو مسکین فانی ذات مین شیخ اُسکا مجمع البحرین ہے

رسالہ موسوم بہ

شانِ محبوب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بعد ای یار جانی و ای عاشقِ لاثانی بگوش ہوش بشنو در بارگاہِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم بطریقِ محبت رَو تا کہ شگفتگی گل محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم را از علم الیقین بہ عین الیقین و از عین الیقین بہ حق الیقین دانی و نیرنگی جمال محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم را دریابی فائدہ علما از علم الیقین مشرف۔ صوفیہ از عین الیقین متلذذ وانبیاء از حق الیقین ممتاز اند۔ ای یار جانی و ای عاشق لاثانی در حدیث قدسی وارد شدہ است لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ وَلَمَا اَظْهَرْتُ الرُّبُوْبِيَّةَ ای محبوب من

اگر تو نبودے افلاک را پیدا نہ کردمے و اگر تو نہ بودے ربوبیت
را ظاہر نہ کردمے پس ظہورِ ربوبیت بواسطۂ روے محمدی
صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم آمد درینجا دقیقہ ایست کہ پیش
اہل نظر و اہل بصر شگفتہ ایست تخم ہر شی کہ در زمین اندازی
تا آفتاب برو نتابد و آبِ رحمت برو نبارد سرسبز شدہ بہر
از زمین بر ندارد پس تخم ذات محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ
وسلم در زمین عدم مستور و مخمور بود وقتیکہ آفتاب موجود
حقیقی و محبوبِ تحقیقی برو تافت و نیز آن تخم کہ رحمت عالمین اند
آبِ رحمت یافت سر از زمین عدم برداشت و ماسوی اللہ
از عرش تا فرش و از شرق تا غرب از بطن مبارک ذاتِ
محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم سر بر آوردہ سر سبز و
تازگی یافت لہذا در حدیث قدسی وارد شد لَوْلَاكَ لَمَا
خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ وَ لَمَا اَظْهَرْتُ الرُّبُوْبِيَّةَ

بیت
محمد گر نبودی کس نبودے نبودی ہر دو عالم را وجودے

سبحان اللہ عجب ذات محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم
ذو جہتین است از جہت اولیٰ ظہورِ ربوبیت بہ مرأتیت مولیٰ
و بہ جہت ثانی نمود وجود بے بودی آین چہ کرشمہ است کہ ظہور

ربوبیت راسببے ونمودبے بودرا نزہتی ست ما آنا کہ ما معدوم بودیم
وازخود واز وجودِ خود خبرے نداشتیم پس بکرشمۂ محمدی صلی
اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم موجود شدیم حتے کہ دم انا الموجود میزنیم
یا محمدا یا سیدا قربانِ احسانت شوم این چہ احسانت
کہ قربانت شوم حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ میفرماید بیت
اول زحرف وصوتِ وجودم خبر نبود در مکتبِ غمِ توچنین نکتہ دان شدم
یعنی عدم محض بودیم ونکتۂ موجودیت را بہ تصدق جمالِ مبارکِ
تو یافتیم سبحان اللہ عجب ذاتِ احمدی صلی اللہ علیہ وآلہ
وصحبہ وسلم ست کہ عدم را لباسِ موجودیت وموجود را
زیورِ مظہریت پوشانید درینجا قولِ حضرت سعدی شیرازی
رحمۃ اللہ علیہ چہ زیبا آمد بیت چہ وصفت کند سعدیِ ناتمام
علیک الصلوۃ ای نبی والسلام

تمام شد
رسالہ
شانِ محبوب

رسالہ موسوم

بہ

جلوۂ محبوب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الصلوٰۃ و السلام علی سید المرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین اما بعد برضوان عالی مقام و محبان خیر الانام معنی حدیث قدسی کنت کنزًا مخفیًا فاحببت ان اعرف انکشاف تام باد کنز مخفی در ذات خود محبوب تر از محبوبان و مرغوب تر از مرغوبان ہست مثل محبوب ذاتی ظہور خود را محبوب صفاتی کہ فرمود فاحببت ان اعرف یقین کہ پری رو تاب مستوری ندارد و پس خود بخود ظہور نمودن منافی ناز و غمزہ است محبوبان و پری رویان نقاب از چہرۂ خود بر نمیدارند کہ ناز شان دامنگیر شان ہست موافق فرمودۂ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ بیت

معشوق چون نقاب ز رخ بر نمی کشد ہر کس حکایتے بتصور چرا کنند

ذاتیکه نقاب از چهرۂ محبوبی برکشید محبوب او گردید پس ذاتِ محمّدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم متقابلِ لاتعین شده پرده غیب الغیب را از رخ محبوب برکشیده محبوب بیچون را برمنصه ظهور نشانیده محبوب المحبوب گردید کنز مخفی آن نسبتِ حُبّ که بظهور داشت بذاتِ محمّدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم منسوب ساخت لهذا در نظر کشفی پیرانِ ما رضی اللہ تعالی عنهم حُبّ صرف تعیّنِ اول مکشوف گردید بتجرد ظهور کنزِ ذاتی حضور محمّدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم در رسید با وجودِ حضور از زیورِ آگاهی و از زیور نسبتِ حُبّ ذاتِ محبوب را مزین ساختند بیت

نسبت آن چیست گویم شرحِ او　　تا قیامت کم نه گردد شرح او

حضور و آگاهی و نسبت این همه احوال اند که تحقیقش و تدقیقش از حیطۂ تحریر و تقریر بیرون ست الا صاحبِ احوال میداند و می فهمد و در بحر التذاذ ملتذذ و مستغرق میگردد و با وجودِ این همه حال حافظِ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ این قال میفرماید بیت

مصلحت نیست که از پرده برون افتد راز　　ورنه در محفل رندان خبری نیست که نیست

نکتۂ عجیب و غریب بشنو بلاتشبیه آیینه که خود را متقابلِ زید گردانیده از چشم ظاهری خویش نظارگی جمالِ زید نشود بلکه نظارگی آئینه

محبت زید جوش زن شدہ باطن آئینہ را از جمال خویش جلوہ گر
گردانیدہ آزاسرار ہای عجیب ونکتہ ہاے غریب سرفرازش
ساخت زہے سعادت وزہے نجابت وزہے کرامت پس
آئینۂ جمال باکمال چہرۂ محمدی صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلم مقابل
ذات احدی گردیدہ جمال بیچون را از چشم ظاہری خویش نظارگی
نمودہ در بحر دیدار یار مستہلک ومستغرق گردید وقتیکہ لذا ولذا
یارست دل یار را از جمال خویش منور ومشرف گردانیدہ ارشاد
فرمود لَا یَسَعُنِیْ اَرْضِیْ وَلَا سَمَائِیْ وَلٰکِنْ یَسَعُنِیْ قَلْبُ
عَبْدِیَ الْمُؤْمِنِ مراد از مومن ذات محمدی صلّی اللہ علیہ
آلہ وصحبہ وسلم ست چنان ایمان بر وحدانیت محبوب حقیقی آوردہ اند
کہ تمام جہان را در وحدانیت محبوب حقیقی غرق فرمودہ اند الحق
قول صاحب حق **بیت** ارض وسما کہاں تری وسعت کو پا سکے
میرا ہی دل ہے یہ کہ جہاں تو سما سکے ہوش دار وگوش را بران آر زید
بر صرافت خویش وآئینہ بر جاے خویش درینجا نہ حلول ست
ونہ اتحاد پس درویش بے خویش کہ مغلوب الحال ست تمیز زید
وآئینہ از نظرش ساقط لہذا باین قول فاخر **ابیات**
من بجز وحدت ندانم ہیچ شئی من بجز وحدت نخوانم ہیچ شئی

وحدتِ محبوب دارم درکنار | وحدتِ محبوب یارم درکنار
ای که وحدت آمده ایمان ما | برهمان وحدت فدا شد جانِ ما
وحدتم جان جهان را پُرکند | وحدتم هردو جهان را پُرکند
وحدتم از یارِ من و لدارِ من | وحدتم هرجا بود غمخوارِ من
وحدتم آرم ز جانان برخورم | وحدتم دارم ز جانان سرورم
وحدتم در وحدتم در وحدتم | هرزمان در وحدتم در وحدتم
وحدتم هرجا بود مولائے من | وحدتم هرآن بود سودائے من
باز آمد بندهٔ بگریخته | بر سرِ مطلب ز ہجران سوخته

مطلب این ست که حضور و آگاهی و نسبت خاص که حبیب الله را صلی الله علیه و آله وصحبه وسلم بذات الله جلّ جلالهٗ و عمّ نوالهٗ بود ظل آن حضور و آگاهی و نسبت خاص در آئینهٔ سینهٔ بے کینهٔ صحابه رضی الله تعالیٰ عنہم منعکس گردید این مقام بس عالی ست که متّصل بقربِ نبوت است پس صحابه رضی الله عنہم موافق محبت خویش و استعداد خویش حضور و آگاهی و نسبت خاص بذات حبیب الله صلی الله علیه و آله وصحبه وسلم داشتند و به ذریعهٔ آن فضیلت و عظمت و قربت پیدا کردند خصوصاً حضرت صدیق اکبر رضی الله عنه که حضور و آگاهی و نسبت خاص آن عالی جناب بیکطرف

وحضور و آگاہی و نسبت خاص جمیع صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم یکطرف لہذا آن سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم در شانِ آن ذات عظیم الشان ارشاد فرمودند لَوْ وُضِعَ اِیْمَانُ اَبِیْ بَکْرٍ فِیْ کَفَّۃٍ وَّاِیْمَانُ جَمِیْعِ الْاُمَّۃِ فِیْ کَفَّۃٍ اُخْرٰی لَرَجَحَ اِیْمَانُ اَبِیْ بَکْرٍ پس حضور و آگاہی و نسبت خاص آن عالی جناب فوق حضور و آگاہی و نسبت خاص جمیع صحابہ رضی اللہ تعالے عنہم گردید لہذا وَلَہٗ فَضْلٌ کُلِّیٌّ عَلٰی کُلِّ الْاُمَّۃِ الْمَرْحُوْمَۃِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالْمِنَّۃِ کہ طریقۂ خاندان عالی شان خواجگانِ نقشبندیہ رضی اللہ تعالی عنہم منتسب بآن جناب گشت حضور و آگاہی و نسبت خاص این اکابر ظلِ حضور و آگاہی و نسبت خاص حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہم آمد لہذا طریقۂ نقشبندیہ رضی اللہ تعالے عنہم بجہت نسبت صدیقیہ رضی اللہ تعالی عنہ افضل و اعلیٰ و اسبق و اوثق واحکم آمد لَارَیْبَ فِیْہِ وَلْنَخْتَمْ بِالصَّلٰوتِ وَالتَّسْلِیْمَاتِ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

تمام شد جلوہ محبوب

رسالہ موسوم

بہ

طریقِ محبوب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط بعدہ ای یارِ جانی و ای عاشقِ لاثانی شیخ ثمر خوارِ باغ کہن و اسرار دانِ زمین و زمن یعنی مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ چہ خوش میسراید کہ میفرماید قولہ قول محمد ﷺ می شنو صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم و راہ محمد ﷺ می رو صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم و روی محمد ﷺ می بین تا برسے بہ نتہا صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم قول محمد ﷺ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ ﷺ رَّسُوْلُ اللّٰہِ از دل و جان بشنو آن چنان بشنو کہ از رگ و ریشہ مثل تنن تنن تنن اَللّٰہ اَللّٰہ برآید حتے کہ محبوب حقیقی در دل درآید چنان درآید کہ جرعۂ شراب ھُوْ ھُوْ را بنوشاند تا کہ صوفی تام بربام ہستی خود قدم

نیستی نہادہ بگویدے نیست بر لوح دلم جز الف قامت دوست ؛ چہ کنم حرف
دگر یاد نداد استادم ؛ راہ محمدی الصّلوٰۃ والصّوم والزکوٰۃ والحج
کہ راہِ شریعتِ اوست صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم برو آنجناب
برو کہ فروضات و وجوبات و سُنن و مُستحباتِ شان را
فرو نگزاشتہ در بحرِ اداے او مستغرق و مستہلک شو روے
محمدی بہ بین تا برسی بہ منتہا روے محمدی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وصحبہ وسلم محب و محبوب ست بلکہ محبوب صرف است
بچشم یقین بہ بین تا برسی بمنتہا منتہاے صوفیان عالیمقام مَن
رَاٰنِی فقد رأ الحق کہ ہست بآن برسی ـــ
الٰہی بحرمتِ روے محمدی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ
وسلم بدائرہ صوفیانِ صاف دل کہ نظارگیِ جمالِ محمدی
صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم را در آئینۂ دِل می کنند
بگردان آمین ثم آمین وصلّی اللہ تعالیٰ علیٰ
خیرِ خلقہٖ محمدٍ وّ آلہٖ و
صحبہٖ اجمعین برحمتک
یا ارحم الراحمین

تمام شد رسالہ طریقِ محبوب

رسالہ موسوم

بہ

دیدارِ یار

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط بیت مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَ الْحَقَّ ؎ ازچہ رو گفت احمدِ مختار ؎ عین القضات رحمۃ اللہ علیہ از سالکانِ طریقت و واصلانِ حقیقت استفسار میفرمایند و سوال میکنند رویتِ جمالِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم رویت محبوبِ حقیقیست تحقیقش چیست جوابش حضرات قادریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میفرمایند بگوشِ ہوش استماع نمایند آحدیت مجردہ کہ در ذاتِ خود غنی الغنی و در نارِ مستغنی ست ہاہوت می نامند پس نظر یار از پردۂ نازبعلم اجمالی فنا آن را تعین اول و حقیقت محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم قرار دادند آین مرتبہ را وحدت و لاہوت میفرمایند

وحقیقت الحقایق نیز میگویند باز نظر ثانی از ذات لا ثانی بعلم تفصیلی
افتاد حقایق ممکنات نام یافت و تعین ثانی نیز در ینجا واحدیت
و جبروت رو کشود این هردو تعین را در مرتبهٔ وجوب ثبوت
می نمایند و مرتبهٔ ثالثه را عالم ارواح و ملکوت و مرتبهٔ رابعه را عالم
مثال و مرتبهٔ خامسه را عالم اجساد و ناسوت میفرمایند آهی یا جانی
دی عاشق لا ثانی حضرات قادریه رضے اللہ تعالیٰ عنهم تعینات
اولین را در مرتبهٔ وجوب که ثبوت نموده اند چه بلا زیبا فرموده اند
بغیر توجه صاحبانِ بصیرت و راجلانِ طریقت و واصلانِ حقیقت
راز این نکته وا نه میشود موافق فرمودهٔ حافظ شیرازی رحمة اللہ
علیه **بیت** هزار نکتهٔ باریک تر ز مو اینجاست ؛ نه هر که سر بتراشد
قلندری داند ؛ تا واجب نه شوی نظارهٔ موجود حقیقی و مشاهدهٔ
وجوب بتحقیقی نه کنی از ینجا کسے گمان نبرد و در طمع خام نه افتد
که ممکن واجب گردید اللّٰهُ حَیٌّ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ وَاللّٰهُ قَدِیْرٌ
وَمُرِیْدٌ اَلْعَبْدُ حَیٌّ وَالْعَبْدُ عَلِیْمٌ وَمُرِیْدٌ
وَقَدِیْرٌ الله بر صفاتِ حقیقی و بنده بر صفاتِ
مجازی شَتَّانَ مَا بَیْنَهُمَا پس لفظ ممکن دلالت
بر لا ؕ و بر غیره میکند و ثبوتِ وجوب خبری از لا غیره

بلکہ از ہُو ہُو میدہد آین معمائی غیبی بغیر از القای قلبی وا نہ میشود موافق فرمودۂ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ بیت

رازِ درونِ پردہ ز رندانِ مست پرس کاین حال نیست صوفیِ عالی مقام را

لیکن اینقدر ہست کہ از وجوبِ مقید تا وجوبِ مطلق فرقی ست عظیم و نسبتیست جسیم مطلق مطلق ست و مقید مقید پس وجوب مقید کہ ذوجہتین ست جہتی بطرفِ وجوبِ مطلق و جہتی بطرف امکان محض میدارد ہردو جہتین را تعین اول و حقیقتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم و حقیقۃ الحقایق نیز گویند پس ذاتِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم از جہت اول کہ وجوبِ مقید ست بلاحایل و بلا پردہ ذاتِ احدیت را مشاہدہ میکند و آن کہ ذات محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم را دید و فنائے کامل برو مزید یقین کہ ذاتِ احدیت را دید ازین جہت آن سرور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ارشاد فرمودند من رآنی فقد رأ الحق بہر این گفت الحمد مختار ازین تحقیق روشن گردید کہ رویت جمالِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم رویت ذاتِ احدیت عقولِ اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم درین راہ سرگردان ست غوطہ زن این بحر اسرارکہن فیض بخش زمین و

زمن جناب محبوب سبحانی غوث الاعظم قطب ربانی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اند ہیچ دقیقہ قرب الٰہی را فرو نگذاشتند کہ وا نکردند و فیضش را عام نہ نمودند و ہمہ اہل جہان را سیراب نہ فرمودند یعنی تمام جہان را سرسبز و سیراب فرمودند ازین جہت پیر دستگیر و پیران پیر شدند پس صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم از دیدار جمال محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ہر آن و ہر زمان مشرف شدہ بخلعت مَنْ رَآنِیْ فَقَدْ رَأَ الْحَقَّ سرفراز شدند سبحان اللہ رویت جمال محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم عجب نعمتیست عجیب وخلعتیست غریب کہ فنائے اصل الاصل را سببی ست و بقای سرمدی را موجبیست نفوسہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم فانی در اصل و باقی در وصل وغیرہم را فنای ظلی و بقائے نقلی لہذا ہیچ ولی رحمۃ اللہ علیہ کہ بمرتبۂ غوث و قطب و محبوب سرفراز شدہ است بمرتبۂ صحابہ رضی اللہ عنہم نرسد هٰذِهٖ عَقِيْدَةٌ مِّنْ عَقَائِدِ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ رضی اللہ تعالیٰ عنہم مذہب اہل سنت وجماعت مذہبیست عجیب وغریب کہ در ہر امر بنفس الامر رسیدہ محکم فرمودہ اند لہذا راہ ایشان رضی اللہ تعالیٰ عنہم صراط

مستقیم آمد هر که ازین راه سر گردانید خود را در خسارت ابدی سایند
جواب ثانی از خواجگان نقشبندیه رضی الله تعالے عنهم که لا ثانی
ست بگوش هوش استماع فرمایند ذات محبوب وراء الوراء بود
در بود موجود در موجود وجوب در وجوب غنی الغنی واز همه
مستغنی و در پرده کبریائی و بے نیازی مست در مست ناز
در ناز هست در هست موافق فرموده حافظ شیرازی رحمة الله
علیه بیت تیمار غریبان سبب ذکر جمیل ست ؛ جانانا مگر این
قاعده در شهر شما نیست ؛ ذات مطلق بمقتضاے کُنْتُ
كَنْزًا مَّخْفِيًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ محبت ذاتی جوش زن
گردید حسنے که از آن نمودار شد حب صرفه تعین اول قرار یافت
حقیقت محمدی صلی الله تعالے علیه وآله وصحبه وسلم که منشاء
ومبداء محب ومحبوب خودست وآن متصف به حقیقة
الحقایق ست دائره ایست ومرکزش ونقطه اش حقیقت
احمدی صلی الله تعالی علیه وآله وصحبه وسلم که منشاء ومبداء
او محبوب خودست وآن نیز دائره ایست مرکزش ونقطه اش
حب صرفه است تعین اول وآن مرتبه ایست از مراتب
احمدی صلی الله تعالی علیه وآله وصحبه وسلم وجز نیست

از قرب محمدؐی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم پس بلا تشبیہ
ہیولی مقابل کلال باشد و در دست کلال حب صرفہ مقابل
لاتعین و روبروے او و آئینہ داری او بروپس ہر دو مشاہد
یکدیگر بلا اظلال و بلا استتار و بلا دخل اغیار رویت محب
عین رویت محبوب و رویت محبوب عین رویت محب
ازین جہت آں سرور ارشاد فرمودند صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ
وسلم من رأنی فقد رأ الحق عاشقے وکاملے وصاحب
اسرارے چہ خوش مے سراید ع ہم کوزہ وہم کوزہ گرو
ہم گل کوزہ یعنے رویت کلال و رویت کوزہ و رویت پیالہ
ہمہ یک ست کہ آں بوحدت ست بیت چشم بینا کو کہ
بیند روئے او یار دانا کو کہ داند خوے او عجب اتہام
نفلیسہ صحابہ رضے اللہ تعالے عنہم بودند کہ ہر یک موافق قسمت
وسعادت خود ذاتی یکساعت و ذاتی دو ساعت و ذاتی
یکروز و ذاتی دو روز و ذاتے یکہفتہ و ذاتے یکماہ و ذاتی
یک سال و ذاتی دو سال و ذاتے کم و زیادہ در بحر من
رأنی فقد رأ الحق غوطہ زن بودند و نقد جان را نثار
بر دیدار یار کردند زہے سعادت و زہے نجابت و زہے شرافت

لہٰذا اولیاء اُمتِ مرحومہ اگرچہ بمرتبۂ غوث وقطب وآبدال ومحبوب
وقیوم رسیدہ باشند بمرتبۂ صحابی رضے اللہ تعالیٰ عنہ نمیرسند زیراکہ
آن ذاتہاے نفیسہ مستغرق در بحرِ اصل بودند وایشان یعنی اولیاء
اللہ رحمۃ اللہ علیہم در بحرِ ظل شَتَّانَ مَا بَيْنَهُمَا اصل اصل ست
وظل ظل چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک تعہذا بمقتضائی این قول ع
آسمان نسبت بعرش آمد فرود ورنہ بس عالیست پیش خاک تود
اولیاء اللہ اند رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہم زمین وزمان قائم بذاتِ ایشان
وبلاے جہان رد بطفیلِ شان فانی فی الرسول صلی اللہ تعالےٰ
علیہ وآلہ وصحبہ وسلّم وباقی باللہ آمدم بر سرِ مطلب ذات حضرت
صدیقِ اکبر رضے اللہ تعالےٰ عنہ عجب ذاتیست کہ تعریفش از تقریر
وتوصیفش از تحریر بیرون ست چراکہ سرآمد صحابہ رضے اللہ تعالیٰ
عنہم وسر گروہ ایشانند از ابتداءِ ظہورِ آفتابِ محمّدی صلی اللہ تعالےٰ
علیہ وآلہ وصحبہ وسلم درین دارِ فانی کہ ظلمتکدہ لاثانی ست تا انتہائے
غروب در وصلِ محبوب در بحرِ مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ
مستغرق بودند کہ کسے از ذاتِ صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم ویا از اہلِ بیت
نبوی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ویا از آلِ مصطفوی صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم آین قدر امتداد زمانہ در سعادت

مَنْ رَآنِیْ فَقَدْ رَأَ الْحَقَّ نہ کشیدند ازین جہت از خلعتِ افضلِ
بشری سرفرازی یافتند چرا افضل بشر نشوند کہ تمام عمر در رویتِ
حق مستغرق بودند کہ این دولت و شرافت و کرامت و نجابت از
حق بصدیق برحق رسید باوجود معیت زمانِ دنیوی از خلعتِ معیت
اخروی سرفراز شدند کہ در پہلوئے مبارک محبوب کبریائی صلّی اللہ
تعالیٰ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم آسودند اللہ اللہ سُبْحَانَ اللہ این چہ
مرتبہ ایست وچہ قربیت کہ موجب غبطۂ انبیاء اولوالعزم علیٰ نبینا
وعلیہم السلام ست آی یارِ جانی وای عاشق لاثانی شجرۂ طیبہ خواجگان
نقشبندیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کہ منسوب بآن ذاتِ عالی ست سیراب
از آبِ مَنْ رَآنِیْ فَقَدْ رَأَ الْحَقَّ شاداب و کامیاب از
نسیم نسبت صدیق برحق ست کہ مثمر بہ فنائے اصل الاصل
و مخبر بہ بقائے وصل الوصل لہٰذا طریقۂ این اکابر رحمۃ اللہ علیہم
اَقْرَبُ وَاَسْبَقُ وَاَوْفَقُ وَاَوْثَقُ وَاَسْلَمُ وَاَحْکَمُ
وَاَصْدَقُ وَاَعْلٰی وَاَجَلُّ وَاَرْفَعُ وَاَکْمَلُ آمد کہ کسے را
جائے ریب وشبہہ نیست ونماندہ اگر کسے ریبے وشبہی
درمیان آرد و یا بر زبان راند بروے او دست بستہ این
اشعار سیدا الہامی حضرت مولانا جامی قدس سرہ العزیز خواندہ آید

نقشبندیہ عجب قافلہ سالارانند | کہ برند از رہ پنہان بحرم قافلہ را
قاصری گر کند این طایفہ را طعن قصور | حاشا للہ کہ برانم بزبان این گلہ را
ہمہ شیران جہان بستۂ این سلسلہ اند | روبہ از حیلہ چسان بگسلد این سلسلہ را

اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اِتِّبَاعَہٗ زیادہ بر ارباب صفا دید صفا باد بِحُرْمَتِہِ النَّبِیِّ وَآلِہِ الْاَمْجَادِ

تمت رسالہ دیدار یار

رسالہ موسوم

بہ

تجلی دلدار

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بدان ای یار جانی وای عاشق لاثانی اَللّٰہُ مَوْجُوْدٌ بِوُجُوْدِ الزَّائِدِ وَمَوْجُوْدٌ بِوُجُوْدِ الظَّاھِرِ پس موجودیت او بذات او نہ بغیر او سبحان اللہ موجودیت مطلق راجمالِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحا

وسلم آئینہ واری ہمنودو از خلعت موجودیت مقید سرفراز گردید دریجا
نکتہ ایست باریک کہ مثل آفتاب بر صوفیان عالیجناب روشن تر از آفتاب
وہویدا تر از ماہتاب ست رویت جمال موجود مقید کہ جمال محمدی ایست
صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم عین رویت کمال محبوب
مطلق کہ ذات احدیت تعین کہ لطیف و نظیف جزئیت را
قبول نہ میکند۔ مانند نور آفتاب ومہتاب بلحاظ مکانیت متعدد
خیال جزئیت پیدا میگردد لیکن در نفس الامر واحد ست جزئیت
ندارد و پس رویت نور آفتاب مکانی تعین کہ رویت تمام نور آفتاب
ست عجب تر از شیخ عین القضات رحمۃ اللہ علیہ با وجود این
بداہت دلیل میجویند ومیفرمایند من رآنی فقد رأ الحق
از چہ رو گفت احمد مختار ونیز این معما را بمثالے واضح
ولائح میگردانیم بگوش ہوش استماع فرمایند آنکہ درخارج
موجود ست بوجود مطلق و در آئینہ بوجود مقید بجز و نظارگی وجود
مقید نظارگی وجود مطلق مے شود من رآنی فقد رأ الحق
بہر این گفت احمد مختار ودیگر دلیل نیز بہ بداہت میرسد
وصوفیان جہان را بر آن مے آریم نور عینین کہ در ذات خود
واحد ست رویت نور عینین واحد رویت کل نور ست نہ جزو آن

قس علی ہذا سماعت اُذنین و قوتِ یدین ست۵ مَنْ رَأَنِی فَقَدْ رَأَ الْحَقَّ ۶ بہر این گفت احمدِ مختار ؛ این اجمال ست تفصیلش و جواب سوال عین القضات رحمۃ اللہ علیہ بر مشائخ صوفیان عالی مقام و بر مکاشفہ صاحبانِ ذی انعام ست

بَیِّنُوا وَ بَشِّرُوا

تمت رسالہ تجلی دلدا

رسالہ موسوم

بہ

امرِ معروف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْمُصْطَفٰی وَ آلِہٖ وَ اَصْحَابِہِ الْمُجْتَبٰی بیت نصیحت گوش کن جانان که از جان دوست تر دارند ؛ جوانانِ سعادتمند پندِ پیرِ دانا را بعده ای یار جانی و ای عاشقِ لاثانی اُو سبحانہٗ تعالیٰ نقد ایمان را که در کیسہ دل و جان تو نہادہ است خلعتِ ولایت عامہ را

در بر پوشانیده عجب نعمتیست عظیم و دولتیست جسیم بیت

گر برتن من زبان شود هر موئے یک شکر تو از هزار نتوانم کرد

پس شکر این دولت عظمیٰ بچه زبان بیان و بچه سان عیان کرده آید

بمقتضائے آیۃ شریفه لَئِن شَکَرتُم لَاَزِیدَنَّکُم

شاکر این نعمت را او سبحانه تعالی از ولایت عامه گزرانیده بولایت

خاصه میرساند و از ولایت خاصه بزینه شکر بطفل قرب محمدی

و احمدی صلی الله تعالیٰ علیه و آله وصحبه وسلم میرساند الحمد لله

علیٰ ذٰلك ای یار جانی و ای عاشق لاثانی این نعمت عظیم که

بتو عنایت فرموده اند محض فضل ایزدی ست نه کسب را در و

دخلی ست و نه علت را در آن اثریست بیت ای خدا قربان

احسانت شوم این چه احسانست قربانت شوم الحمد لله

والمنة که حق سبحانه تعالی این فقیر را و جمیع مومنین و مومنات

و مسلمین و مسلمات را در امت محمدی و در گروه احمدی

صلی الله تعالیٰ علیه و آله وصحبه وسلم گردانید که خیر الامم اند و نیز

از جماعت اهل سنت و جماعت گردانید که ایشان بر صراط مستقیم

اند و در آخرت امید وار جنات النعیم اند و بیقین دان که مذهب

اهل سنت و جماعت درین زمان منحصر در اقتداء ائمه اربعه ا

ترجمہ اگر شکر کروگے تم البتہ زیادہ کرونگا میں نعمت کو تمہارے ۱۲

که ایشان ستون دین اند الحمد للہ والمنۃ که بر اطاعت یکے
از ینہا مع محبت ائمۂ ثلاثہ دیگر سرگرم و سرسبز داشته آیست حکم ایشان
گویا حکم خدا و حکم رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم ست
چراکه ماخذ ایشان کتاب و سنت و اجماع ست پس صد شکر
بل ہزار شکر که مارا از محبان و خادمان گروه صوفیه علیه الرحمه که خلاصۂ امت
مرحومه اند و قیام دنیا از برکت نفوس ایشان و رد بلاہای جہان بطفیل
شان ست رحمۃ اللہ علیہم گردانید آی یار جانی وای عاشق لاثانی
سعی بکنی و جبین را بر زمین نیاز بسائی تا دولت ایمان که عطای
رحمان ست در گور خود ببری و آخرت خود را از نور ایمان
منور سازی نه آنکه از مکرہای شیطانی و فریب ہای نفسانی از
دست بدہی حدیث شریف من تشبہ بقوم فہو منہم
را نصب عین داری یعنی فرمود رسول خدا صلی اللہ تعالی علیہ
و آلہ وصحبہ وسلم شخصے که از امت من مشابہت کند قومی را پس
آن شخص از آن قوم ست نه از امت من ازین وعید قاعدا
و قائما و دائما لرزان و ترسان باشی که مبادا از امت مرحومه
خارج شوی و در ہلاکت ابدی افتی و اے صد واے بر و که درین
وعید کرو بیت محمد عربی کآبروی ہر دو سراست کسیکه خاک

درش نیست خاک بر سر او ۞ ای یار جانی وای عاشق لاثانی
خمی که از عطر و عنبر و گلاب ملبب ست اگر در و قطرهٔ بول افتاد
کدام کس ست که استعمال آن عطر بر خود روا دارد آو سبحانه تعالی
بفضل خویش خم دل ترا از عطر ایمان پر کرده است مبادا که
در و قطرهٔ کفر افتد آن خم از درگاه ایزدی و از جناب محمد
صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وصحبہ وسلم مردود و مغضوب گردد
اَلْحَذَرْ ثُمَّ الْحَذَرْ اَلْحَذَرْ ثُمَّ الْحَذَرْ مِنْ
مُّشَابِهَةِ اَلْكُفْرِ وَاَهْلِ الْكُفْرِ پس کسے راکہ سعادت
ازلی دامنگیر حال اوست معاملۂ او درینجا سعادت در سعادت
نجابت در نجابت کرامت در کرامت ست والا ؎
تہی دستانِ قسمت را چہ سود از رہبر کامل ۞ کہ خضر از آب حیوان تشنہ می آرد سکندر را
گلیم بخت کسی کہ بافتند سیاہ ؎ بآب کوثر و زمزم سفید نتوان کرد
وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ
اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط

تمت رسالہ امر معروف

رسالہ موسوم

بہ

نہی منکر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قولہ تعالیٰ یا ایھا الذین آمنوا لا تتخذوا الیھود والنصاری اولیاء ونیز جاے دیگر ارشاد فرمود یا ایھا الذین آمنوا لا تتخذوا الکافرین اولیاء من دون المؤمنین ط اللہ تعالیٰ میفرماید مگیرید یہود ونصاری وکافرین را دوستِ خود وقتیکہ ایشان دشمن خدا ودشمن رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اند۔ پس دوستی شما چگونہ محکم خواہند شد چون کہ دشمنی ایشان از نصِ صریح ظاہر وباہر گردید ایشان را دشمن دانستن بلکہ نفس الامری انگاشتن ضرور تر آمد اتفاقاً اگر ظاہراً از ایشان امرے ظاہر آید کہ دلالت بر دوستی نماید آن ہم از مکرہای ایشان ست الحذر ثم الحذر۔ لیکن کسے را کہ از اختلاطِ ظاہری ایشان گزیرے

لازم کہ ظاہر در اختلاطِ ایشان مصروف و باطن در محبت خداو رسول خدا صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وصحبہ وسلم مستغرق باشد کہ سرِ مو محبتِ دیگرے در دِل نباشد عین خوبیِ دارین ست اَللّٰہُ رَازِقٌ لذتِ دنیوی منحصر بر دو چیز است یکے ہوشیاری و دیگر شکم پری ہر قدر کہ آدمی ہشیار باشد در تمتعِ دنیوی سرشار باشد نمے بینی کہ در نوم ہیچ لذتِ دنیوی نمیرسد نہ لذت اکل و شرب و نہ لذت لباس وغیرہ اللہ تعالیٰ اہل جہان را از استعمال چیزے کہ ہوش را گم کند و غذا را کم ساز و محفوظ دارد آمین یا رب العالمین آدمی را اللہ تعالے اختیار ظاہری عطا فرمودہ است ہر چیز کہ خواہد از فضل خود عطا میفرماید پس بندہ مختار ست استعمال امرے و چیزے بر خود لازم گیرد کہ خوبی دارین را سببی گردد و یا بالعکس ٥

کار دنیا کیجئے عقبیٰ کے ساتھ — خوب سمجھو دلمیں کیا اچھی ہے بات

یعنی در دنیا کارے کردہ آید کہ آن کار در آخرت بکار آید۔

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط ط

تمت رسالہ نہی منکر

رسالہ موسوم

جواہر خمسہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین الصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین
محمد وآلہ وصحبہ اجمعین ۔ بیت ۔ وسعت میدان ہمت
بیار ۔ تا بزند مرد سخن گوی گوی ۔ ذکر اللہ اللہ حضرات خواجگان
نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم از قلب میکنند کہ قلب قلب عالم صغیر
است و عالم صغیر قلب عالم کبیر ست کہ ما سوی اللہ است ۔
وقتیکہ از تصرف شیخ قلب عالم صغیر در ذکر جاری گردید چونکہ قلب
اصل ست و قالب فرع پس قالب از طفیل قلب در طغیانی
ذکر آمد حتی کہ رگ و ریشہ اش از ذکر اللہ اللہ جاری گردید
علی ہذا القیاس از جریان قالب کہ قلب عالم کبیر ست
عالم کبیر نیز در طغیانی جاری گردید پس وحدت در نظر سالک
جلوہ گر گردید حتی کہ آفاق را پُر از وحدت گردانید کہ غیر وحدت

ذکر نق

در دید و دانش نماند که میگوید ؎ امروز چون جمال تو بے پردہ ظاہر است
در حیرتم که وعدہ فردا برای چیست و حضرت نقشبندیہ سالکان راہ
نبوت براہ جذبہ اند۔

ذکر قادریہ

و ذکر حضرات قادریہ رحمۃ اللہ علیہم از نفس که دم سالک ست میکنند موافق فرمودہ بو علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ بدیت
پاس دار انفاس ای مرد خبیر تا ترا این قافلہ منزل برد
آن ذکر در عالم صغیر که قالب انسان ست سرایت میکند و وقتیکه عالم صغیر که قلب عالم کبیر ست جاری گردید در اینجا عالم کبیر نیز از تاثیر قلب خود جاری خواهد شد پس درینجا نیز جلوہ گر وحدت در کثرت گردید و سالک در بحر وحدت غوطہ زن گردید و حضرات پیران قادریہ سالکان راہ نبوت و ولایت اند۔

ذکر چشتیہ

و ذکر حضرات خواجگان چشت رحمۃ اللہ علیہم از لسان ست که این ہم اشرف و افضل و اعلی جسم ست و وقتیکه جسم سالک از کثرت ذکر لسانی و تصرف شیخ زمانی جاری گردید پس آفاق و انفس که عالم کبیر اند نیز جاری گردید پس درینجا نیز وحدت جلوہ گر در کثرت شد و سالک بینندہ وحدت در کثرت گردیدہ غوطہ زن در بحر وحدت شدہ میگوید ؎ چشم بکشا و جمال یار بین

بہر طرف ہر سو رخ دلدار بین وحضرات خواجگانِ چشتیہ سالکان
راہ نبوت و ولایت اند با فناء خود شیخ مقتدا بدین وجہ وجد و
تواجد و آہ و نالہ دامنگیر حال اوشان مے باشد۔

ذکر کبرویہ

وحضرات کبرویہ رحمۃ اللہ علیہم ذکر از نور چشم میکنند کہ این
نور چشم اشرف و اعلیٰ و افضل جسم سالک ست و پرتو نور ایزدی
ہر وقت کہ چشم را واکنند بر وحدت مے اندازند از نور چشم
آفاق را گرفتہ در انفس میروند از انفس عالم صغیر را گرفتہ در
عالم کبیری افتند لہذا کبرویہ نام یافتند پس قوت آفاق
وانفس در نور نظر مے دارند چہ خوبیہا کردہ اند مثل تار برقی
از ممکن بوجوب و از حدوث بہ قدم واصل گشتہ اند و مثل مرغابی
در بحر وحدت غوطہ زن اند سبحان اللہ ہر کہ ایشان را دید
باز خود را ندید پس در رویت خادمین و عاشقین امت مرحومہ
چون رَاٰنِیْ خود را فراموش کند و در بحر احدیت غوطہ
خورد و در رویت جمال محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم
بطریق اولیٰ و انسب رویت محبوب حقیقی گردید بحیث
مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ — بہر این گفت احمدؐ مختار
وحضرات پیران کبرویہ سالکان راہ نبوت و ولایت لاکن جمال

ولایت غلبہ دارد ۔

در سہروردیہ

و حضرات سہروردیہ رحمۃ اللہ علیہم ذکر از گوش کردہ محبوب را
در آغوش کشیدہ جوش و خروش میکنند و مے گویند بیت
خلاف پیمبر کسے رہ گزید کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید
ایشانند کہ مندوب را مثل فرض بر خود واجب کردہ غوطہ زن
در بحر شرع اند کارخانۂ ایشان عجیب و غریب ست کہ بغیر جذب سلوک
مثل صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم واصل محبوب اند تعریفش از
از تقریر و توصیفش از تحریر بیرون ست ۔ و حضرات پیرانِ
سہروردیہ رحمۃ اللہ علیہم سالکانِ راہِ نبوت بغیر جذبہ اند
الٰہی بفضلِ خویش در محبت ایشان گرو دار و در ہمہ حال پیرو
ایشان دار و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ محمدٍ و
آلہٖ و صحبہٖ وسلم اجمعین برحمتک
یا ارحم الراحمین ط

تمام شد رسالہ حواس خمسہ

رسالہ موسوم

بہ

دُکانِ شیرینی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین الصلوٰۃ والسلام علی خیر المرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین بعدہ ؎

نصیحت گوش کن جانان کہ از جان دوست تر دارند
جوانانِ سعادتمند پندِ پیرِ دانا را

اے یار جانی و اے عاشقِ لاثانی حافظ شیرازے رحمۃ اللہ علیہ میفرماید جان کہ از ہمہ چیز عزیز تر است ۔ نصیحت پیر دانا را از جان عزیز داری وجانبازی سازی یقین کہ مثل جان عزیز تر باشی پیر دانا کسی ست کہ رہ دان ورہ بین ورہنما باشد ؎ بہ مے سجادہ رنگین کن گرت پیرِ مغان گوید ؎ کہ سالک بیخبر نبود زراہ ورسم منزلہا پس مقاماتِ قرب را از پیر کامل ومکمل طی نمودہ از مرتبہ

علم الیقین رخت کشیده به عین الیقین رسیده و از عین الیقین در بحر حق الیقین غوطه زده حق مے بیند و حق میداند و حق مے شناسد و حق حق حق میگوید ؎ نصیحت گوش کن جانان که از جان دوست تردارند؛ جوانان سعادتمند پند پیر دانا را؛ نصیحت این ست که الله تعالیٰ محض بفضل خویش و بتصدق نعلین حبیب خویش صلی الله تعالیٰ علیه و آله وصحبه وسلم نقد ایمان که در کیسه هستی تو نهاده است و خلعت ولایت عامه را در بر پوشانیده نعمتیست عجیب و کرامتیست غریب ؎ گر برتن من زبان شود هر موئی یک شکر تو از هزار نتوانم کرد پس بمقتضائے اِنَّ اللهَ یُحِبُّ مَعَالِیَ الْهِمَمِ کمر همت را محکم بسته سعی بکنند که از ولایت عامه عروج نموده بولایت خاصه سرگرم باشند اے یار جانی واے عاشق لاثانی بدان وبفهم که طریقه نقشبندیه و قادریه و چشتیه و سهروردیه و کبرویه و دیگر طریق که اند کلهم حق اند رضے الله تعالےٰ عنهم و موصل بحق و مآل کلهم واحد فنا فی الرسول صلی الله تعالےٰ علیه و آله وصحبه وسلم و فنا فی الله ذات را مے دانند و صفات

رامے خوانند لاکن مثل مشہورست ہر دکان را لذتیست دیگر وہر مکان را شوکتیست دیگر حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ میفرماید ؎ پدرم روضۂ رضوان بدو گندم بفروخت ؛ ناخلف باشم اگر من بجوے نفروشم ؛ حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام گندم کہ غذاے آفاقی است وجان مردم کہ محبت حبیب کبریائیست غذاے انفسی وغذای روحیست از روضۂ رضوانِ بہشت آوردہ تقسیم بفرزندان عالی شانِ خود کردند پس فرزندان خواجگان نقشبندیہ رضے اللہ تعالیٰ عنہم ازآن گندم حلوا پخت کہ لذتش از سرتاپاست کہ وصل عریان را سزاوار بردکانہاے خود داشتہ می خورند ومے خورانند ومے بخشند ہرکہ بردکانہاے ایشان رضی اللہ تعالیٰ عنہم می آید حلواے خورد و حلواے خرد وخانۂ خود را از حلوا پُر مے کند و در بحر حیرت غوطہ زدہ میگوید ع

حیرتم در حیرتم در حیرتم مولانا رومے رحمۃ اللہ علیہ میفرماید

چہ بخیہ است خدا بہر صوفیان حلوا ؛ کہ حلقہ حلقہ نشستند درمیان حلوا

ہزار کاسۂ سر رفت سوی خوانِ فلک ؛ چو درفتاد ازآن دیگ در دہان حلوا

بشرق وغرب فتادست غلغلِ شیرین ؛ چنین بود چو دہد شاہِ خسروان حلوا

پیاپی از سوی مطبخ رسول می آید | که پخته اند ولایک بر آسمان حلوا
بتاب ریز بر دچونکه خورد حلوا تن | بسوی عرش پر دچونکه خورد جان حلوا
بگرد دیگ دل ای جان چو کفچه گرد سپر | که تا چو کفچه دهان پر کنی از آن حلوا
دلی که از پی حلوا چو دیگ سوخت شها | کرم بود که بخشند بتای نان حلوا
خموش باش که گرحق نگویدش کد بد | چه جای نان ندهم بصد سنان حلوا

و فرزندان حضرات قادریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم از آن گندم برفی ساختہ کہ لذتش خورندہ داند نہ کہ بینندہ بر دکانہای خود داشتہ مے خورند و میخورانند و می بخشند ہر کہ بر دکانہای ایشان رضی اللہ تعالیٰ عنہم مے آید برفی مے خورد و برفی میخرد و خانۂ خود را از برفی پر میکند و در بحر تجلی صوری غوطہ مے خورد کہ نہ از خود اثرے و نہ از دیگر خبرے دارد لہذا تجلی صوری از اسرار غامضۂ طریقہ است و بر صوفیان عالی مقام و محبوبان خوش خرام کشوف و مرغوب ست حضرت شاہ شرف بو علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ مے فرمایند

دید حسن خویش با چشم شہود | خود تجلی کرد در ملک وجود

پس غوطہ زن این بحر عمیق از سر تا پا غریق شیخ کبیر حضرت شیخ عبد القادر محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اند لہذا

فیض بخش عالم و عالمیان و اسم ہاے مبارکِ شان رضے اللہ تعالیٰ عنہم عقدہ کشاے جہان و جہانیان۔

فرزندانِ حضراتِ چشتیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم از آن گندم لڈو تیار کردہ کہ لذتش خورندہ داند نہ کہ بینندہ بر دکان ہاے خود داشتہ مے خورند و مے خورانند و مے بخشند و ہر کہ بر دکانہاے ایشان رضے اللہ تعالےٰ عنہم می آید لڈو مے خورد و لڈو میخرد و خانہ خود را از لڈو پُر میکند ایشانند رضے اللہ تعالےٰ عنہم کہ از شراب جامِ الست مست اند ہر گہ از مستیِ خود پاے کوبان می باشند آفاق و انفس را بلکہ عرش را مے جنبانند فانی بذات باقی بصفات اند خصوصاً حضرت مخدوم علی صابر رضی اللہ تعالےٰ عنہم قربیت و محبوبیتِ ایشان ظاہر و باہر ست مے فرمایند ؎ ہو فنا ذات میں کہ تو نہ رہے ٭ تیری ہستی کی رنگ و بو نہ رہے ٭ اِس طرح ڈوب اُسمین اے صابرؔ کہ بجز ہُو کے غیرِ ہُو نہ رہے ٭ و فرزندانِ حضراتِ سہروردیہ رضے اللہ تعالےٰ عنہم از آن گندم مالیدہ تیار کردہ کہ لذتش خورندہ داند نہ کہ بینندہ بر دکانہاے خود داشتہ میخورند

و مے خورانند و مے بخشند و ہر کہ بر دکانہائے ایشان رضی
اللہ تعالےٰ عنہم مے آید مالیدہ مے خورد و مالیدہ مے خرد و خانۂ
خود از مالیدہ پر مے کند ایشانند رضے اللہ تعالےٰ عنہم۔ فنا
فی الرسول صلے اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم فنائے ایشان
رضے اللہ تعالےٰ عنہم مثل فنائے صحابہ رضے اللہ تعالےٰ
عنہم از راہِ صحوست نہ از راہ سکر و لہذا نسبتِ ایشان
رضے اللہ تعالیٰ عنہم ظلّ نسبت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم
آمد زہے کرامت و زہے نجابت و زہے شرافت سرآمد
ایشان و مقبول درویشان حضرت شیخ سعدی سہروردی
مستغرق در بحر فردی میفرمایند ؎ خلافِ پیمبر کسی رہ
گزید، کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید، ؎ ترسم نرسی بکعبہ
اے اعرابی، کین رہ کہ تو میروی بترکستان ست، یعنی
راہ دین محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم شاہ راہ ست
کہ بکعبۂ مقصود میرسد نعوذ باللہ منہا کسے ازین رہ سر گردانید
ترکستان یعنی بجہنم و جہنمیان رسید۔

و فرزندان حضرات کبرویہ رضے اللہ تعالیٰ عنہم از آن گندم
کہجورہ تیار کردہ کہ لذتش خورندہ داند نہ کہ بینندہ بر دکانہائے

خود داشته میخورند و میخورانند و مے بخشند ہر کہ بر دُکانہائے
ایشان رضے اللہ تعالےٰ عنہم می آید کہجور مے خورد و کہجور
مے خرد و خانۂ خود از کہجور پُر میکند آیشانند رضے اللہ تعالیٰ
عنہم از یک نظر خوش اثر خلعت سروری و سرداری سرفراز
میفرمایند کہ اہل جہان گویند ع سگ کہ شد منظور نجم الدین
سگان را سرورست ۂ چون حیوان مطلق را بحق رسانند
حیوان ناطق راکہ پیرامون و خادمان ایشانند چہ خوش نوالہ
بخشند پس زبانِ قلم از ثنائے ایشان رضے اللہ تعالےٰ
عنہم ساکت و بر توسنِ حیرت راکب و ہمین طریق ہمہ اہل
طریق از آن گندم تبرکی طعمۂ نفیس برآے صوفیانِ نفیس
تیار کردہ بر دکانہاے خود داشتہ مے خورند و مے خورانند
و مے بخشند ہر کہ بر دُکانہاۓ ایشان رضے اللہ تعالےٰ
عنہم مے آید طعمہ ہاۓ نفیس میخورد و میخرد و خانۂ خود از طعمۂ
نفیس پُر مے کند آے یار جانی واے عاشق لاثانی باوجود
لذت ہاۓ مختلفہ مآل ہمہ دُکانہا واحد کہ ذات شیرینیست
پس دوستانِ حق در بحر وحدت غرق غیر از وحدت چیزی
دیگر ندانند و نہ بینند بلکہ غیریت را از میان برداشتہ

عین بکد یگر اند سبحان اللہ قول مجتہدان دین و حاکمان شرع متین چہ زیبا آمد کَرَامَاتُ الْاَوْلِيَاءِ حَقٌّ - این قول عام ست نہ خاص الٰہی سر نیاز بر آستانہ جمیع اولیاء امت مرحومہ دار بحرمۃ النبی وآلہ الابرار - وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ ط

بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط

تمام شد رسالہ دکان شیرینی

رسالہ موسوم

فال صحیح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَيْرِ الْمُرْسَلِيْنَ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ بَعْدَهٗ ؎ نصیحت گوش کن جانان کہ از جان دوست تر دارند جوانان سعادتمند پند پیر دانا را ؛ نصیحت این ست کہ اللہ تعالٰی

بہ فضل خویش و بتصدق نعلین حبیب خویش صلّی اللہ تعالیٰ
علیہ و آلہ وصحبہ وسلم نقدِ ایمان کہ در کیسۂ ہستیٔ تو نہادہ است
و خلعت ولایت عامۃ در بر پوشانیدہ نعمتی ست عجیب و
کرامتیست غریب سعی بکنی و جانزابکنی کہ از ولایت عامہ
عروج نمودہ بولایت خاصہ برسی صوفیانِ عالی مقام
و دوستانِ خوشخرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم فرمودہ اند العلمُ
نقطۃٌ گوش دار و ہوش را بر آن آر مولانا رومی رحمۃ اللہ
علیہ شرحش مے کند و میفرماید ؎ چشم بند و گوش بند و
لب بہ بند ٭ ورنہ بینی سرِّ حق بر من بخند ٭ ای یار جانی وای
عاشق لاثانی صدف کہ کمترین اشیاست بانکساریٔ تمام
لب کشادہ قطرۂ آب را از لب فرو بردہ در دل گرفتہ
لبِ خود را مستحکم بستہ در بحرِ عدم مستغرق گشتہ وقتی کہ از
استغراق افاقہ یافتہ سر بر آوردہ لب بحمد و ثنایٔ او سبحانہ
کشادہ مے گوید الحمدُ للہِ علیٰ نِعمَائِہٖ وَاِحسَانِہٖ او
سبحانہ تعالیٰ دُرِ بے بہا از سینۂ او بر آوردہ ہمہ آفاق را منور
مے فرماید چنانکہ حیرت دامنگیر آفاق مے گردد ای صوفیان
صادق ولے طالبانِ حاذق وقتیکہ او سبحانہ تعالےٰ

شمارا اشرف المخلوقات فرمودہ است در قربِ الٰہی از سعی
صدف کم نباشید پس فرمودۂ مولانا رومی رحمۃ اللہ را در عمل
آرید ؎ چشم بند و گوش بند و لب بہ بند ؛ ورنہ بینی سرِّ
حق بر من بخند ؛ خواب کہ از دریچۂ چشم مے آید اسم ذات
یعنی اَللّٰہُ را ہمراہِ او بردہ در دل ودیعت نہادہ چشم
بند نمائید و ہمین طریق از راہِ گوش و ہمین طریق از راہِ لب
بردہ مثل صدف لب بند کردہ در دریاے نیستی غوطہ
خوردہ مستغرق بجمالِ حقیقی و کمالِ محبوبِ تحقیقی باشید
وقتیکہ از دریای نیستی افاقہ یافتہ سر بر آوردہ چشم کشادہ
دُردانۂ وحدانیت را در آفاق و انفس انداختہ آفاق و انفس
را منور و مشرف ساختہ بگوئید ؎ دیدہ غیر ترا نہ می بیند

یک قسم صد قسم ہزار قسم ؛ گوش جز قول تو نمی شنود
یک قسم صد قسم ہزار قسم ؛ لب مقابل کسے نہ می آید
یک قسم صد قسم ہزار قسم ؎ چشم بکشا و جمالِ یار بین
ہر طرف ہر سو رخِ دلدار بین ؛ در خبر وارد است اَلنَّوْمُ

اُخْتُ الْمَوْتِ وقتیکہ نوم را موافق ارشادِ مولانا رومی
رحمۃ اللہ علیہ طلبید بہ یقین کہ موت را باحسن وجوہ خواہید

طلب بید ؎ جانِ ہر بندہ ستاند ملک الموت بزجر ؛؛ از جرِ حاجت نبود عاشقِ جان افشان را ؛؛ پس صوفیِ صاف چشم و لب که در قبر کشاید از صدف سینۂ صافی خود گو ہرِ وحدانیت برآورده قبر را پر کند حتّے که لبِ منکر نکیر از سوال بند گردد و نپرسند که خدائے تو کیست باز بد ستور سابق چشم و لب بوحدانیت محبوب بند کرده مثل عروس بخسپد باز روز حشر و نشر سر از جیب قبر برآورده حشر را پر از گو ہرِ وحدانیت کرده میگوید و میخروشد ؎ روزِ قیامت ہر کسے در دست گیرد نامۂ من نیز حاضر میشوم تصویر جانان در بغل قربانِ پیرانِ ما رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم شویم که از یک نکتۂ معرفت از ولایت عامه برآورده در ولایت خاصه غوطه داوند ؎ گر بر تنِ من زبان شود ہر موئے ؛؛ یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد ؛؛ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلیٰ خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

تمام شد رساله قال صحیح

رسالہ موسوم

بہ

مست ناز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین الصلوٰۃ والسلام علی خیر المرسلین محمد و آلہ وصحبہ اجمعین بعد ہ ای یار جانی وای عاشق لاثانی

نصیحت گوش کن جانان کہ از جان دوست تر دارند
جوانان سعادتمند پند پیر دانا را

نصیحت این ست

وسعت میدان ارادت بیار
تا بزند مرد سخنگوی گوی

ای یار جانی وای عاشق لاثانی

بادشاہان مال مست و ما فقیران حال مست
خوبرویان ناز مست و عاشقان دیدار مست

نظارہ اگر پھر تا نخ یار سے جانان
ہمکو بھی خبر اپنی سروکار کی ہوتی

ای سرو ناز حسن کہ خوش میروی بناز
عشاق را بناز تو

ہر لحظہ صد نیاز ؛ فرخندہ باد طالع نازت کہ در ازل ؛ ببریدہ اند بر قدِ سروت قبائے ناز ؛ پس مستی شئی عجیبٌ وغریبٌ ارباب مستی در بحر مستی چنان مستغرقند کہ نہ از ذاتِ خود اثرے و نہ از دیگر خبرے دارند پس بادشاہان اولوالعزم سر مستی از جیبِ مستیِ خود برآوردہ متوجہ بطرفِ آسایشِ خلق اللہ کہ عیال اللہ اندمے شوند پس آسایشِ خویش در آسایشِ درویش میدانند لہذا مقبول جنابِ ایزدی شدہ بخطابِ ظل اللہ مخاطب اند زہے شرافت وزہے کرامت پس او سبحانہٗ تعالےٰ ظل خود بر سرِ ایشان و ظل ایشان بر سرِ خلقِ جہان انداختہ جانِ جہانیان گردانید ہر قدر کہ جان تر و تازہ ہمانقدر جہانیان تر و تازہ پس بر ما جہانیان دعاء ایشان واجب و لازم وَلُوجُوبِ الدُّعَا فقرایان صاحبِ حال سر مستی از جیبِ مستیٔ خود برآوردہ بطرف جزئی و کلی شاہان متوجہ مے شوند و در حفاظت خود میدارند و ہر کدورتے کہ از آفاق بایشان میرسد جذب میفرمایند گاہے شاہان را از عنایتِ ایشانِ الٰہی بخشند و گاہے نہ می بخشند آ ای یار جانی واے عاشقِ لاثانی

از محبوبان سبحانی گروہے قطب الارشاد و دگروہے قطب مدار
قطب ارشاد ماموربخدمت عاشقان و صوفیان و سوختگانند
سے گرمے فروش حاجت رندان رواکند ؛ ایزد گناہ بخشد
و دفع بلا کند ؛ یعنی دفع بلائے جہان از طفیل ایشان مے کند
سے در حلقۂ عشاق دل شمس بجستیم ؛ آن شیفتہ را معتکف
کوے تو دیدیم ؛ کارخانۂ ارشاد و تکمیل با ایشان سپردہ اند
و قطب مدار ماموربخدمت شاہان و جہانیان اند ہمہ تصرفات
جہان در قبضۂ ایشان ست ہرچہ خواہند مے کنند کارخانۂ
جہان و جہانیان با ایشان سپردہ اند آے یار جانی وای عاشق لاثانی
در آثار اکابر امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم آمدہ است
نِعْمَ الْاَمِیْرُ عَلٰی بَابِ الْفَقِیْرِ وَ بِئْسَ الْفَقِیْرُ عَلٰی بَابِ
الْاَمِیْرِ۔ آے یار جانی واے عاشق لاثانی ہمہ طریقہائے
دوستانِ الٰہی چہ طریقہ حضراتِ نقشبندیہ و حضراتِ قادریہ
و حضراتِ چشتیہ و حضراتِ سہروردیہ و حضرات کبرویہ
و حضراتِ شطاریہ و حضراتِ رفاعیہ و حضراتِ مداریہ
و دیگر طرق رضے اللہ تعالےٰ عنہم کہ اند کلہم حق اند و موصل
بحق و ہریک طریقہ را خصوصیات علٰحدہ اند خصوصیات

ترجمہ
اچھا ہے امیر اوپر دروازے فقیر کے اور بُرا ہے فقیر اوپر دروازے امیر کے۔

حضرت ذاتِ مرتضوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہ از واسطۂ
حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ بحضرت بایزید
بسطامی رحمۃ اللہ علیہ رسیدہ خصوصیاتِ دیگر دارد و در حدیث
نبوی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم وارد شدہ است
مَا صَبَّ اللّٰہُ فِیْ صَدْرِیْ شَیْئًا اِلَّا وَصَبَبْتُہٗ فِیْ
صَدْرِ اَبِیْ بَکْرٍ یعنی آن چیز کہ خدا تعالےٰ در سینۂ من انداخت
تمام وکمال در سینۂ ابی بکرؓ انداختم پس توجہ ہمین ست
کہ از سینۂ مبارکِ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ
علیہ وآلہ وصحبہ وسلم در سینۂ حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالےٰ
عنہ رسید سینہ بسینہ قلب بقلب روح بروح سرّ
بسرّ خفی بخفی اخفیٰ باخفیٰ نفسی بہ نفسی قالب بقالب
معیتِ یار بیار و اقربیتِ دلدار بدلدار و بین المحب والمحبوب
عقد استوار وظہورِ محبوب بر در و دیوار و باطن خالی از
اغیار و گرفتاری بذات بحت کہ مقام حیرت ست و آشفتگی
مقام مراقبہ کمالات نبوت ۱۲
بمنشاء کمالاتِ رسالت کہ حیرت در حیرت ست و شکستگی
بمنشاء کمالاتِ اولوالعزم کہ ع حیرت اندر حیرت اندر حیرت ست
وظہور عظمت وکبریائی بحقیقت کعبہ وکلامِ محب با محبوب

درحقیقتِ قرآن و کمال آشفتگی درحقیقتِ صلوٰۃ مورد آرِحنی یا بلالُ و غوطہ زنی در معبودیتِ صرفہ و انسیت درحقیقت ابراہیمیؑ کہ انسیت خاص ست و فزونی در حقیقت موسوے کہ محب ذات ست و غوطہ زنی در بحر محمدی کہ محب و محبوب ست ؎ ای ظاہر تو عاشق و معشوق باطن ست ٭ روے ترا کہ دید بہ کونتو ساکنشست و نازپروری بذاتِ احمدی کہ محبوب صرفہ است و فیض یابی درحب صرفہ کہ مرکز دائرۂ احمدی ست صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ و صحبہ و سلم ذاتِ لاتعین تعین را چہ یارا کہ دم از لاتعین زند ؎ مجلس تمام گشت و بپایان رسید عمر٭ ماہمچنان دراولِ وصفِ تو ماندہ ایم ٭ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط

تمام شد رسالۂ مستِ ناز

رسالہ موسوم

بہ

نسبتِ خاص

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الصلوٰۃ والسلام علی خیر المرسلین محمد وآلہٖ وصحبہٖ اجمعین بعدہ اے یار جانی واے عاشق لاثانی اسمع بسمع القبول أعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یحبہم ویحبونہٗ دوست میدارد اللہ تعالے مارا و دوست میداریم ما اورا سبحانہ پس اللہ سبحانہ تعالے نسبت محبت کہ بین المحب والمحبوب ثابت فرمودہ است حسنی ست عجیب و دولتی ست غریب

نسبت آنچنینست گویم مدح او تا قیامت کم نگردد شرح او

نسبت محبت کہ درمیانِ خدا وحبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ثابت ست و درمیان رسولِ خدا و صحابہ کرام وآل عظام و پیررا با مرید و مریدرا با پیر و پدررا با پسر و پسرا

با پدر و اُستاد را با شاگرد و شاگرد را با اُستاد و بادشاه را با رعایا
و رعایا را با بادشاه و خویش را با خویش و درویش را با
درویش و امیر را با امیر و فقیر را با فقیر که ثابت ست احوالی
ست عجیب و غریب که صاحبش میداند و مے فهمد و در حین
التذاذ مستغرق مے باشد که مخصوص بذاتِ اوست نه بدیگری
این نه آن و ولتیست جسیم و نه آن نعمتیست عظیم که از تحریر و
تقریر راست آید بمثالے واضح و لائح گردانیم گوش دار
و هوش را بر آن گمار شخصی از خورندهٔ نبات لذتش را دریافت
هر چه بیان کند خلافِ آن لذت آید تا وقتیکه نبات
در دهانش نه اندازد و از لذتش سیراب و شاداب نگردد
پس نسبتِ محبت همان لذت نبات ست تا پیر در
قلب مرید نه اندازد مرید از لذتش سیراب و شاداب
نه گردد این نسبت آن چیست گویم مدح او که تا قیامت کم نه گردد
شرح او که الله تعالیٰ اُمتِ مرحومه را از نسبت محبت خاصِ خود بهره ور
فرموده در زمرهٔ دوستان خود دارد آمین یا ربّ العٰلمین وَصَلَّی
اللهُ تَعَالیٰ عَلیٰ خَیرِ خَلقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصحَابِهٖ اَجمَعِینَ
بِرَحمَتِكَ یَا اَرحَمَ الرَّاحِمِینَ تمام شد رسالہ نسبتِ خاص

رسالہ موسوم
بہ
ناز و نیاز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر المرسلین محمد وآلہٖ وصحبہٖ اجمعین بعدہ ای یار جانی وای عاشق لاثانی بشنو بشنو کلمہ ثانی اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ بشنو ودر بحر معنی مستغرق شو۔ معنی این ست بیت آنی خدا تجکو خدائی سازوار ہے وہی گدا تجکو گدائی سازوار ہے خدائے یعنی وحدہ لاشریک کہ سزاوار خدائی یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہٗ کفواً احد سزاوار خدائی ہے یعنے

ملیک مالک مولی الموالی لہٗ وصف التکبر والتعالی

اِلٰہُ الْخَلْقِ مَوْلَانَا قَدِیْمٌ وَمَوْصُوْفٌ بِاَوْصَافِ الْجَمَالِیْ
سزاوار خدائی یعنی اَللّٰہُ حَیٌّ اَللّٰہُ عَلِیْمٌ اَللّٰہُ مُرِیْدٌ
اَللّٰہُ قَدِیْرٌ اَللّٰہُ سَمِیْعٌ اَللّٰہُ بَصِیْرٌ اَللّٰہُ کَلِیْمٌ اَللّٰہُ
مُتَکَوِّنٌ سزاوار۔ خدائے یعنی مُسْتَجْمِع جمیع صفاتِ کمالات
مُنَزَّہ عن جمیع نقصانات سزاوار۔ خدائے یعنی اَللّٰہُ رَازِقٌ
اَللّٰہُ نَاصِرٌ اَللّٰہُ حَافِظٌ اَللّٰہُ سَتَّارٌ سزاوار۔ خدائے یعنی
ذِکر اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہُ اَللّٰہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم
سزاوار۔ خدائے یعنی وَرَاءُ الْوَرَاءِ ثُمَّ وَرَاءُ الْوَرَاءِ ثُمَّ
وَرَاءُ الْوَرَاءِ موافق فرمودہ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ
ے تیمارِ غریبان سببِ ذِکرِ جمیل ست ؛ جانان مگر این قاعدہ
در شہرِ شما نیست ؛ سزاوار۔ بیت ای خدا تجکو خدائی سازوار
وی گدا تجکو گدائی سازوار ؛ خدائے یعنی وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ
لَہٗ بجا سزاوار۔ گدائی یعنی عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ بحبیب
خدا صلعم سزاوار گدا چیزے ندارد ہر چہ دارد از محبوب و مطلوب
خود کہ مقابل اوست دارد پس ذاتِ محمد ای صلی اللہ
علیہ وآلہ وصحبہ وسلم مقابل لا تعین شدہ کمالاتِ ذاتی و شیونی
و صفاتی و اعتباری جذب نمود موافق فرمودہ مولانا روم

رحمۃ اللہ علیہ سے جو دمیجوید گدایان و ضعاف ؛ ہمچو خوبان کآئینہ جویند صاف ؛ جود ذات محبوب کہ وحدہٗ لاشریکَ لَہٗ است گدایان ذات محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ضعفا مراد بہ عبدیت اوست صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کہ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ است ذات وَحْدَہٗ لاشریکَ لَہٗ کہ جو دمطلق ست عبدہٗ وَرَسُوْلُہٗ را از رو بروئے خود کشیدہ کمالات ذاتی و شیونی و صفاتی و اعتباری را بخشید پس گدائی مبدل بغنائی گردید بیت یارب تو کریمی و رسول تو کریم ؛ صد شکر کہ ہستیم میان دو کریم ؛ بیت دید حسن خویش را چشم شہود ؛ خود تجلی کرد در ملک وجود ؛ درینجا دقیقہ ایست شگرف کہ بر اہل نظر و فکر پوشیدہ نیست خوبرویان نازنیان آئینہ را رو بروئے خود کشیدہ از چشم ظاہرش جمال خویش دیدہ آشفتگیہا و سوختگیہا پیدا مے کنند و میگویند آنَا مَحْبُوْبٌ وَآنَا مَطْلُوْبٌ پس اللہ تعالیٰ آئینہ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم را رو بروئے خود کشیدہ از چشم ظاہرش جمال خویش دیدہ فرمود اِنِّیْ آنَا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا آنَا

فَاعْبُدُوْنِ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ ونیز فرمود اَنَا الْمَوْجُوْدُ اَنَا الْمَحْبُوْبُ انا الْمَطْلُوْبُ انا الْمَقْصُوْدُ پس جمالِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم عجب جمالیست عجیب وغریب کہ آئینہ داری جمالِ ایزدی میکند سبحان اللہ والحمد للہ والمنۃ **بیت** ای ظاہر تو عاشق ومعشوق باطن ست ؛ روے ترا کہ دید بکوئے تو ساکن است الٰہی این مسکین را وجمیع اُمتِ مرحومہ را از رویتِ جمال او صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم محروم مگردان۔ چہ در دنیا وچہ در عقبیٰ بحرمتِ جمال او صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اَللّٰھُمَّ لَا تُفَرِّقْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ حَبِیْبِكَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ اَللّٰھُمَّ لَا تُفَرِّقْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ حَبِیْبِكَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ اَللّٰھُمَّ لَا تُفَرِّقْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ حَبِیْبِكَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ **بیت** خیالِ روے تو در ہر طریق ہمرہ ماست ؛ نسیم موئے تو پیوند جان آگہ ماست

؎ یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَیَا سَیِّدَ الْبَشَرِ ؛ مِنْ وَّجْھِكَ الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرُ ؛ لَا یُمْکِنُ الثَّنَآءُ کَمَا کَانَ حَقُّہٗ ؛ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر ؛ وقصہ مختصر

قصہ مختصر ؎ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ محمدٍ وّ آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

تمام شد رسالۂ ناز و نیاز

رسالۂ موسوم

بہ

زیر وبم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر المرسلین محمدٍ وّ آلہٖ وصحبہٖ اجمعین بعدہٗ ای یارجانی واے عاشق لاثانی مولانا روم شیخ زمانی رحمۃ اللہ علیہ مے فرماید ؎ سرّ پنہان ست اندر زیر وبم ؎ فاش گر گویم جہان برہم زنم ؎ مراد شیخ رحمۃ اللہ علیہ از زیر وبم واللہ اعلم لاکن در فہم قاصر فقیر کہ مے ریزند شکراً للمعطی وامینماید ؎ وحدت مین زیر وبم کے یہ فرق مجاز ہے ؎ دیکھو ذرا تو غور سے کچھ امتیاز ہے ؎

مراد از زیر قلب شیخ بے نظیر۔ و مراد از بم قلب مبارک جناب حضرت سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و صحبہ اجمعین۔ اے یارِ جانی وای عاشقِ لاثانی ہر ما فوق بم و ماتحتِ او زیر مثلِ اصل و فرع اصل بم و فرع زیر اے یار جانی وای عاشقِ لاثانی جمالِ محمدیؐ صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم آئینہ داری جمال بیچونے و کمال محبوبی مے کند دریجا لفظِ زیر و بم را گنجایش نیست بلکہ خلعت محب و محبوب برقامتِ محبوب راست می آید سبحان اللہ عجب آئینہ داری ست کہ دلدار را از چشم اغیار مستور و محبوب داشتہ خود بخود بچشم ظاہر مشاہدہ نمودہ حتے کہ از خلعتِ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی سرفراز شدہ مستغرق در بحر مشاہدۂ محبوبِ خارجی مطلوب حقیقی ست بلا تشبیہ نہ مے بینی کہ آئینہ زید را از چشم کلہ بصر شدہ مے بیند و مے نازد و مے گوید ؎ مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ، بہر این گفت احمدِ مختار، و غیر کہ در آئینہ می بیند ظلی ست از ظلال محبوب نہ اصل محبوب و نہ ذاتِ محبوب شَتَّانَ مَا بَیْنَہُمَا آن وصل است

ترجمہ
نہیں کجی کی
نظر نے اور
زیادہ بڑھ گئی

و این فصل چہ نسبت فصل را با وصل و وصل وصل وصل ست
فصل فصل۔ پس صحابہ و اہل بیت رضی اللہ تعالےٰ عنہم ہر قدر
کہ محبت و نسبت بجمالِ محمدی صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ و
صحبہ وسلم داشتند ہمان قدر جمالِ ایزدی را مشاہدہ نمودند
مَنْ رَآنِی فَقَدْ رَأَ الْحَقَّ ،، بہر این گفت احمد
مختار ،، آمدم بر سرِ مطلب ذات حضرت محمدی صلی اللہ
تعالےٰ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم بم۔ و ذات حضرت صدیق اکبر
رضی اللہ تعالےٰ عنہ زیر۔ و ذاتِ حضرت صدیق اکبر رضی
اللہ تعالےٰ عنہ بم۔ و ذات حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ زیر
و ذات حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ بم۔ و ذات حضرت
عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ زیر۔ و ذات حضرت عثمان رضی
اللہ تعالےٰ عنہ بم۔ و ذاتِ حضرت علی مرتضےٰ رضی اللہ تعالےٰ
عنہ زیر۔ و ذاتِ حضرت علی مرتضےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بم
و ذات حضرت فاطمۃ الزہرا و ذاتِ حضرت امام حسنین
رضی اللہ تعالےٰ عنہم زیر۔ و ذات حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ
تعالےٰ عنہ بم۔ و ذات حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ
زیر۔ و قس علی ہذا قلوبِ پیران بم و قلوبِ مریدان زیر۔

این نوبت دین محمدی صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وصحبہ وسلم تا روز قیامت قایم و دایم باشد وقتیکہ این نوبت بآخر رسد حکم از محبوب حقیقی و مطلوب تحقیقی باسرافیل خواہد رسید کہ ای اسرافیل این زمان واسطۂ روے محمدی صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وصحبہ وسلم درجہان نماند بدم صور را وجہان را برہم زن تاکہ روز قیامت قائم گردد پس بمجرد دمیدن صور تمام جہان تہ وبالا شدہ روز قیامت قائم خواہد شد و در آن روز اکرام محمدی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وصحبہ وسلم و نعمہای سرمدی کہ بذات محمدی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وصحبہ وسلم متعلق اند ہویدا و پیدا خواہند شد در آن زمان چشمہاے مردمان خیرہ شدہ در بحر تحیر غوطہ زدہ خواہند گفت سبحان اللہ والحمد للہ این چہ مراتب اند کہ مخصوص بذات محمدی صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اند

بیت

ہمہ انبیا در پناہ تو اند مقیم در بارگاہ تو اند

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

تمام شد رسالہ زیروبم

رسالہ موسوم

بہ

برزخ محمدی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لاھلہ والصلوۃ علی اھلہا اما بعد بیت قفلہای ناکشادہ مانده بود ٭ از دم انّا فتحنا برکشود ٭ خارج را در عدم راه نیست و عدم را نیز در خارج ۔ کہ ہر دو ضد یکدیگر اند پس واسطہ باید کہ بین الضدین رابطہ نماید الحمد للہ جمال محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم چہ خوش واسطہ آمد ۔ کہ برزخ گردید درمیان خارج و عدم خارج را بواسطہ آئینہ وار ی جمال خویش در عدم ۔ ظہوری رسانید وعدم را نیز بواسطہ جمال خویش نمودی بود گردانید آین چہ کرشمہ واریست کہ ضد را در ضد رسانید و ظہور ہر دو را در ضد او باتمام رسانید با وجود امکانیت و عبدیت ظہور ربوبیت را ہستی و نمودی بود ازہستی بلا تشبیہ زید کہ در خارج موجود ست خواست کہ کمالات خود را ظاہر نماید آئینہ را روبروی خود کشید جلوہ گری و نمود کمالات خویش را ظاہر نمود پس آئینہ حادث و ممکن با وجود امکان ظہور کمالات زید را ہستی اگر آئینہ نبودی ظہور کمالات زید ہرگز نبودی پس جمال محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم اگر نبودی ظہور ربوبیت ہم نبودی

قفلہائی ناکشادہ ماندہ بودی ٭ از دم انا فتحنا برکشودی ٭ تمت

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب

الحمد للہ و المنۃ مجموعہ ملفوظات پیر و دستگیر روشن ضمیر سیدنا و مولانا و مرشدنا حضرت محمد نعیم المعروف بہ مسکین شاہ صاحب قبلہ مدظلہ و عمم فیضہ المسمّٰی بہ

طمانینۃ القلوب فی ذکر المحبوب

المعروف بنام تاریخی

لذات مسکین

۱۳۱۱ھ

جلد ثالث

مشتمل بر دوازدہ ارشادات مفصلہ ذیل

خلافت نامہ جانشین	اجازت نامہ خلفاء	نصیحت خلفاء	نصیحت موجزہ جلا فت
الہام اجازت	دعوت مسنون	مکتوبات	خصائص نقشبندیہ
تعلیم المریدین	خلافت نامہ	وصیت شیخ	سلب الامراض

کمینہ غلامان حضرت ایشان فقیر مسکین ابو طاہر محمد عبد القادر غفرلہ بکمال التصحیح لقالب طبع رسانید

در مطبع ابو العلائی حیدرآباد دکن طبع شد

۱۳۱۲ھ

خلافت نامہ جانشین



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر المرسلین محمدٍ
وآلہٖ وصحبہٖ اجمعین ۞ بعد حمدِ وصلوٰۃ میگوید فقیر حقیر بمقتضائے
الولد سر لابیہٖ فرزندی ونور چشمی غلام محمد المعروف بہ جیراتی میاں
مرآتِ اسرارِ فقیر ہر چہ کہ از افضالِ الٰہی وتصدقِ پیرانِ سرہندی
رضی اللہ تعالیٰ عنہم از واردات وواقعات ودیگر حالات کہ ظاہر فقیر
متجلی وباطن فقیر متجلی آئینہ داری بادست باوجودِ این مراتبِ سلوکِ خواجگان
نقشبندیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم از ابتدا تا انتہا طی نمود حتی کہ مراقبہ احدیت
کہ از قلب تا بقالب ست بہ جریانِ اسم ذات مسرور و از کدورات
بشری دور بعدہٗ منگیر حالِ ولایتِ ظلال کہ مسمی بولایتِ اولیا و ولایتِ

صنوبری و ولایت ظلیہ است معیت او تعالی با خود و با ہر ذرات حکمیات
مرغوب با جمعیت خاطر و با حضور و اگاہی احوالش بیخودی و بیہوشی استغراق
و اضمحلال از سیر آفاقی و سیر انفسی سیراب بعد از ان در ولایت کبری کہ مسمی
بولایت انبیا و ولایت اصلیہ کنایت از مراقبۂ اقربیت و مراقبات
ثلاثہ محبت و مراقبہ اسم ظاہر ست او شان راسیر افتاد بفضلہ تعالی فنا
و بقای آنجا را حاصل نمودہ کہ فناء الفناست بفناء انا مشرف گردید
بعد از ان سیر در ولایت علیا کہ ولایت ملائکہ اعلی ست و عبارت
از مراقبہ اسم باطن ست افتاد و نیز باطن از انوار اسم باطن چنان متجلی
گشت کہ ظاہر در بحر تحیر مستغرق گردید بعد از ان از فیض مراقبۂ کمالات
نبوت کہ مراقبۂ ذات بحت ست فیضیاب شد و بقدر استعداد و رہنما
چشم حیرت کشود بعد از ان از مراقبۂ کمالات رسالت و از مراقبۂ
کمالات اولو العزم صاحب جزم شدہ بایمان حقیقی تحقیقی متجلے و از خلعت
شرع متحلی شد بعد از ان از مراقبات حقایق آلہیہ کہ عبارت از مراقبہ
حقیقت کعبہ و از مراقبہ حقیقت قرآن و از مراقبہ حقیقت صلوۃ و از
مراقبہ معبودیت صرفہ است سرفراز شدہ آنچہ رسا الوار کہ در حقایق
آلہیہ مبدا فیض ست و مورد فیض ہئیت وحدانی کہ مجموعہ لطائف عشر
عاشق لاثانی ست در ینباب بقدر استعداد خویش فیضیاب اللہم زد فی احوالہٖ

واعمالہ بحرمۃ حبیبک وآلہ وصحبہ بعد ازان در حقایق انبیا
کہ عبارت از حقیقت ابراہیمی و حقیقت موسوی و حقیقت محمدی و حقیقت
احمدی تا مرتبہ لاتعین ہمہ مراتبات خاص و مقامات اختصاص بذات ستودہ
صفات ذات محمدی و احمدی مشرف شد حتی کہ مدہوش در عین ہوش
در حقیقت محمدی کہ محب و محبوب خود ست بیہوش بودند کہ ندا الرحیل
الی البیت الجلیل کہ بنابش از حضرت خلیل است بقول حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ
مرا در منزل جانان چہ امن و عیش چون ہر دم ؛ جرس فریاد میدارد کہ بربندید
محملہا ؛ دادند ہمراہ فقیر از طواف بیت العتیق و زیارت مبارک روضہ
شریف نبی شفیق صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وصحبہ وسلم مشرف شدہ بسعادت
قدمبوسی ثمرہ شجرہ نقشبندیہ چراغ خاندان مجددیہ موافق ارشاد حضرت
مولانا رومی قدس سرہ ؎ بایزید اکعبہ را دریافتی ؛ صد بہا و عز و صد
فر یافتی ؛ عمرہ کردی عمر باقی یافتی ۔ صاف گشتی بر صفا شتافتی ۔ لیس
مثلہ فی ہذا الزمان و فیضہ عام فی الجہات الاربعۃ
فانی فی ذات الغنی اعنی حضرت خواجہ عبد الغنی ادام اللہ
ظلالہم علی روس الخادمین مشرف شد از سمع تقریر مقامات نقشبندیہ واز
تفسیر منازلات مجددیہ خوشحال بر حال فرزندی و ارجمندی
عنایت بلیغ فرمودہ از اشراق باطن دریافت فرمودہ از سبق مراقبہ حقیقت

احمدی سرفراز فرمودہ علم الفِ احمدی را کہ عبارت از محبوبیت ذات ست در دل فرزندی ارجمندی نصب فرمودند موافق فرمودۂ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ ؎ نیست بر لوح دلم جز الف قامتِ دوست ٭ چکنم حرفِ دگر یاد ندا د اوستادم فقیرزادہ را نزدیک خود طلبیدہ دستِ مبارک خود ہمچون ید بیضای موسوی از گریبان عالیشان برآوردہ بر سینۂ بی کینہ گردانیدند و از دم عیسوی نیز مشرف فرمودہ نوعی اجازت طریقہ ارشاد فرمودند و باز بوقت رخصت ؎ ایام نوربہار گل از بوستان جدا از یار مباد ہیچکس از دوستان جدا ۔ از دستِ مبارک خود پیالہ چائے طیار فرمودہ بمقتضائے حدیثِ شریف سُوءُ المؤمنین شفاءٌ لب مبارک خود رسانیدہ دوائے علل معنوی فرمودہ بفقیر حقیر ارشاد فرمودند۔ کہ این پیالہ بہ شاہصاحب خرد دہید پس فقیرزادہ از نہایت سرور و فرح از خود رفتہ باہستی خود در پیالہ غوطہ زدہ معروضہ داشت ؎ ما در پیالہ عکس رخ یار دیدہ ایم ٭ اے بیخبر ز لذتِ شرب مدام ما و نیز از کمال محبت و شفقت ارشاد فرمودند کہ من دولتِ خود را بفرزند تو بخشیدم و در حفظ اللہ سپردم ۔ فقیر بعرض رسانید کہ امیدوار این دولت فقیر بود الحمد للہ کہ فقیرزادہ بآن سرفراز شد زہے کرامت

وسعادت پس از قدمبوسی تمام ورنجیدگی تام فقیر دلگیر از شہ بے نظیر

؎ الوداع اے مایۂ جان الوداع ❊ الوداع اے شاہ عرفان الوداع

رخصت شدہ نظر بر قدم وقدم بر عدم چشم پرنم رخ بطرف بیت اللہ

نمودہ مانند صبا صحرا نوردی کردہ واخل کعبۂ صوری ومعنوی گردید کہ ندای

غیب الغیب در گوش ہوش رسید ؎ بانگ می آید کہ اے طالب بیا ❊

جود محتاج گدایان چون گدا ❊ جو دمیجوید گدایان وضعاف ❊ ہمچو

خوبان کائنہ جوید صاف ❊ فیض مراقبہ حُبّ صرفہ ومراقبہ لاتعینؐ

بر ہیئت وحدانی فرزندی وارجمندی ریختند از حضیض تعینّ

بردہ باوج لاتعینّ رسانیدند وسرفراز فرمودند تم القالُ و

ملیقی الحالُ وکلّ لسانی علیہا دالّ پس فقیر حقیر فرزند ارجمند

کمر بند قناعت برکمر بستہ دستار کرامت بر سر نہادہ خرقۂ زہد و

عبادت در بر پوشانیدہ جانشین خود کہ ظاہراً جائے فقیر وباطناً

جائے پیران روشن ضمیرست گردانید باوجود اجازت

حضرت خواجہ اجازت خود را نور علی نور دانستہ اجازت

طریقۂ نقشبندیہ وقادریہ وچشتیہ وسہروردیہ وکبرویہ

مثل اجازت فقیر کہ از پیر دستگیر خود رسیدہ دادہ بخدا وبدوستان

خدا سپردم اللّٰھم اجعلہ ھادیًا ومھدیًا ومستقیمًا علی الشریعۃ

المصطفویہ صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ و صحبہ و سلم

آمین یا رب العالمین و یا خیر الناصرین ط

پس آنانکه دامنگیر فقیر هستند و نسبت باطن خود را موافق استعداد خود میدارند و از حضور و آگاهی طریقه آگاه هستند - آگاه باشند که محافظت نسبت خود در محبت فرزندی موجب ارجمندی دانند مبادا فتور محبت سرایت در نسبت کند و غیرت ایزدی جوش زند اللهم احفظهم عن هذا البلاء العظیم واهدهم الصراط المستقیم - و آنانکه نابینا اند از مبحث خارج اند عدم او وجود شان در محبت برابر است و آنکه طالب خداست بقبول دل اخذ طریقه از و نماید و مقامات موصوفه را بواسطه شان حاصل سازد - صلی اللہ تعالی علی خیر خلقه محمد و آله و صحبه اجمعین



اجازت نامۂ خلفا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

الحمد للہ رب العالمین والصلوة والسلام علی سید المرسلین محمد و آله و صحبه اجمعین بعده بدانید و بفهمید که -

مراقبۂ احدیت و مراقبۂ معیت و لایت اولیاء اللہ رحمتہ اللہ تعالی علیہم است صاحب این ولایت نہ از ذات خود اثری و نہ از دیگر خبری دارد لہذا صاحب این مقام لازمیت نہ متعدی و لایت کبری کہ ولایت انبیا است علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام کنایت از مراقبۂ اقربیت و مراقبۂ محبت است صاحب این ولایت از خود اثری و از غیر خبرے دارد لہذا متعدی ست کہ فیضش بدیگرے سرایت می کند مانندِ آبِ صاف کہ در کلوخ بی جان سرایت می کند و رگ و ریشہ اش را زندہ و تر و تازہ می گرداند طالب بے جان از دم عیسوئیش زندہ می شود و می گوید ہذا پدر حقیقی کہ از برکتِ نفوسش زندگئی ابد الآباد یافتم ؎ گر بر تنِ من زبان شود ہر موئے یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد ؛؛ پس این صوفیانِ صاف دل از مراقبۂ اقربیت عروج نمودہ بمقامات فوق نیز رسیدہ اند حضور و آگاہی و طمانیت و سکینت و نسبت خاص کہ خاصۂ خاندان عالیشانِ حضراتِ نقشبندیہ رضوان اللہ تعالی عنہم است بقدر استعداد خویش نقد وقت می دارند لہذا فقیر ایشان را اجازت طریقہ دادہ بار خلافت بر سر ایشان نہادہ بخدا و بحبیب خدا سپردہ جبین نیاز بہ سجدات شکر خدا و حبیب خدا صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم

سائیدہ بہ عجز تمام عرض می سازد و سپردم تبو مایۂ خویش را تا
تو دانی حساب کم و بیش را۔ الٰہی بحرمت حبیب تو صلی اللہ تعالیٰ
علیہ و آلہ و صحبہ وسلّم استقامت بر شریعت و کرامت بر طریقت
عطا فرما آمین ثم آمین ط

نصیحت خلفا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

الحمد للہ رب العالمین الصلوٰۃ والسلام علی خیر المرسلین
محمد و آلہٖ وصحبہٖ اجمعین بعدہ اے صوفیان عالیمقام
و اے محبان خیر الانام صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم بر سر شما
بار خلافت و تاج اجازت کہ نہادہ شد عجب نعمتیست
عظیم و کرامتیست از خدائے کریم مقام ارشاد و تکمیل
از مقامہائے و مراتب ہائے انبیا صلوات اللہ تعالیٰ
علیہم اجمعین است ہر کرا از امتان شان بہ تبعیت و بہ
وراثت باین دولت عظمیٰ بنوازند بنوازند لیں این
تاج بخشی کہ از پیران مارحمہم اللہ تعالیٰ بمارسیدہ است
سروری سرمدی ست و فخر دنیوی بمصداق حدیث نبوی

صلے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم کہ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ لیکن محکوم صاحبِ این تاج لشکر ہائے عظیمہ و کرامت ہائے جسیمہ اند لازم کہ صاحبِ این تاج مُحِبّ این افواج باشد فوجِ اول زہد و فوجِ دوم تقویٰ و فوجِ سوم ورع و فوجِ چہارم ریاضت و فوجِ پنجم صبر و فوج ششم قناعت و فوجِ ہفتم توکّل و فوج ہشتم رضا و فوج نہم تسلیم بر ہر دیار کہ عبور کنند ہمہ ہا فرمانبردار او باشند و سرِ نیاز زیر قدم او می نہند حتّٰی کہ اہلِ قبور باشند اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی نَعْمَائِہٖ وَ اِحْسَانِہٖ ؎ اے خدا قربانِ احسانت شوم ؂ این چہ احسانت کہ قربانت شوم ؂ اے صوفیانِ صاف و اے صاحبانِ ذی اوصاف این بارِ گران کہ بر سرِ شما نہادہ شد امرِ سرسری نیست مبادا کہ از فریب ہائے شیطانی و از مکرہائے نفسانی قبائے فرحت و عبائے شوکت بر جان و تن بپوشید خود را در خسارت و قباحت ابدی اندازید ع اے روشنیٔ طبع تو بر من بلا شدی ؂ ہر خلعتی کہ می پوشانند و ہر نعمتی کہ می بخشند بر فنائے تام می بخشند تا فانی نشوی بہ بقائے ابدی نرسی ؂

فانی شدم بیار و بقا ہم نصیب شد :: شکر خدا کہ یار بما ہم
قریب شد :: اے صوفی صاف پیری کہ پا از دائرۂ
عزیمت بیرون نہاد یقین کہ مریدش از دائرۂ مباح
افتاد حال مرید و بال پیر مقبول سبحانی حضرت شیخ
مجدد الفِ ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمودہ اند مرید را
مانندِ شیر و بیر باید تصور پیر در سجرِ وحدت مستغرق
و مرید در سجرِ غیریت مبادا غیریتِ مرید بر پیر
غالب آمدہ از مرتبۂ پیرے فرو اندازد اے صوفئ صاف
پیر کہ فیضش در رگ و ریشۂ مرید می رسد خدا نخواستہ معاملہ
بالعکس گردد۔ در مقابلۂ مرید خباثت و دنائت مرید
در پیر اثر کند۔ و پیر مثل مرید سرگردان باشد عیاذاً
باللہِ مِنْ ھٰذَا الْبَلَاءِ۔ شخصے از دوست خود کہ
بہ نانِ شبینہ محتاج بود و بفضل ایزدی بمرتبۂ بادشاہی
رسیدہ پرسید۔ کیف حالکم۔ گفت دران
زمان فکرِ جانی۔ و درین زمان تشویش جہانی۔ پس
شیخی امر سرسری نیست تصرف نفس و شیطان
از حد زیادہ۔ ہمیشہ قابو جو می باشند۔ وقتے

گردد کہ برگردنِ شان نشستہ ورقعرِ دوزخ اندازند۔
لازم وضروربر این صاحبان کہ ہر زمان وہر آن لرزان
وترسان باشند۔ وامداد از ارواحِ پیران کبار
رحمہم اللہ تعالیٰ جویان باشند۔ مبادا کہ از صراط المستقیم
بگردند۔ ودر خسارت ابدی افتند۔ الٰہی این صوفیانِ
صاف را در پناہ تو دادم۔ وبتو سپردم۔ بحرمت
حبیب خود در حفظ وامانِ خود دار۔ بحرمتہ النبی
وآلہ الامجاد ؎ سپردم بتو مایۂ خویش را ٭ تو دانی
حسابِ کم وبیش را ٭ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ
خیرِ خلقہٖ محمدٍ وآلہٖ وصحبہٖ اجمعین
برحمتک یا ارحم الراحمین

نصیحت موجزہ خلافت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ و
آلہٖ واصحابہٖ المجتبیٰ بعدہٗ عزیزان ومحبان
کہ از فقیر مجاز طریقہ شدہ اند بر خود واجب ولازم
گیرند صبر وتوکل ورضا وتسلیم وخلوص لیکن خلوص بغیر

ذکر کثیر و بغیر رابطۂ شیخ کبیر حاصل نمی شود و بغیر حصول خلوص سرخروئے پیشِ محبوبِ حقیقی غیر تحقیقی اللہ تعالیٰ استقامت بر شریعت و محبت بر پیرانِ طریقت عطا فرماید آمین

یا ربّ العالمین

الہامِ اجازت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ ربّ العالمین الصلوٰۃ والسلام علیٰ سیّد المرسلین محمدٍ و آلہٖ وصحبہٖ اجمعین

بعدہٗ بدانید و بفہمید کہ فقیر درمیان دادنِ اجازتِ طریقہ درمیان نیست الہامات کثیرہ و اشاراتِ لطیفہ از پیرانِ ما رضی اللہ تعالیٰ عنہم میرسند کہ بہ صوفیانیکہ در بحرِ وحدت غرق اند اجازتِ طریقہ دادہ انہارِ فیض از ایشان جاری کنانیدہ آفاق را سرسبز و شاداب گردان۔ لہٰذا اتّباعاً لِلامر ایشان را اجازتِ طریقہ دادہ خود را از میان کشیدہ بخدا سپردم۔ فارغ البال گشتم فقط۔

دعوتِ مسنون۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ و
آلہ واصحابہ المجتبیٰ بعدہ از محبان ومنتسبان
ودوستان فقیر التجا اینکہ للہ وباللہ در دعوت
فقیر لحاظ این امور ضرور اوّل تیاریش از کسب
حلال بود والا صرف از کسب حرام نباشد ثانیاً خریدی
گوشت از قصاب مسلمان بہ ہیئتیکہ گوشت را از
اشیائے حرام مثل غدود وخون وصلب کہ مسمی بحرام
مغز است واز تیہ واز مثانہ یعنے پھکنہ واز ذکر وفرج
واز انثیین یعنے زیرین واز دبر یعنے جائے پائخانہ
واز چرب انتڑی کہ آنرا قصاب خوب میدانند
صاف وپاک کنانیدہ بخرند واز سکین خون آلودہ
ذبح نہ کنند یعنے بغیر شستن سکین ذبح نہ کنند
وبدانندکہ اکثر قصاب در گوشت قلیہ اشیاء حرام
مثل غدود وچرب انتڑی وغیرہ شریک می کنند
وصاحب قلیہ موجب از دیاد قلیہ وانند
مشکور قصاب شدہ نیک میدانند وفہمیدہ اند کہ

از ان ہمہ قلیہ حرام میگردد وثالثاً مروج سرخ و یا سبز
ورقلیہ نیاندازند این عذر طبعی است نہ شرعی
ویا زرد چوب یعنے ہلدے بازاری کہ در سرگین
میپزد ورقلیہ نیندازند پس از آب دہ وردہ
پخت وپز شود فبھا الّا از آب چاہے کہ درو
احتیاط شرعی باشد مضائقہ ندارد وصاحبانِ پخت
وپز بوقت پخت وپز اگر بحاجت بشری روند
یا بینی افشانند ویا حقہ کشند ویا سر و پا راو
یا جاے دیگر را بخراشند بغیر شستنِ دست
در کار پخت وپز مشغول نشوند ودر خانہ کہ
ماکیان یعنے مرغیان باشند وآمد ورفت سگ
نیز بود پس احتیاط پخت وپز درانجا مشکل
اکثر مردمان سبوچہ یعنے لوٹہ در جائے ناپاک
می نہند واز ہمان لوٹہ آب گرفتہ در پخت و
پز می اندازند وسمے دانند کہ ازین عمل تمام
آب نجس شدہ طعام را نجس میگردانند حتے کہ
باطن خورندہ را تباہ وسیاہ کردہ جزو بدن شدہ

برظاہرش غالب آمدہ ظلمت برظلمت می افزاید کہ تدارک آن غیر ممکن بیست فریاد حافظ این ہمہ آخر بھرزہ نیست ؛ ہم قصہ غریب و حدیث عجیب ہست ؛ در صورت عدم اعتبار برفقیر رحم فرمودہ از ان دعوت معاف دارند جزاکم اللہ خیر جزاء ط

مکتوبات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکتوب اول بحضرت عبد الرشید صاحب صاحبزادہ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ در بیان آنکہ تمور فیض در مراقبہ معیت قالب لطیفہ نفس مائل بہ بیاض است

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی محمد لا نبی بعدہ بعد حمد و صلوٰۃ و تحیات بخدمت حاشیہ بوسان بساط فیض مناط حقایق و معارف آگاہ عالم ربانی عارف سبحانی سراپا مجمع رموز و اسرار رحمانی فیض بخش از کنوز خواجہ احرار و مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالی عنہ صاحب مقام تجرید

حضرت عبد الرشید صاحب سلمہ اللہ تعالی علی رؤس الخادمین
وزادفیضہ فی العالمین بعد تسلیمات وکورنشات معروضہ
اینکہ للہ الحمد خادم تاحین معروضہ قرین صحت و عافیت وبرائے
صحت و سلامتی آن ذات بابرکات سرود عا بجناب
او تعالی سودہ میباشد عنایت نامہ عالی در بہترین زمان
وخوشترین آوان شرف صدور یافتہ سرافتخار خادم
را بعالم بالا رسانید زہے قسمتے وخوشا نعمتے کہ خادمان
دور افتادگان را بحاشیہ خیال نزدیک فرمودہ
یاد فرماشدند آنچہ بہ تحریر ارشاد فرمودہ اند کہ در رسالہ
خود مورد فیض در مراقبہ معیت قالب را نوشتہ اند
و رنگ لطیفہ نفس مائل بہ بیاض تحریر نمودہ ہمچنین مگر از حضرت امام
ربانی رحمتہ اللہ علیہ تاحال ہمہ بزرگان این طریقہ
درس یک دیگر کہ سلوک رسیدہ است از روے آن
مورد فیض در مراقبہ معیت قلب یعنے دل معلوم
میشود و نور لطیفہ نفس بے کیف و ہمین طور ست
بدست ارشاد شدہ آمدہ است و در طریقہ خلاف حضرت
مجدد نمودن باعث تبدیل طریقہ است و نامرضی اکابر

لہٰذا التماس دارد کہ اگر رسالۂ خود را بہ رسالۂ جدِ امجد فقیر و شاہ رؤف احمد صاحب رحمتہ اللہ علیہما کہ نزد آن شفیق باشد مقابلہ نمودہ ہر چیکہ خلافِ آن رسالہ کہ موافق احوالِ حضرت مجدد ہست موافق نمایند نورٌ علی نور — و باعثِ استقامتِ طریقہ است مجددیہ و این خادم سرِ مو خلاف طریقہ نمیخواہد حتی المقدور خود را از پیروانِ قیوم ربّانی قطب سبحانی امام ربّانی حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میدارد پس در صورتِ مخالفت صورتِ فنا راقم بظہور نمیرسد و فیض مجددی از بحرِ بطون بساحل ظہور جلوہ گر نگردد و از برکت توجہ آن عالی جناب و خوشنودی ارواحِ پیرانِ کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم فیض مجددی درین دیار مثل باران می بارد و تشنگانِ عطشِ عشق را سیراب می سازد و خادم در مکتوبات شریف کہ حرزِ جان میدارد و بغور مطالعہ نمودہ کسے جا سوائے فیض در مراقبۂ معیت قلب را نیافت و عبارتِ رسالۂ حضرت ابو سعید صاحب قبلہ رحمتہ اللہ علیہ ہمین است و علامتِ رسیدن

فیض مراقبہ معیت

قلب در دائرۂ ولایتِ صغرے آنست کہ توجہ فوق بضمحل شدہ احاطۂ شش جہت مبفر مایدو معیتِ بیچونِ حضرت حق سبحانہ تعالیٰ را با در اک بیچون محیطِ خود و محیط ہمہ عالم می بیند ازینجا مفہوم میگردد کہ در مراقبہ احدیت قلب اصل و قالب فرع و در مراقبہ معیت بالعکس ہرچہ بقلب میرسد بطفیل قالب میرسد پس خوبی قالب راچہ تشریح دہد کہ از تقریر و تحریر بیرونست خوبی قالب است کہ تاج الصلوٰۃ معراج المومنین را بر سر نہادہ و کُلّہٗ بصر گردیدہ خلعتِ رویتِ اخروی را در بر گرفتہ اصل عالم کبیر ہمین است کہ بر منصۂ خلافت ظہور فرمودہ و عبارتِ رسالۂ حضرت رؤف احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہمین است بدانند کہ درین مقام مراقبۂ معیت میکنند وھو معکم اینما کنتم۔ یعنی مفہوم این ورد لحاظ داشتہ کہ حق سبحانہ تعالیٰ با ماست معیت او بحر لطیفۂ ماست و بحر موئے جسم ما بلکہ بہر ذرہ از ذراتِ جہان متوجہ بیشوند و ذکر اسمِ ذات

ونفی و اثبات بلحاظ معیت میکنند معیت حق با خلق از نص
ثابت است امّا علما معیت علمی گویند و صوفیہ معیت
ذاتی درین تردّد و تشکک نباید افتاد و ہمین لحاظ باید
کرد کہ حق تعالی با ماست آنچہ معیت سزاوار اوست
و نصِ قرآنی بر آن ناطق است ازین عبارت مورد
فیض در مراقبہ معیت قالب بلکہ تمام ممکنات مفہوم میگردد
چراکہ معیت عام و مورد فیض خاص متصور نمیگردد بلکہ خلاف
نصِ قرآنی در ضمن آن معانی ظاہر میگردد و خادم نورِ لطیفہ
نفس کہ مایل بہ بیاض نوشتہ است آن لطیفہ نفس از اجزاے
قالب است کہ منشاء فیض آن نیز مراقبہ معیت است
بعدِ تزکیہ و تصفیہ قابلیتے پیدا میکند کہ موردِ فیضِ مراقبہ
اقربیت گردد در آن زمان بے کیفی تعلق وارد واز
ابتدا ارو بہ وسط آرد خادم رسالہ کہ نوشتہ است بنابرِ
مبتدیانِ اینطریقہ پس تحریر و تقریر کہ در آن واقع
شدہ باحوالِ مبتدیان مناسب و نسبتِ علاوہ برین
خادم از پیرِ دستگیر خود یعنی حضرت شاہ سعد اللہ صاحب قبلہ
رحمۃ اللہ علیہ و قدّس سرّہ العزیز کہ با وجودِ ارادہ و مریدی

از قطب الاقطاب و فرد الافراد حضرت غلام علیشاہ صاحب قبلہ رحمتہ اللہ علیہ تربیت یافتہ حضرت جدامجد آن عالیجناب بودند فیض مراقبہ معیت بر قالب ارشاد یافتہ است من بعد ہر چہ حکم آن جناب عالی باشد بالراس والعین عمل کردہ می آید بندہ را چہ عذر کہ بغیر از بندگی چارہ ندارد ع چہ کند بندہ کہ گردن نہ نہد فرمان را ؎ چہ کند گوئے کہ عاجز نشود چوگان را ؎ زیادہ آفتاب فیض بر مفارق خادمان علی الدوام تابان باد بحرمت النبی وآلہ الامجاد

مکتوب دویم

بعزیزی صدور یافتہ بجواب استفسار در بیان معنی احسان

بعد حمد و صلوٰۃ روشن ضمیر وحدت تنویر باد استفسار از فقیر حقیر فرمودہ بودند سوال آنچہ در معنی احسان وارد است کہ ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک پس حقیقت رویۃ او تعالیٰ دریں عالم چیست جواب مخدوما مکرما این امر احوالی است نہ اقوالی کہ از تحریر و تقریر راست آید

چکند و چہ گوید کہ محبوب بیچون و محبِ باچون چون را
بہ بیچون راہ نیست مگر از راہِ محبت و عشق بیت
عشق بازی میکنم با او مدام زانکہ یافت آدم از طفیلِ
عشق نام * عشق است کہ حضرت آدم را خلیفۃ اللہ
و حضرت ابراہیم را خلیل اللہ و حضرت موسیٰ را
کلیم اللہ گردانید علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام عشق
است کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
و صحبہ وسلم را حبیب اللہ گردانید عشق است کہ حضرت
بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ را کسوتِ ما اعظم
شانی پوشانید عشق است کہ حضرت شیخ عبدالقادر
جیلانی رحمۃ اللہ علیہ را محبوب سبحانی گردانید۔
عشق است کہ سالک را از خود میرباید عشق است
کہ طالب را بہ مطلوب میرساند عشق است کہ محبوب را
در نظر محب جلوہ گر گردانید بیت عشق آن
چیز است گویم مدح او تا قیامت کم نگردد شرح او
پس صاحبانِ حال از حالِ خود قیل و قال نمودہ اند کہ فرمودہ اند
ابیات۔ امروز چون جمالِ تو بے پردہ ظاہر است

در چہرہ تو کہ دیدۂ فردا ہم است چیست؛ دیدہ بکشا و جمالِ یار ببین؛ بہر طرف بہر سو رخِ دلدار ببین؛ دیدہ غیرِ تماشائی بیند؛ یک قسم صد قسم ہزار قسم؛ ہر کہ زین دیدہ درین دیدہ ندید؛ دیدہ اش کور ز غفلت ہمہ او بودہ دیدۂ؛ پس مرتبۂ احسان کہ مشاہدۂ رحمان است بہ دوستانِ تعالیٰ شان حاصل است دیگر آن کہ رکن ایمان دو اند یکے وحدانیتِ محبوبِ حقیقی و دیگر رسالتِ ذاتِ محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم پس بجز دیدارِ جمالِ محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم مشاہدہ کمالِ احدی گردیدہ آز زینت مرتبۂ احسان مزین شدہ بہ انحصار مراتب قرب می رسند۔ لہذا کسی بعد انبیا علیہم الصلوٰۃ و السلام بمراتبات و مقامات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نمیرسد۔ پس از زمانِ محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم کہ ورثانِ او خیر القرون دارد است تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم از ظل آن مرتبہ بمرتبۂ احسان و تبع تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم در زمان ثانی مستغرق در ظل ثانی ہمچنان کہ

زمانہ اشتداد کشید ظلال متعدد گردید پس ہر درویش
موافق استعداد خویش در بحر مرتبہ احسان مستغرق و مستہلک
اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ مُحِبِّیْ ھٰذِہِ الْکُبَرَاءِ وَ النُّجَبَاءِ ہرچہ
از پیران کبار ما رضی اللہ تعالیٰ عنہم رسیدہ بود تحریر
و تقریر نمودہ و اللہ اعلم بحقیقت الحال زیادہ محبت

مکتوب سیوم ۳

بمریدی صدور یافتہ در ترغیب و تحریص بر پاس انفاس
و عدم غفلت از باطن کہ کار این است و باقی ہمہ ہیچ و نیز
در بیانِ کیفیت نزولِ برقِ لامع ۔

برادر عزیز وافر تمیز سلمہ اللہ تعالیٰ ۔ بعد سلام و دعائے
فقیر خستہ ترین انام کہ قبولش لاکلام ۔ است معائنہ
و مکاشفہ نمایند بیت پاس دار انفاس اے مرد خرد
تا ترا این قافلہ منزل برد یعنی بہ منزل مقصود کنایت
از فنا فی الرسول و فنا فی اللہ و بقا باللہ کہ در سیر ہر بنی آدم
موجود است بغیر این قافلہ و بغیر تشبث دامانِ سالارِ
قافلہ کہ شیخ است نمیرسد ۔ امید کہ جوارح ظاہر را بانصرام
امورِ ظاہر کہ متعلق بہ صوم و صلوۃ است واگذارند و باطن

را در بحر احدیت صرفہ و مجردہ غوطہ زن دارند حتیٰ کہ خبرے
و اثرے بہ ظاہر نرسد ظاہر منکر و باطن مقبل این مشغولی
بہ خواجگان نقشبندیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم مختص است کہ بہ ابطن
بطون تعلق دارد بہ مصداق این شعر بیت میان عاشق و
معشوق رمزیست ؎ کراماً کاتبین را ہم خبر نیست ؎ و
نیز مولانا رومی رحمتہ اللہ علیہ میفرماید بیت ؎
غیر نطق و غیر ایما و سجل صد ہزاران ترجمہ خیزد ز دل
ہرگز غفلت را اسر مو دخل نہ دہند حضور و آگاہی کہ خاصہ
پیران طریقہ ماست از دست نگذارند بلکہ آن را
نصب عین دارند کار این است باقی ہمہ ہیچ زیادہ
قربت محبوب حقیقی باد بحرمت النبی و آلہ الامجاد برق
لامع کہ از مدت ور از بزیارت فقرا و غربا دامت مرحومہ
طامع بودیکایک در موضع دوڑدڑ بوقت سہ پہر کہ
فقیر ہنوز خواب آلودہ بود نزول نمودہ از ملاقات
جسمانی مشرف شدہ مسرور و مبرور رفت الحمد للہ
علیٰ ذالک کہ ہنوز وقت موعود نرسیدہ بود بمصداق
فرمودہ حضرت میرزا مظہر جان جانان شہید

رحمته الله علیه که زندگی صوفی غنیمت است ہم او را و ہم
منتسبانِ او را او را باین وجه که محبوبِ حقیقی او بیچون
و بے چگونه و بے انتہا و بے نمونه است شاید وقتی برسد
که از مقامِ قرب او عروجی واقع شود قرب در قرب وصال
در وصال حاصل در آید و منتسبان او که رابطۂ فیض بواسطۂ
او دارند از زندگی او خوشحال و فارغ البال اند زیاده
نسبت باطن زیاده بحرمتِ حبیب رب العبادۃ

مکتوب چہارم

به غلام محمد تعلقدار مرید حضرت ایشان صدور یافته بجواب
استفسار در بیانِ معنی اینما کنتم

بعد حمد و صلوۃ و تبلیغ دعواتِ ترقی عمر و درجات واضح
و لائح باد خط مرسله رسید و از مضمون خود که مملو با سرار
محبوب بود آگاہی بخشید سرور بر سرور و فرحت
بر فرحت افزود عزیزا نوشته بودند الله تعالی
با ماست چنان که بشان او سزاوار است اینمعنے الله معکم
است و معنی اینما کنتم را چه باید تصور بدید بد انید و
بفهمید که الله معکم اجمالیست و اینما کنتم

تفصیل و نیز اَللّٰہُ مَعَکُم مرکز نیست و اَیْنَمَا کُنْتُمْ دائرہ
آنست پس معنی مذکور ہر دو را شمول لیکن در جملہ اول
بطریق اجمال و در جملۂ ثانی بطریق تفصیل و اکمال و نیز آہ و نالہ
ذوق و شوق بیخودی و بے ہوشی استغراق و اضمحلال صیحہ
وجد و تواجد سوختگی و نابودگی و برہم زدگی ذات
و صفات و دیدار یار در اغیار بقول حافظ شیرازی
رحمۃ اللہ علیہ **بیت** ما در پیالہ عکس رخ دیدہ ایم
اے بیخبر ز لذت شرب مدام ما ؎ این ہمہ از لوازمات
و تاثیرات اَیْنَمَا کُنْتُمْ است لا بل ہٰذَا و تفتیکہ
عاشق زار گوہر موجودیت خود را نثار یار گردانیدہ در بحر
بود در بود و محبوب در محبوب مستغرق و مستہلک
بود کہ بخطاب وَھُوَ مَعَکُمْ مخاطب گردد بدین
بحر و استماع ھٰذَا النِّدَاءِ قبائے فرحت و عبائے
حیرت را بر قامت خود دریدہ بود کہ ندائے ثانی کہ
اَیْنَمَا کُنْتُمْ از محبوب لاثانی بگوش عاشق فانی رسید
بیچارہ غریب از خود رفتہ و در آتش عشق سوختہ
خطاب کُنْتُمْ را گم نمودہ از مرتبہ وحدت شہودی نزول

گردہ در بحر وحدت وجودی غوطہ زدہ بحیرت تام دران
مقام بنبندہٗ وحدت در کثرت ودانندہٗ تنزیہ ونشبیہ
گردیع مترنم بترانہ وحدت است کہ باین اشعار می سراید

ابیات

زساز مطرب پرسوز این رسید بگوش کہ چوب وتار وصدا تن تن تن ہمہ اوست
دیدہ غیر نزانمی نمیبیند یک قسم صد قسم ہزار قسم
دیدہ بکشاؤ جمال یار بین ہر طرف ہر سو رخ دلدار بین

اکثر اولیاء اللہ رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہم ثمر خوار شجرہٗ
وحدت اند کہ نتیجہ اَیْنَمَا کُنْتُمْ است چنان کہ
بعضے بقول لَیْسَ فِیْ جُبَّتِیْ سِوَی اللّٰہِ قایل اند۔
وبعضے بقولِ اَنَا الْحَقّ کنایت از جبۂ ذات
ممکن است کہ لاذات است بلکہ عرض است وذات
محبوب را لایق کہ ثبات از وست پس قولِ۔
لَیْسَ فِیْ جُبَّتِیْ سِوَی اللّٰہِ بطریق اولی اصدق
وانسب واشارہ از قول اَنَا الْحَقّ یعنے
اَنَا ممکن لا موجود بل فانی وحق موجود است
مطلوب ومحبوب پس قولِ اَنَا الْحَقّ برحق

واحوال اَیْنَمَا کُنْتُمْ را چه بر نگارد بالفرض اگر عمر
حضرت نوح علی نبینا و علیه السّلام یابد از عهده عشر عشیر آن
بیرون نیاید این آن مقام است که مخبرے بآن خبر
میدهد بحیثیت بدر پائے شهادت گرنهنگ
لا برآرد هُوْ تیمم فرض گردد نوح را در عین طوفان
ونیز نوشته بودند که روزے رابطه چنان غلُو
نمود که از چشم سر معائنه نمود عزیزا این دولت مقصود
همه طُلّاب است لیکن از هزاران یکے را مے بخشند
ومیدهند تحمّل که در اندک صحبت شیخ جذب کمالات
شیخ نماید که دیگران در مدت مدید بعشر عشیر آن نرسند
بشنا ای لکم فیض که در باطن مقصود بود بر ظاهر منصور
گردید هٰذا مِنْ عَلَامَاتِ الْمُرَادِیْنَ
وَالْمَحْبُوْبِیْنَ بفرمودهٔ سعدی شیرازی رحمته اللّٰه علیه
دوران باخبر در حضور ونزدیکان بے بصر دور
ونیز تنگی باطن دامنگیر حال مبتدیست تحمّل بار گران
نمیکنند تا روبه وسط نه آرد از تلوّن احوال باز نه
استند لهٰذا قال النبی صلی اللّٰه علیه و آله وصحبه وسلّم

خَیرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُهَا صَاحِبُ الْوَسَطِ
اَبُو الْوَقْتِ وَمَا تَحْتَ ابْنُ الْوَقْتِ قَالَ
مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فِیْ حَقِّہٖ صوفی ابن الوقت
باشد در میان آن ابو الوقت ست نادر در زمان
ابو الوقت حاکم و ابن الوقت محکوم ہر دو از دوستان
آلٰہی اند اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ مُحِبِّیْ هٰؤُلَاءِ الْکُبَرَاءِ
ہر قدر کہ رابطہ پر غلو باشد سلوک علو باید کہ آن قدر
سعی نمایند کہ دوئی از میان برخیزد و من و تو را جائے
نماند مثلِ مجنون علیہ الرحمۃ آنا لیلیٰ از زبان حال
بے تکلف و بے قیل و قال در ہمہ حال آنا شیخ بر آید
هٰذَا قَدَمُ الْاَوَّلِ فِی الطَّرِیْقِ وَالسُّلُوْکِ
امید کہ از قدمِ اوّل کوتاہی نکنند کہ بنائے طریقہ
بر وست بقول قائلے مصراع پایہ پیش آمدست
و پس دیوار ہر قدر کہ پایہ قوی باشد دیوار بلند تر
باشد باید کہ دیوار طریقہ را بفلک الافلاک
رسانند بلکہ از عالی ہمتی ارادہ صعود از ان دارند
و در خبر آمدہ ست کہ کَلِّمُوا النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِہِمْ

موافق تقریر آن عزیز چیزے تحریر نمود اسمع لبسماعِ القبول واعمل بِلا زیاده والدعا۔

مکتوب پنجم ۵

بہ محمود شاه خلیفہ حضرت ایشان صدور یافتہ۔ در منع جزع وفزع وترغیب بر صبر ورضا وتسلیم:۔

از فقیر مسکین بہ محبی وعزیزی محمود شاه سلمہ اللہ۔ بعد دعا واضح ولائح باد اَلْفُقَرَاءُ کُلُّهُمْ کَنَفْسٍ وَاحِدٍ بلکہ کل عالم کبیر نفس واحد است وعالم صغیر جانِ اوپس ہر چہ از رنج وراحت کہ وارد میشود سرایت در کل میکند کسے زخم از دستِ خود بجان خود زد ویا از دیگرے خورد رنجش واحد است نہ فرق در و پس ہر چہ کہ از آفاق میرسد بہ مقتضائے نفس واحد سرایت در ہمہ میکند پس فکر باطل ہا را چرا دامن گیر حال می دارند وخود را پریشان بال می سازند پیران مارحمہم اللہ تعالیٰ وہمہ دوستان خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہم در بحر مقامات عشرہ کہ از ان صبر ورضا وتسلیم اند غرق اند ومنتسبان را نیز در آن غرق میسازند ودر

استغراقش توجہ کثیر میفرمایند چہ بلاشد کہ ایشان از دریای صبر و رضا و تسلیم سر برآورده به جزع و فزع لب کشوده اند باید کہ بخلاف زمانِ ماضیہ خود با مریدان خود غوطہ زن در بحرِ صبر و رضا و تسلیم باشند نہ آن کہ از غیر دم زن اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی مَنْ لَدَیْکُمْ باید کہ نقل این بہ داود شاہ نیز رسانند فقط

مکتوب ششم

نیز بہ محمود شاہ خلیفہ صدور یافتہ۔ در بیانِ عدم مضائقہ حیلہ شرعی برای خوش خصال پسندیدہ افعال دام محبتہ۔

ظاہر را باحکام شرع آراستہ و باطن را از ذکر کثیر پیراستہ در خیالِ خود مستغرق باشند و حیلہ شرعی کہ منافی امر مذکور نباشد برای اہل و عیال مضائقہ ندارد بلکہ افضل است کہ روپوشِ حال است و احوالی کہ در نظرِ غیر نمود ار گردد رعونت را سببی می گردد بہر طور چنان زندگانی کنند کہ در دامِ دشمنانِ دین نہ افتند زیادہ فضل باد۔

مکتوب ہفتم

نیز بہ محمود شاہ خلیفہ صدور یافتہ در بیان عدم منع زنان از ذکر

در اوقات ایام وبعض ارشادات دیگر الحمد للہ وحدہ الصلوٰۃ
والسلام علی من لا نبی بعدہ بعد حمد وصلوٰۃ وتبلیغ دعوات
معلوم اعزی وارشدی باد خط مرسلہ رسید ومضمونش فرحت بخشید
او تعالیٰ استقامت بر ظاہر وباطن عنایت فرماید وخلعت خلوص
خاص کہ بر قامت دوستان خود پوشانیدہ است بآن
عزیز پوشاند شجرہ بہ مہر جدید ودامنی از انگشت سبابہ
کلمہ طیبہ را نوشتہ بدہند زنان را در اوقات ایام از
ذکر گفتن ممانعت نکنند زیادہ جمعیت باد فقط

مکتوب ہشتم بمولوی حاجی خواجہ محمد سلطان الدین شاہ خلیفہ
حضرت ایشان صدور یافتہ در تہنیت تولد فرزند وترسیل
جبہ خود برائے لباس فرزندشان الحمد للہ السلام علی
عبادہ الذین اصطفی اللہ تعالیٰ ابواب ترقیات ظاہر
وباطن را مفتوح دارد ونیز خانہ آباد ودولت زیادہ یعنی
خانۂ دل از حضور واگاہی آباد ودولت باطن زیادہ
امید از فضل ایزدی آن دارم کہ آن عزیز را او سبحانہ تعالیٰ
از نعمت ہائے پیران ما رحمہم اللہ منعم گرداند یعنی در بحر وحدت
وراء الوریٰ ثم وراء الوریٰ مستغرق وبہ تجلی دائمی مستہلک دارد آمین ثم آمین

رقیمہ محبت شمیمہ رسیدہ فرحت بخشید چرا فرحت نہ بخشد کہ بوے یار و محبت
ولدار از ان مترشح بود ہ بوکہ بوئے بشنوم از بوے او
مست رفتم بیخبر در کوے او ہ ہر جا کہ بوے یار است جان
صوفی را در انجا قرار است خصوصاً بہ محبان و منتسبان خود الٰہی
این دولت عظیم و این نعمت جسیم کہ بتصدق نعلین مبارک
حبیب تو صلے اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم عطا فرمودہ تا بگور
محظوظ و تا بقیات محظوظ دار بحرمۃ النبی والہ الامجاد وجود محمود کہ از بود
موجود عطا شدہ است مبارکباد او سبحانہ بعمر طبعی رسانیدہ از نتایج دارین متمتع گرداند
جبہ فقیر کہ طلب کردہ بودند مرسل است لباس فرزند خود سازند زیادہ قرب الٰہی
و محبت نبی باد **مکتوب ایضاً** بہ محمود علی شاہ خلیفہ حضرت ایشان صدور یافتہ
در بیان طور ارشاد رابطہ بمریدین طریقہ عالیہ قادریہ نقشبندیہ و
اتباع شریعت و رضامندی پیران طریقت رضی اللہ تعالی عنہم را نصب العین دارند
آنانکہ در طریقۂ قادریہ عالیہ رضی اللہ تعالی عنہم داخل شدہ اند رابطہ پیران پیر
رضی اللہ عنہ و رابطہ خود ارشاد نمایند و آنانکہ در طریقہ نقشبندیہ رضی اللہ تعالی
عنہم داخل شدہ اند رابطۂ خود و رابطہ فقیر ارشاد نمایند و مہر بنام خود تیار کنانیدہ بر
شجرہا ثبت کردہ بطالبان خدا بدہند تا بخواندنش فیض باطن زیادہ شود زیادہ جمعیت باطن باد و فقط
دیگر بوالدہ سید محمد غوث صاحب دعا و سلام رسیدہ معلوم باد

کہ خدا علم ظاہر و باطن را نصیب فرزند شما فرماید و ما برائے
شما و فرزندِ شما نیز دعائے ترقی فیض میکنم

مکتوب نہم ۹

بہ غلام احمد مدرّس مُریدِ حضرت ایشان صدور یافتہ در
بیان فریق شہودیہ و وجودیہ۔ برادر دینی و مُحبّ راہ
یقینی خوش خصال پسندیدہ افعال دام محبتہٗ بعد سلام
مسنون الاسلام کہ زینت بخش شرع خیر الانام است
واضح و لائح باد محبت نامہ خیریت شمامہ رسیدہ از
مضامین خود آگاہی بخشیدہ فقیر را مسرور گردانید
خصوصًا از استماع تقوی و پرہیزگاری و اہلِ دلی محمود
مرزا صاحب تحصیلدار کہ اسم بامسمی اند تحصیل نعمت
ہائے اخروی میکنند محمود و مسعود باد اے عزیز پرتمیز
شہودیہ و وجودیہ ہردو فریق دوستانِ الٰہی و عاشقان
سرمدی اند گروہِ اول در شہودِ محبوب و گروہِ ثانی در
وجودِ مطلوب مُستغرق اند چنانکہ خود را و جمیع ممکنات را
فراموش ساختہ باوجود بودنابود گشتہ اند زہے سعادت
و نجابت پس از محبوبِ حقیقی و مطلوبِ تحقیقی خلعتِ

شہود و وجود گرفتہ از نعمت آقولبائی سخت قبائی سرمرا زشدہ خورسند اند یعنی کہ احوالِ ایشان رحمۃ اللہ علیہم بغیر محبوب دیگری نبود اند و نمی شناسد

بیت میانِ عاشق و معشوق رمزیست ٭ کراماً کاتبین را هم خبر نیست ٭ پس احوال ایشان را بہ میزانِ عقل و قیاس سنجیدن راست نمی آید۔ بلا تشبیہ اگر نابالغی از بالغی لذت جماع و انزال پرسد و مصر گردد کہ افشراح بکند بالغ در گرداب حیرت می افتد چرا کہ از ان لذت ہائے دنیوی مثل نبات و حلوا کہاہات و غیرہ کہ نابالغ بآن ملتذ است اگر مشابہت بدہد خلافِ نفس الامر می باشد۔ پس بالغ عاقل بآن نابالغ میگوید کہ خدا تعالیٰ ترا بآنمقام رسانیدہ ملتذ گرداند کہ این از گفتن و نوشتن راست نمی آید۔ ہر چند کہ اقوال صحیح باشد خلافِ نفس الامر باشد لازم کہ از ہمہ دوستانِ خدا کہ فنا فی اللہ شدہ بقا باللہ اند۔ نفس را مائل نداشتہ محبت کامل دارند وقتیکہ احوالِ شان از حیطہ وہم و قیاسِ عقل بیرون است از تحریر و تقریر یکے را قدح و دیگرے را فلح نمودن خود را در ہلاکت اندا ختن است

اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا الصِّرَاطَ السَّوِیَّۃَ وَالنَّجَاۃَ الْاُخْرَوِیَّۃَ
بدانند کہ صاحبِ احوال مجبور و پا در زنجیر محبوس باوجودِ
بودن مرفوع الشرع محبوب ہست کسی کہ احوال شان را
مترجم باقوال میکند گویا خود را از دستِ خود ہلاک میکند

مکتوب دہم

بہ میاں مظہر احمد خلیفہ و داماد حضرتِ ایشان صدور یافتہ
در نصیحت و ترغیب بر التزام رابطہ و تحریص بہ تحصیل
علم ظاہری و عطائے اجازتِ طریقہ و ارشادِ طریق توجہ کردن
بعد حمد و صلوٰۃ برخوردار نورِ چشم راحت جان بلکہ بہتر
از جان مظہر احمد مقبول احد زادہ اللہ قربہ بعد دعا و سلام از
فقیر مسکین کہ موجب تسکین است **بیت** رسید مژدہ کہ
ایامِ غم نخواہد ماند چنان نماند چنین نیز ہم نخواہد ماند چون
فصل جائے وصل گرفت وقتی آید کہ وصلِ یار جائے فصل
یابد تا حصولِ این دولت رابطہ را از دست ندہند و
چنان در بحر رابطہ غوطہ زن باشند کہ از خلعتِ دوران
باخبر در حضور سرفراز و در جمعیت باطنی سرشار باشند و نیز
طریقہ پیران ما رحمہم اللہ تعالیٰ دل بیار دست بکار خلوت

در انجمن سفر در وطن ہوش بر دم نظر بر قدم است تا ثابت قدم
باشند صوفی کہ از صفت کائن و بائن صاف نباشند اسم
بی مسمی است پس صوفی باشند ہر جا کہ باشند۔ ابیات صاف کن
آئینہ تن از غبار ✽ تا نماید جلوۂ رعنائے یار ✽ چشم بکشا و جمال
یار بین ✽ ہر طرف ہر سو رخ و لدار بین۔ و در درس علم ظاہری
کوشش بلیغ نمایند مطالعہ کتاب کہ نمونہ توجہ است از دست
ندہند کہ ملکہ مولویت موقوف بر اوست شہود و مشاہدہ از دست
ہے یار ملائے نہیں یہ عشق ہے ✽ مکتب ارائے نہیں یہ عشق ہے
عشق آن چیز است گو ہم مدح او ✽ تا قیامت کم نگردد
شرح او ہے علم باطن ہمچو مسکہ علم ظاہر ہمچو شیر ✽ کے بود بے شیر
مسکہ کے بود بے پیر پیر ✽ آنچہ ان کہ بما رسیدہ است از طفیل علم
ظاہری و علم ظاہری ہمچو شجر علم باطنی ہمچو ثمر اگر شجر نبودی ثمر
از کجا خوردی و لذت ثمر چسان بیان کردی یقین کہ اگر قال
نبودی کسے بہ حال نرسیدی اے فرزند نور چشم شما را اجازت
طریقہ است طریقہ را در ان بلدہ جاری نمایند بر این قول عامل
باشند پیران نمے پرند و مریدان می پرانند یعنی مرید ہر جا کہ میرود
فیض پیر را منتشر میسازد و بہ طالبان خدا میرسانند پس در مسجد

کہ نماز صبح میخوانند بعد نماز صبح مصلیان راکہ صلاح تمام دارند وخواہان
فلاح عام باشند توجہ کنند وخول طریقہ کہ شرط توجہ است شمارا
معاف فرمودہ اند بر ہر کسے کہ خواہند توجہ نمایند آلا بر اہل کفر
وطریقہ توجہ کردن این است کہ طالب را روبروے خود نشانند
نشان قلب باو دادہ بطرف قلب خود متوجہ باشند وخود را
مثل عینک خالی دانستہ متوجہ باو سبحانہ تعالیٰ کہ محبوب حقیقیت
شدہ بعجز و انکسار تمام در دل بگذرانند الٰہی من کہ ام کہ این۔
درویش را توجہ کنم پس ما ہمہ بندگان تو و غلامان حبیب تو
ایم و آنچہ بواسطہ پیران ما رحمہم اللہ تعالیٰ از ذکر و فکر و انوار و تجلیات
و حالات بیخودی و بیہوشی و بیکیفی استغراق و اضمحلال و دیدن جمال
یار ورا اغیار و فانی شدن در یار و غمخواری یار از خطاب تسلی
شعار وھو معکم اینما کنتم ونحن اقرب الیہ من
حبل الورید و یحبہم و یحبونہ بما رسیدہ است
در دل این طالب کہ طالب تو و طالب محبت حبیب تو
است برسان و ہمت پیر نیز روش طریقہ است۔ ہمت
زور باطن را میگویند حقیقت ہمت انشاء اللہ تعالیٰ
بالمشافہ مفصلاً معلوم خواہد شد ہر قدر استغراق و اضمحلال بخود

پید ا گنند طالب ہمان قدر مضمحل و مستغرق خواہد شد طوبیٰ لہٗ وبشریٰ لکم پس در ہر مقام و در ہر منزل غوطہ زن شدہ متوجہ بطالب باشند و کرشمہ گری پیران مارحمہم اللہ تعالیٰ معاینہ نمایند پس پیران ما بس کہ فیض شان دست بدست ۔ او تعالیٰ استقامت بر شریعت وطریقت کرامت فرماید آمین



مکتوب یازدہم

بمریدی صدور یافتہ ۔ در ترغیب بر عدم رنج از گفتہ آفاق

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَلَّفَ قُلُوْبَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِالْاِیْمَانِ وَالْاِیْقَانِ ط اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ رَّحْمَۃٍ لِّلْعَالَمِیْنَ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِالْفَضْلِ وَالْاِحْسَانِ ط اما بعد فقیر حقیر چند مضامین محبت آئین ظاہر میسازد امید کہ از جواب سراسر صواب فقیر را مبشر گرداند او سبحانہ بفضلہ وکرمہ وبتصدق حبیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ سلم ظاہر فقیر را عین باطن و باطن را عین ظاہر گرداند از ہر تنبہ وحدت یکسوئے بکثرت دوروئے نبیند از دو آمین یارب العالمین پیران مارحمہم اللہ تعالیٰ وائرہ مباح را بر خود تنگ کردہ اند نہ بر مریدین و معتقدین فقیر چون از زلہ ابرار

خوانِ نعمت آن شاہانست مستغرق و مستہلک بر روش شان
وقتیکہ پیرانِ ما رحمہم اللہ تعالی کدورتِ بشری باطنی و ظاہری را
صاف نمودہ بجمعیت خاطر میگذارند موافق فرمودہ سعدی شیرازی
رحمۃ اللہ علیہ مصرع عارف کہ برنجد تنک آبست ہنوز پس مرو
رنج را اگذر نمید ہند بر آن صاحب لازم کہ در یاد دل باشند
وگفتہ آفاق را از یک گوش شنیدہ بگوش دیگر بر آرند و از فقیر
ہر چہ بالمشافہ ارشاد شدہ است بہ عمل آرند و او سبحانہ ما را و احباب انصار
را از شر نفسانی کہ ظاہراً سراسر بصورت دوست و باطناً
دشمنِ جانی مثل دنبلے و تبہ کہ ظاہرش شکر و باطنش زہر کہ ہرگز
تمیز شان ممکن نیست محفوظ و مصئون دارد فقط

مکتوب دوازدہم ۱۲

بعزیزی صدور یافتہ در حل اجوبہ چند سوالات غامضہ۔

بعد حمد و صلوۃ و تبلیغ دعوات واضح باد پرسیدہ بودند کہ معیت
او تعالی بہمہ مخلوق است یا خاص با آدم اگر با آدم خاص است
کافر درین بشارت شریک است یا نہ مخدوما دولتِ معیت
عام است نہ خاص لیکن موافق فرمودہ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ
بیت ہر کہ صیقل بیش کرد او بیش دید ٭ بیگمان صورت درو آمد پدید

و نیز سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ میفرماید ؎ باران کہ در لطافت
طبعش خلاف نیست ٭ در باغ لالہ روید و در شور بوم خس ٭ و نیز
حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ میفرماید ؎ ما در پیالہ عکس رخ
یار دیدہ ایم ٭ اے بیخبر ز لذت شرب مدام ما ٭ پس انبیا
علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ و السلام و صحابا و اولیا رضی اللہ تعالیٰ عنہم
موافق مراتبات خود بمعیت محبوب مطلوب ممتاز اند حتی کہ
بعضے از اولیا اللہ از غلبۂ سکر خطاب معیت را گم کردہ و کمہ
را فراموش نمودہ دم انا الحق و انا اللہ زدہ اند محبوبانند کہ خود را
از ہستئے خود پاک و از کدورات بشری صاف نمودہ در بحر
وحدت غوطہ زن اند اَللّٰہُمَّ اجْعَلْنَا فِیْ مَحَبَّتِہِمْ مُسْتَقِیْمًا
وَ مُقِیْمًا و نیز معنے بیت حضرت شاہ شرف بو علی قلندر
رحمۃ اللہ علیہ پرسیدہ بودند ؎ تو مباش اصلا وصال اینست و بس
رو در و گم شو کمال اینست و بس ٭ مخدوما عقاید اہل سنت
و جماعت منعقد بر آنست کہ حَقَائِقُ الْاَشْیَاءِ ثَابِتَۃٌ
یعنے ہر شئے بر حقیقت خود ثابت و قایم است و آن حقیقت
بوہم و خیال بدل نمیشود نفس الامر بیست پس اللہ تعالیٰ بیچون
و بیچگونہ و بندہ باکیف و کمیتہ اللہ بندہ و بندہ اللہ نمیشود۔

فی وصال

لا کنند شیخ رحمته اللہ علیہ میفرماید کہ خود را فراموش کردن و در تجلی وحدت محبوب گم شدن کمال عبدیت و وصال محبوبیت است لا کمال دوئند و نیز پرسیدہ بودند کہ از ذکر نفی و اثبات نیستی خود و نیستی جمیع ممکنات و ہستی او تعالی تصور میگردد مخدوما این مقصود و مطلوب جمیع طلاب است از ہزاران یکے را باین خلعت سرفراز میفرمایند بشنای کلم لیکن این نیستی احوالی است نفس لامری و نیز نوشتہ بودند کہ ظہور افعال ہمہ از او تعالی می یابم بدانند کہ این بقائے لطیفہ قلبی ست کہ مبتدیان این طریقہ را دامنگیر حال و منتہیان بعضے اوقات در وقت نزول ازین قال ذی حال و نیز بفہمند کہ گروہ قدریہ این را از علم کمال میدانند و صوفیہ از غلبۂ احوال صوفیہ مقبول و قدریہ مردود و نیز حقیقت این بیت پرسیدہ بودند ؎ مین بنا حق کا جو کہ تجہہ مین ہے اس کو مرشد سے پوچہہ ہو ہوشیار ای عزیزا این امر بسیار دقیق است اگر روبرو بالمشافہ تقریر این می شنیدی یقین کہ بسمع قبول رسیدے لیکن سوال را بغیر جواب چارہ نہ این قدر وا میکنم بگوش ہوش بشنوز ید در خارج و در آئینہ موجود است

نفی

بقائے

معنی
درع

لیکن در خارج بوجود اصلی و در آئینہ بوجود ذہنی وخیالی پس
وجود ذہنی وخیالی کہ در آئینہ موجود است اصلی و ذاتی ندارد
اصل و ذات او ہمان زید خارجیست کہ در خارج موجود است
یقین کہ آثار زید خیالی راجع بطرف وجود خارجی زید است کہ
در خارج موجود است نہ بر وجود خیالی کہ او را ذاتی و اصلی
نہ ذات و اصل او ہمان وجود خارجی کہ در خارج موجود است
پس ثبوت آثار او جود نفس لامری ضروریست بدان کہ محبوب
موجود بوجود خارجی و عالم در وہم وخیال بوجود ظلی ازین
تحقیق واضح گشت کہ مین پناہ بندہ کہ در بندہ است آن
مین پناہ حق است نہ مین پناہ بندہ فافہم و لا تکن من
الممترین فقط السلام علیکم و علی من لدیکم

مکتوب سیزدھم ۱۳

بمولوی محمد سلطان الدین خلیفہ حضرت ایشان صدور یافتہ
در بیان آن کہ سر موکدورتے در میان پیر و مرید باعث
انسداد فیض میگردد ۔ برادر عزیز وافر تمیز در قلب جائے
گرسلہ ربہ بعد حمد و صلوۃ و دعائے ترقی درجات و حالات و
مقامات انکشاف تام باد الحمد للہ و المنۃ شجرۂ وجود آن

سر موکدورت

عزیز مثمر به فرزند دلبند گردید او سبحانہ بفضل خویش بعمر طبعی
رسانیده از نتایج دینی و دنیوی سرفراز فرماید آمین یارب العالمین
دیگر آن که فقیر صاحبِ وصل است نہ صاحب فصل موافق فرمودۂ
مولانا رومی رحمتہ اللہ علیہ ؎ تو برائے وصل کردن آمدی
نے برائے فصل کردن آمدی ✤ تا توانی پا منہ اندر فراق۔
اَبْغَضُ الْاَشْیَاءِ عِنْدِیَ الطَّلَاق ✤ خدا نکند در میان پیر
و مُرید سیر مو کدورتے حایل شود انسداد فیض میگردد حتی کہ مرید را
نجبارۂ ابدی میرساند فقیر مشاہدہ میکند کبار از فیض پیران کبار
رضی اللہ تعالیٰ عنہم در آن دیار میبار و ایشان نیز صاحب
تمیز اند فیض را ہم می یابند و میدانند پس جائے فرح است نہ
جائے فرح مفتریان در آتشِ افترا می سوزند و محبان ثمرۂ
محبت میخورند مصرع ہر کسے را بہر کارے ساختند ✤ پس
از ذکر و شغل بفکر نباشند کار این است باقی ہمہ ہیچ زیادہ قربت باد

مکتوب چہار دہم

بعزیزے صدور یافتہ بجواب استفسار در بیان معنے
صفائی چہار ابرو۔ بعد حمد و صلوٰۃ از فقیر مسکین التماس اینکہ
جواب ہائے سائل کہ از اہل دل ہویدا و پیدا شدہ بظہور

رسید ندآ الحق کہ ہمہ حق اند۔ لیکن صفائی چہار ابروے سالک
وطالب از پیران صادق کہ اہل طریقہ اند جاے است
وتا قیام قیامت جاری خواہد ماند۔ ہرگاہ کہ دل طالب از
چہار سو لقمہ خوردہ سیاہ وتباہ شدہ مضطر وبیقرار گردید
رو بروے شیخ کامل ومکمل رسیدہ الحاح وزاری نمود
پس شیخش صفائی چہار ابروے یعنے چہار سو کردہ او را یکسو گردانیدہ
در بحر وحدت غوطہ میدہد تا از ظاہر وباطنش لا یحویٰ واز
دل وجانش ہو ہو ہو بر آید ہ زدریاے شہادت
گر نہنگ لا بر آرد ھو ہا ہیم فرض گرد نوح را در عین
طوفانش ہا این آن صفاے چہار ابرو است کہ عین
شرع است نہ غیر۔ پس صاحبان صفائی چہار ابروے
ظاہری اگر بر سر انصاف بیایند یقین کہ آنرا ترک
فرمودہ این را قبول فرمایند زیادہ توجہ الی اللہ بلکہ فنا
فی اللہ وبقا باللہ باد بحرمتہ النبی وآلہ الامجاد۔

مکتوب پانزدہم ۱۵

بمسماۃ رابعہ کہ التماس ارادت طریقہ نمودہ صدور یافت
رابعہ زمانہ مقبول بارگاہ یگانہ زاد اللہ تعالیٰ قربہا وحبہا

مکتوب پانزدہم

بعد و عاشہو و ضمیر محبت تنویر باد الحمد للہ و المنہ کہ او
سبحانہ تعالی آن زمانہ یگانہ را انچہ لزوم بشریت است
عنایت فرمودہ است یکے خلوص و دیگر محبت با پیران صاحب
جلوس پس ہر چیز کہ بطریق نظر از ان طرف میرسد اکسیر
خلوص آنرا از خالص کردہ بمرتبہ قبول میرساند بشری الکم
آن کہ یکجا قبول ہمہ جا قبول۔ و دیگر بداید و بفہمید ہر
وقت و ہر ساعت و ہر آن و ہر زمان این ندا ے
غیبی کہ بسمع عزیزان و محبان و طالبان میرسد بانگ
می آید کہ اے طالب بیا۔ جو د محتاج گدایان چون گدا
جو د می جوید گدایان و ضعاف۔ ہمچو خوبان کائینہ جوید
صاف۔ روے احسان از گدا پیدا شود۔ روے خوبان
ز آئینہ زیبا شود۔ و نیز بمقتضاے این حکم شریف یا داؤد
إِذَا رَأَيْتَ لِي طَالِبًا فَكُنْ لَهُ خَادِمًا طالبیکہ
باین فقیر می رسد بار منت او کشیدہ کمر جان را بخدمت او
محکم بستہ بصد شکر و انکسار زبان نیاز می کشاید کہ الٰہی این چہ
احسان است و این چہ فضل رحمان است کہ طالب خود را
بطرف این فقیر حقیر فرستادہ پس بفضل خویش کار کن

نہ بکسب این درویش کسب بندہ بحوصلۂ بندہ - وفضل مولی بشان مولی - پس ہر وقت کہ شمارا محبت محبوب حقیقی و مقصود تحقیقی جوش زن باشد بلا تامل تشریف فرما شوند و نتائج آن از کشف وجدانی و اعیانی دریابند و در بحر نعمت ہائے اخروی غوطہ زن باشند زیادہ محبت پیران ما باد رضی اللہ تعالی عنہم

مکتوب شانزدہم ۱۶

بہ تراب علی مدرس مرید حضرت ایشان صدور یافتہ در ترغیب و تحریص بر عدم غفلت از ذکر و فکر و تاکید مداومت رابطۂ شیخ و نماز و نمودن آموختہ خود ہر روز - برادر عزیز باتقویٰ خوش خصال پسندیدہ افعال سلمہ اللہ تعالی بعد سلام مسنون الاسلام باید کہ از ذکر و فکر غافل نباشند و حتی المقدور از کار باطن بقاعدہ نور زندو رابطۂ شیخ را از دست ندہند کہ مسافت بعید را بنتائج قرب مبدّل می سازد و آموختہ خود را ہر روز تا دہ مرتبہ ورق سبق را می گردانیدہ باشند و ہر چہ احوال رو دہد نویسان باشند تا توجہ غائبانہ را سبب گردد زیادہ چہ نوشتہ آید

شیوۂ نظریہ

مکتوب ہفدہم ۱۷

نیز بہ تراب علی مدرس صدور یافتہ در ترغیب استغراق در سبق باطن و چند ارشادات دیگر۔ برادر عزیز القدر خوش خصال پسندیدہ افعال سلمہ ربہ بعد سلام و دعا واضح باد۔ فقیر اکثر اوقات متوجہ بآن طرف می باشد شاید گاہی اثر آن بر مرآت دل ہویدا شدہ باشد۔ حتی المقدور اموختہ را خواندہ در سبق باطن مستغرق باشند تا بیخودی و بیہوشی و حضور دائمی را سبب باشد و فنا فی الشیخ کار حضوری می سازد اگرچہ دوری باشد ہمیشہ موافق معمول نویسان احوال باشند تا موجب توجہ غائبانہ باشد و یاد دہی را سبب گردد۔ فقیر از ان برادر بنہایت خوش است او سبحانہ شجرۂ باطن را مثمر احوالات و مقامات گرداند زیادہ والدعا۔

مکتوب ہجدہم ۱۸

بعزیزی صدور یافتہ۔ در بیان آنکہ بعد حصول مقام حضور و آگاہی خطورات محسوب در لوازمات بشری اند نہ منافی نعمت باطنی۔ بعد سلام مسنون الاسلام مبرہن باد

نوشته بودند که افکارات زن و فرزند از دل دور نمیشوند خصوصاً درین وقت که از آن سوگور طعمه خود می جوید. و از ین سوگور چنان بحال خود مستغرق اند که گور را نمی شناسند و گور را ندمی فهمند. غم نیست اگر از حضور و آگاهی که بنای طریقه عالیه نقشبندیه رحمهم الله تعالی بر و است آگاه اند که تعلقش از ابطن بطون است و آن ین منحصر بر ظواهر مثل خاشاک بحر که مائش را مکدر نمیکند بلکه محفوظ میدارد و ین آن خطورات اند که در عین حضور و آگاهی مثل اشامیدن آب بوقت تشنگی و در خواست بادکش بوقت گرمی وغیرها محسوب از لوازمات بشری اند نه منافی نعمت باطنی لازم که باطن را در بحر حضور و آگاهی مستغرق دارند و ظاهر را بر حال او بگذارند زیاده جمعیت ظاهر باطن باد

مکتوب نوزدهم ۱۹

مکتوب نوزدهم

بمنشی غلام حسین خلیفه حضرت ایشان صدور یافته در تعزیت مرگ برادر ایشان۔ و بیان فضیلت مرگ و ارشاد طریق توجه اندرون مزار و مکاشفه قبور برادر عزیز القدر خوش خصال پسندیده افعال بجمعیت پیران ما رحمهم الله تعالی

راغب غلام حسین صاحب زاد اللہ محبتہ ۔ بعد دعا و سلام
اللہ سبحانہ تعالی خلعت صبر بر قامت جزع و فزع شان
پوشاند آمین یا رب العالمین ۔
در مقامات مظہریہ از مرزا صاحب قبلہ رحمتہ اللہ علیہ
تحریر یافتہ است عجب است از کسے کہ مرگ را دوست
ندارد مرگ است کہ موجب لقای الٰہی است مرگ است
کہ سبب زیارت رسالت پناہی است مرگ است
کہ بدیدار اولیا میرساند مرگ است کہ بدیدار عزیزان
مسرور میگرداند تمام شدہ پس ہر کہ از دوستان
و عزیزان پیالہ اجل را نوشید باین دولت عظمی رسید
الحمد للہ علی احوالہ و نوالہ چہ جاے
جزع و فزع بلکہ علیہ فرح و نیز ما ہم بر سر راہیم امروز
فردا ملاقی بدوستان گذشتہ خواہیم شد پس انا للہ
و انا الیہ راجعون تسکین بخش محبان و عزیزان
است چرا تسکین نہ بخشد کہ افعال محبوب از ذات
محبوب محبوب تر اند کہ دال برین اند فعل الحکیم
لا یخلو عن الحکمۃ سبحان اللہ عجب کاروبار

است کہ غم مبدل بنعم گشت۔ عزیزا طریق خواندن ختم خواجگان رحمہم اللہ تعالیٰ دو اند یکی معمول ہر روزہ کہ خواندہ می شود دویم ہفتاد ہزار بار کلمۂ طیبہ لسانی است خواندہ روبروی مزار با دلِ پُر از آبر سینۂ بے کینہ پشت بقبلہ کردہ دو زانو نشستہ ثواب آنش بارواح طیبۂ اہل مزار با عجز و انکسار رسانیدہ بطرفِ قلب خود متوجہ شدہ از ذکر و فکر حواسِ خمسہ را مسدود ساختہ فنائے مطلق حاصل کردہ نظر قلب را اندرونِ مزار اندختہ قدرت خدا را معاینہ و اسرار خفیہ را مکاشفہ نمایند لیکن آن اسرارہا را بسمع ہر کسے نہ رسانند بمقتضائے شعر مولانا رومی رحمتہ اللہ علیہ

بیت خلوت از اغیار باید نی زیار پوستین بہر دے آمد نی بہار از فقیر دریغ ندارند۔ مضائقہ نیست بلکہ احسن است زیادہ جمعیت ظاہر و باطن باد بحرمتہ النبی وآلہ الامجاد۔

مکتوب بستم ۲۰

بیستم

بیکی از خلفا صدور یافتہ۔ بہدایت تعلیم ندادن سبق مقام فوق بہ طالب بدون کامل طی کردن مقام تحت۔ بعد

حمد و صلوٰۃ اینکہ مرید اینجانب را کہ ہنوز در بحرِ وحدت کہ کنایت از سلطان الاذکار است غوطہ زن نبود کہ ایشان ذکر نفی اثبات تعلیم نمودند۔ پس ازین روش معلوم گشت کہ از تعلیم و تعلّم طریقہ مقصود ایشان ظہور شیخی است نجز ار اخروی آہ و تعالیٰ ما را و شما را ازین بلا نجات دہد بیت ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی ؎ کین رہ کہ تو میروی بہ ترکستان است۔ فقط

مکتوب بست و یکم ۲۱

بمولوی احمد خیر الدین صاحب خلیفہ حضرت ایشان صدور یافتہ مولوی صاحب ذی کمال صاحب حال مقبول درگاہ ذوالجلال مولوی احمد خیر الدین صاحب زاد اللہ قربہ و محبتہ۔ بعد دعا و سلام واضح ولائح باد کہ الحمد للہ والمنہ فقیر مع متعلقین بعافیت۔ و عافیت آن عزیز مع متعلقین از درگاہ ایزدی خواہان۔ عزیز من عرضی ایشان کہ بدستِ جوان ارسال داشتہ بودند رسیدہ خورسند ساخت اللہ تعالیٰ بطفیل حبیب خود قبول فرماید و نظرِ خاص خود بر آن عزیز و بر مجلسِ مبارک ہمیشہ دارد آمین ؎ باب

و فقیر انشاء اللہ تعالیٰ تا تاریخ بست و سه یم و یا بست و چهارم داخل آنجا خواهد شد مطمئن باشند و به هر دو برادران یعنی محمد خیر اللہ صاحب و خیر المبین صاحب و محمد حسن احمدی و همه خرد کلان و خویشان و اقارب ان دعا سلام برسد فقط۔

مرقوم ۱۱ رجب سنه ۱۳۱۶ هجری راقم فقیر مسکین۔

مکتوب بست و دوم

به غلام محمد شاه خلیفه حضرت ایشان صدور یافته مشتمل چند ارشادات افاضت آیات۔

برادر عزیز القدر خوشخصال نیک کردار پسندیده افعال زاد محبته بعد دعا و سلام مشهود خاطر باد بحمد اللہ و المنه که اخوان طریقه جمع آمده اند و هر یک را موافق حصه خود از پیران ما رحمهم اللہ تعالیٰ فیضی میرسد بدانید و بفهمید که خود را همچو عینک خالی دانسته به پیران ما رحمهم اللہ تعالیٰ متوجه باشند که هر چه میرسد از دیاد فیض و قبول عمل خواهد شد مفهوم میشود که استعداد آدمهائے آنجا بسیار خوب است و جذبه خاص میدارند پس درینصورت آنانکه جذبه خاص میدارند او شان را بر ارشاد خاص اکتفا دارند و کسانیکه

ماتحت او شان اند آنان را بتوجہ قلیل قلیل موافق استعداد شان متوجہ باشند مبادا در بیہوشی شان رنجی و جراحتی بر اعضای ظاہری ایشان رسد و موجب نارضای پیران ما رحمہم اللہ تعالیٰ گردد مریدان فرزندان حقیقی اند بر وشان شفقت از مادر و پدر شان زیادہ تر باشند زیادہ محبت باد

مکتوب

مکتوب بست ۲۳ و سوم

نیز بہ غلام محمد شاہ خلیفہ صدور یافتہ در بیان فاسد نشدن نماز از حرکت اضطراری۔

برادر عزیز القدر خوش خصال پسندیدہ افعال زاد اللہ قربہ و محبتہ۔ بعد دعاے وسلام مشہود باد خط مرسلہ رسید و از مضمون خود فرحت بخشید تصرف پیران ما رحمہم اللہ تعالیٰ است کہ بہ منتسبان خود احوال ہاے عجیب و نعمتہای غریب عنایت میفرمایند گنتسای لہم۔ نماز از حرکت اختیاری فاسد میشود نہ کہ از حرکت اضطراری و از کسے زبان طعن بند نمیشود۔ پس ایشان بکار خود مشغول باشند و او شان بکار خود کیفیت مفسدات صلوٰۃ۔ در کتب فقہ مفصل مسطور است ملاحظہ کنند

بیست وچهارم

وتسکین دل سازند- زیاده استقامت بر شریعت وطریقت باد

مکتوب بست وچهارم ۲۴

بخدمت فیض درجت صاحبزادهٔ والاشان عالی مناقب حضرت عبد الغنی صاحب صدور یافته-

خادم سراپا نادم شکر این نعمت ایزدی که چنگل بدامان پیران مجددی رحمهم الله تعالی زده است دولتی است عظیم ونعمتی است زجسیم از کدام زبان بجا آرد وچه سان عیان سازد اگر او سبحانه عمر نوح علی نبینا وعلیه السلام بخشد واز هر بن مو مشکور دارد از عهدهٔ عشر عشیر آن بیرون نخواهد آمد- پس امید از غنچه بوسان آنجناب آن دارد که هر اوان همچون اجداد خود دستگیر باشند- وقبول تقصیر بنده مولائے خود را داند نه بطرف دیگرے پراگنده فقط تمام شد مکتوبات

خصائص نقشبندیہ

بسم الله الرحمن الرحیم

مجلس سکوت - سکینت - طمانینت - جمعیت خاطر دفع خواطر - حضور - آگاهی نسبت خاص اینهمه خاصه هائے حضرات خواجگانِ نقشبندیه رضی الله تعالی عنهم اند

ہر کہ پیر امون خاندانِ ایشان بگردد - ہر آن و ہر زمان اینہمہ را نصب عین دارد و مستغرق درین بحر باشد - تا جلوۂ خواجگان نقشبندیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم را معاینہ نماید ؎ نقشبندیہ عجب قافلہ سالار انند ؛ کہ برند از رہِ پنہان بحرم قافلہ را ؛ سبحان اللہ والحمد للہ قربان پیران ماشویم کہ از یک نظر خوش اثر بحریم کبریائے و بے نیازے بیرسانند - وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ وصحبہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین -

تعلیم المریدین

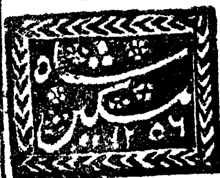
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد حمد وصلوٰۃ واضح باد کہ چون فضیلت وکمالات دستگاہ محمود شاہ از فقیر نسبت طریقۂ علیا نقشبندیہ مجددیہ از اول تا آخر کسب کردند و مُجاز بہ تعلیم طریقہ شدند وقتِ رخصت التماس تحریر طرز تعلیم نمودند لہٰذا سطرے چند درین باب تحریر نمودہ می شود کہ چون طالبی ارادۂ بیعت وطلبِ ارشاد نماید اوّل استخارہ نمایند یا قبولِ دل را بہ منزل استخارہ دانند چون ازین ہر دو یکی را دریابند طالب را روبروے خود بنشانند و بہ پرسند کہ بکدام طریقہ بیعت مینمائی - بعد ازان

فاتحہ پیران آن طریقہ بخوانند پس ہر دو دست بطریق مصافحہ بگیرند و سہ بار استغفار و یک یک بار ایمانِ مجمل و ایمانِ مفصل بعد ازان دو بار کلمہ طیب و یکبار کلمہ تشہد از زبان او بگویانند۔ بعد ازان مقامِ دل را با و نشان دہند و بگویند کہ او چشم خود را بند نمودہ متوجہ بدل باشد۔ پس قلب خود را مقابل قلب او نمودہ ہمت نمایند کہ ذکر یکہ مرا از پیران رسیدہ است در دلِ این شخص برسد انشاء اللہ تعالیٰ خواہد رسید تا سہ روز توجہ نمایند بعد ازان مقابل ہر لطیفہ ہمان لطیفہ خود را مقابل نمودہ برائے جاری شدن ذکر سہ ۳ روز در ہر مقام توجہ فرمایند پس ازان ذکرِ نفی و اثبات و طرز مراقبہ احدیت با و تعلیم نمایند و توجہ کنند کہ در دل او توجہ بطرفِ فوق پیدا شود و این بفوق ادبا است نہ آن کہ خدا بطرف فوق است بعد ازان توجہ برائے جذبات و واردات نمایند و وقتِ القائے نسبت احدیت لطیفہ را طرفِ فوق کہ اصل اوست بہ ہمت بردارند تا آنکہ جذبات موقوف

شود چرا کہ تا جذبات باقی است فصل باقی است چون
بیخطرگی یا کم خطرگی تا چہار گھڑی حاصل شود مراقبہ
معیت تعلیم نمایند القائے فیض معیت بکنند وجذبات
کنانیدہ باصل رسانند تا حضور دایمی شود توجہ در مراقبہ
اقربیت بکنند ہمین طور در ہر مقام بالقائے
فیض ہر قسمے کہ خواہند آن لطیفہ وآن مقام را
در مقابلہ لطیفہ ومقام طالب نمودہ ہمت کنند
کہ برسد بفضل الٰہی سبحانہ وبہ برکت پیران کبار خواہد رسید
وچون در باطن شیخ قوت بسیار پیدا شود بیکبارگے
جملہ لطایف جاری شدن تواند حاجت توجہ سہ روز نماند
فقط ظہور کیفیات بشود از بیخودی واستغراق توحید
وجودی واستہلاک واضمحلال وتوحید شہودی وفنا رانا
وکیفیات لطیفہ قالبہ ظہور تجلیات ذاتیہ دایمی در
کمالات ثلاثہ وحقایق سبعہ ولطافت وبساطت و
وسعت وبیرنگی ہا وبکیفی ہا در نسبت باطن بہم میرسد
وقوت ایمانیات وعقاید حقہ کسی کہ کثرت مراقبات
درین مقامات غالب مینماید بساطت وبیرنگی ہر

مقام فرق می تواند کرد و اللہ اعلم بالصواب و الیہ المرجع و المآب



خلافت نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین ۔ اما بعد واضح باد کہ چون فضیلت دستگاہ نجابت و شرافت پناہ برادر دینی و محب راہ یقینی مولوی محمد عبد القادر ابو طاہر بہ توبہ و انابت چنگل ارادت بدامن فقیر زدہ کمر سعی بستہ بذکر و شغل مشغول شدند بفضل ایزدی و از برکت توجہ پیران کبار سرمدی رضی اللہ تعالی عنہم از لطیفہ قلب تا بلطیفہ قالب عالم امر را تمام کردہ عالم خلق را در ضمن آن حاصل ساختند و در بحر مراقبہ احدیت مستغرق شدند حتی کہ حرکت ذکر در ہر لطیفہ ظاہر گردید ۔ بعدہ قدم در مراقبہ ثانی کہ مسمی بمراقبہ معیت و ولایت صغری و ولایت اولیاء و ولایت ظلیہ است نہادہ از فیض و برکت توجہ پیران کبار احوالش بیخودی و بیہوشی استغراق و اضمحلال و اتصال ظل باصل و دیدن انوار و تجلیات را در آفاق و انفس بقدر استعداد خویش حاصل کردند من بعد سیر در ولایت

کبری کہ ولایت اصلیہ و ولایت انبیاست وکنایت از مراقبہ
اقربیت ومراقبات ثلاثہ محبت ومراقبہ اسم ظاہراست
نمودند وظل راگذاشتہ باصل ناظر گشتند وبفنای خاص بقدر
استعداد خود مشرف شدند۔ بعدازان سیر در ولایت علیا
کہ ولایت ملائکہ است وعبارت از مراقبہ اسم باطن است
نمودند وبقدر استعداد خویش از فیوضش سیراب گشتند
بعدازان ازمراقبہ کمالات نبوت ومراقبہ کمالات رسالت
واز مراقبہ کمالات اولوالعزم سرفراز شدہ بایمان حقیقی مشرف
شدند وخلعت شرع بقامت باطن پوشیدند۔ بعدازان
ازمراقبات حقایق الٰہیہ کہ عبارت از مراقبہ حقیقت
کعبہ ومراقبہ حقیقت قرآن ومراقبہ حقیقت صلوٰۃ ومراقبہ
معبودیت صرفہ است مشرف شدہ بفنا الفنا رسیدند
بعدازان قدم سلوک درسیر حقایق انبیا نہادہ ازمراقبہ
حقیقت ابراہیمی واز مراقبہ حقیقت موسوی واز مراقبہ
حقیقت محمدی سرفراز شدند۔ وثمرہ نتایج آن مقامات
گردیدند۔ از افضال الٰہی از ذکر وفکر غافل نیستند حضور
وآگہی ونسبت خاص بقدر استعداد نقد وقت خود میدارند

و نیز سعی بلیغ بحصول مقامات فوق مرعی داشتہ اند اللہ تعالی از برکت پیران کبار رحمہم اللہ تعالی محصل کنا د بحرمۃ النبی و آلہ الامجاد کبریت احمر کہ کنایت از عنایت شیخ است بکاشان ل مصروف پس فقیر بار خلافت بر سر شان نھادہ اجازت تعلیم طریقہ نقشبندیہ و قادریہ و چشتیہ و سہروردیہ و کبرویہ نمودہ داد و ہر کہ خواہد اخذ طریقہ از او شان نماید مقامات موفقہ را بواسطہ شان حاصل نماید و السلام

اجعلہ ھادیا و مھدیا و مستقیما علی الشریعۃ المصطفویۃ و راجلا علی قدوم الشیوخ بحرمۃ النبی و آلہ الامجاد آمین ثم آمین ثم آمین



آنان کہ چشم خویش بصد جلوہ اکنند

خر را ولی کنند و مگس را ہما کنند

وصیت شیخ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الصلوۃ والسلام علی خیر المرسلین محمد
و آلہ وصحبہ اجمعین بعدہ النصیحۃ الاولی ھو الذکر الکثیر
مع شرائطہٖ یعنے نصیحت اوّل ذکر کثیر ست با شرائط
آن لازم بر مریدین و خلفاء فقیر آنکہ مثلِ حیاتِ فقیر تعظیم
و توقیر فرزندانِ فقیر ضرور و الا انقطاع نسبت موجب خسر
آخرت ست اللھم احفظ من بلائہٖ دیگر آنکہ غسل فقیر
از دستِ مریدان و خلفا باشد کہ دستِ اجنبی حسنی ندارد

ہزار خویش کہ بیگانہ از خدا باشد ؛ فدائے یک تن بیگانہ کاشنا باشد ؛ از لباسِ کعبہ لباس کفن فقیر باشد کہ آن ابیض است و نزدِ فقیر موجود است امید کہ بر نعش فقیر چادر گل یا چادر دیگر نیندازند و آہستہ تا گور فقیر را رسانند تا ہمراہیان جنازہ را تکلیفے نرسد و در گور نہادہ بگویند

سپردم بتو مایۂ خویش را ؛ تو دانی حساب کم و بیش را

در بحرِ رضا و تسلیم غوطہ زن و بدعائے مغفرت آمادہ زن باشند بعد سیوم غلام محمد خیراتی میان را کہ جانشین گردانیده ام اجازت نامہ او شان را بخوانند تا بسماعت ہمہ حضار برسد و توجہ از و شان بگیرند و بہ بینند کہ از غیب الغیب چہ میرسد و ہمہ منقاد او باشند و ہرگز گردن از اطاعت

او نہ پیچند فاللّٰہ خیر حافظا

وھو ارحم الراحمین و

صلی اللّٰہ تعالیٰ

علیٰ خیر خلقہ

محمد و آلہ و صحبہ

وسلم اجمعین





سلب الامراض

بہ توسل صحابہ و اہل بیت رضؓ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیْمِ ؕ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وصحبہ وسلم لآ الٰہ الا اللّٰہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللّٰہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لآ الٰہ الا اللّٰہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللّٰہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت فاروق اعظم عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لآ الٰہ الا اللّٰہُ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللّٰہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لآ اِلٰہ الا اللّٰہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللّٰہ

بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
علی مرتضی اسد اللہ الغالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا الٰہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دروی بجز شفاو بجز دفع محمد
رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت
حضرات الستۃ الباقیۃ من العشرۃ المبشرہ طلحہ و سعد و سعید
و ابی عبیدۃ ابن الجراح و عبد الرحمن ابن عوف و زبیر
ابن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہم لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دروی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت امیر حمزہ و حضرت
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضی و دروی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرات صحابائے
اہل بدر و بحرمت حضرات صحابائے اہل احد و بحرمت
حضرات جمیع انصار و مہاجرین رضی اللہ تعالیٰ عنہم و
بحرمت جمیع صحابہ و صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہم لا الٰہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دروی بجز شفا و بجز دفع محمد
رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و

بحرمت سبط رسول اللہ حضرت امام حسن و حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و بحرمتِ حضرت فاطمۃ الزہرا و بحرمتِ حضرت خدیجۃ الکبریٰ و بحرمتِ حضرت عایشہ صدیقہ و بحرمتِ جمیع اہل بیت رسول اللہ و بحرمت جمیع ازواج مطہرات رسول اللہ صلعم رضی اللہ تعالےٰ عنہن لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ جمیع انبیا و اولیا و علما و شہدا و صالحین و الحجاج و المسافرین و المسلمین و المسلمات و المومنین و المؤمنات و جمیع امت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلّم اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین آمین ثم آمین ثم آمین ط

بوقتِ خواندنِ این شفاے مرض و دفع درد از مریض و از صاحب درد نصب عین دارد او شافی شفا خواہد داد بحرمتہ النبی و آلہ الامجاد۔

سلب الامراض

بتوسل پیران شجرۂ نقشبندیہ رض

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت سلمان فارسی لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت امام قاسم بن محمد ابن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہم لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد

شجرہ پیران نقشبندیہ رض

رسول اللہ صلعم و بحرمت امام ہمام حضرت امام جعفر صادق رضؓ
لآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ نیست ہیچ مرضی و درروی بجز شفا و بجز
وفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم
و بحرمت سلطان العارفین قطب العاشقین حضرت خواجہ
بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ لآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ نیست
ہیچ مرضی و درروی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ۔
بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
خواجہ ابوالحسن خرقانی رحؒ لآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ نیست ہیچ
مرضی و دروے بجز شفا و بجز وفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت
حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ
ابوالقاسم گرگانی رحؒ لآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ نیست ہیچ مرضی
و درروی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ۔ بحرمت حضرت
محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ ابوعلی
فارمدی رحؒ لآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ نیست ہیچ مرضی و درروی
بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ
صلعم و بحرمت حضرت خواجہ ابویوسف ہمدانی رحؒ لآ اِلٰہَ
اِلَّا اللہ نیست ہیچ مرضی و درروی بجز شفا و بجز وفع محمدؐ

رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت خواجہ جہان خواجہ عبد الخالق غجدوانی رح[۱۱] لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی ودروے بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت خواجہ مولانا محمد عارف ریوگری رح[۱۲]

لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی ودروے بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رح[۱۳]

لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی ودروی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رح[۱۴]

لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی ودروی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رح[۱۵]

لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی ودروی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت سید السادات حضرت سید امیر کلال رح[۱۶]

لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز
شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد
رسول اللہ صلعم و بحرمت خواجہ خواجگان پیر پیران
امام الطریقہ مشکل کشا حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند
رحمتہ اللہ علیہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے
و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ علاؤ الدین عطار لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
خواجہ محمد یعقوب چرخی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ
ناصر الدین عبید اللہ احرار رح لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
خواجہ محمد شرف الدین زاہد رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی
و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم

بحرمت حضرت خواجہ محمد درویش رح [۲۲] لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ مولانا
خواجگی محمد امکنگی رح [۲۳] لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمت خواجۂ خواجگان حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رح [۲۴]
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا
و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمت محبوب صمدانی امام ربانی مجدد الف ثانی
امام الطریقہ حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ [۲۵]
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا
و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمت عروۃ الوثقیٰ حضرت خواجہ محمد معصوم رح [۲۶]
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا
و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمت حضرت ایشان حضرت شیخ سیف الدین رح [۲۷]
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع

عه مولانا خواجگی ۱۲ دا مولانا موصی سیرت
له امکنگ از آنجا امکنہ
نزدیک بیت سمرقند ۱۲ من سمرقند
بخارا بنظر

عه فرزند ثالث حضرت مجدد الف ثانی رح ۱۲

عه پیر حضرت عروۃ الوثقیٰ فرزند ثانی الف ثانی ۱۲
حضرت خواجہ محمد معصوم رح ۱۲ منسوب الات نظر

محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت حافظ محمد محسن ۲۸ لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت سید السادات حضرت سید نور محمد بدایونی ۲۹ لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت شمس الدین حبیب اللہ عارف باللہ قیوم زمان قطب جہان حضرت میرزا مظہر جان جانان شہید ۳۰ لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت قطب الاقطاب فرد الافراد حضرت شاہ عبد اللہ المعروف بہ غلام علیشاہ ۳۱ لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت سیدنا و مولانا و مرشدنا حضرت شاہ سعد اللہ صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ ۳۲

لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و وردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ جمیع حضرات نقشبندیہ رحمتہ اللہ علیہم بوقتِ خواندن شجرہ شفاء مرض و دفع درد از مریض و از صاحب درد نصب عین دارد او شافی شفا خواہد داد بحرمت النبی و آلہ الامجاد فقط

سلب الامراض

بہ توسل پیران شجرہ قادریہ

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ

پیران شجرہ قادریہ

حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت سبط
رسول اللہ حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز
شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد
رسول اللہ صلعم وبحرمت سبط رسول اللہ شہید دشت
کربلا حضرت امام حسین رض لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت
سبط رسول اللہ حضرت امام زین العابدین رض لا الٰہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع
محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم
وبحرمت سبط رسول اللہ حضرت امام محمد باقر رض
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز
شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت سبط رسول اللہ حضرت
امام جعفر صادق رض لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت

حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت سبط رسول اللہ حضرت
امام موسیٰ کاظمؓ لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی
و دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت
حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت سبط رسول اللہ
حضرت امام علی موسی رضاؓ لا الہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ
بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
خواجہ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ لا الہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بحرمت حضرت
محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ سری
سقطی رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی
بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت
محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت سید الطائفہ
حضرت خواجہ جنید بغدادی رح لا الہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد
رسول اللہ بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم

وبحرمتِ حضرت شیخ ابو بکر عبداللہ شبلی ۱۳ رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی وو رد ی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم
وبحرمتِ حضرت شیخ عبدالعزیز تمیمی ۱۴ رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی وو رد ی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم
وبحرمتِ حضرت شیخ عبدالواحد بن عبدالعزیز تمیمی ۱۵ رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی ودر دی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم
وبحرمتِ حضرت شیخ ابو الفرح طرطوسی ۱۶ رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی ودر دی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم
وبحرمتِ حضرت شیخ ابو الحسن علی الہنکاری القرشی ۱۷ رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی ودر دی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم
وبحرمتِ حضرت شیخ ابو سعید مبارک مخزومی ۱۸ رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی ودردی

بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد
رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت غوث الثقلین قطب الدارین
پیران پیر محبوب سبحانی حضرت شیخ[19] عبد القادر
جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت
حضرت شیخ[20] عبد الرزاق ع لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت
حضرت سید[21] شرف الدین قتال ع لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد
رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم
و بحرمت حضرت سید عبد[22] الوہاب ع لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد
رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم
و بحرمت حضرت سید[23] بہاؤ الدین ع لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ

بحرمتِ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم وبحرمتِ حضرت سید[۲۴] عقیل ؒ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم وبحرمتِ حضرت سید[۲۵] شمس الدین صحرائی لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم وبحرمتِ حضرت سید[۲۶] گدا رحمان اوّل بن ابی الحسن ؒ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم وبحرمتِ حضرت سید[۲۷] ابو الفضل ؒ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم وبحرمتِ حضرت سید[۲۸] شمس الدین عارف ؒ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم وبحرمتِ حضرت سید[۲۹] گدا رحمان ثانی ؒ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمتِ حضرت

محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت سید شاہ فضیل ؒ
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز
شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد
رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت شاہ کمال کیتھلی ؒ لا الٰہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع
محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم
و بحرمتِ حضرت شاہ سکندر ؒ لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت
بدر الملت والدین امام العارفین امام الطریقہ حضرت
شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد
رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم
و بحرمتِ حضرت خازن الرحمۃ حضرت خواجہ محمد
سعید ؒ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ دلیل الرحمٰن حضرت

شیخ عبدالاحد المعروف شاہ گل کے لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ
شیخ الشیوخ حضرت شیخ محمد عابد سنامی کے لا الٰہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع
محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم
و بحرمت شمس الدین حبیب اللہ عارف باللہ قیوم
زمان قطب جہان حضرت میرزا مظہر جان جانان شہید
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز
شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت قطب الارشاد
فرد الافراد حضرت شاہ عبداللہ المعروف بہ غلام علی شاہ
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز
شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ قوت ارباب ایمان
و تقویت اصحاب ایقان سیدنا و مرشدنا و مولانا
حضرت شاہ سعد اللہ صاحب قبلہ کے لا الٰہ الا اللہ

نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت جمیع
حضرات قادریہ رحمتہ اللہ علیہم۔
بوقتِ خواندنِ شجرہ شفائے مرض و دفع درد مریض و از
صاحب درد نصبِ عین دارد و شافی شفا خواہد داد۔
بحرمتِ النبی و آلہ الامجاد نقل

سلب الامراض

بتوسل پیران شجرہ چشتیہ

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ نیست ہیچ مرضی
و دردی بجز شفا و بجز دفع بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ

شجرہ پیران چشتیہ

بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت
خواجہ حسن بصری لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی
وروی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت خواجہ عبدالواحد
بن زید لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی ورروی
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت خواجہ فضیل
بن عیاض لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و
ورروی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ
حضرت محمد رسول اللہ صلعم بحرمتِ حضرت خواجہ سلطان
ابراہیم ادہم لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی
ورروی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت خواجہ
سدید الدین حذیفۃ المرعشی لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضی ورروی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت خواجہ
امین الدین ہبیرۃ البصری لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی

و در وی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت خواجہ ابو اسحاق
ممشاد علو دینوری رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی
و در وی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت خواجہ ابو اسحاق
شامی چشتی رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و
در وی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت خواجہ ابو احمد ابدال
چشتی رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و در وی بجز
شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد
رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت خواجہ ابو محمد چشتی رح
لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و در وی بجز شفا
و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمتِ حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی رح
لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و در وی بجز شفا
و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمتِ حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رح

لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع
محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم
و بحرمت حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی رح لا الٰہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد
رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت
حضرت خواجہ عثمان ہارونی رح لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
خواجۂ خواجگان پیر پیران امام الطریقہ حضرت خواجہ
معین الدین حسن سنجری چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا الٰہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد
رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم
و بحرمت حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی
چشتی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ فریدالدین
گنجشکر رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی

بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ مخدوم
عالم علاؤ الدین علی احمد صابر رح لا الہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ
شمس الدین ترک پانی پتی رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ
جلال الدین پانی پتی رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی
و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ عبد الحق ردولوی
رحمتہ اللہ علیہ لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
شیخ محمد عارف رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و
دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی
رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و

شیخ عبد الحق ردولوی نام ... مشہور ...

وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم وبحرمتِ حضرت شیخ رکن الدین گنگوھی ع لا الٰہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد
رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم
وبحرمتِ حضرت مخدوم شیخ عبد الاحد رحمۃ اللہ
علیہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت
محمد رسول اللہ صلعم وبحرمتِ بدر الملت والدین امام
الواصلین حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا
وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم وبحرمتِ خازن الرحمۃ حضرت شیخ محمد
سعید رحمۃ اللہ علیہ - لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمتِ دلیل الرحمٰن حضرت
شیخ عبد الاحد المعروف شاہ گل لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ

بحرمتِ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمتِ شیخ الشیوخ
حضرت شیخ محمدؐ عابد سنامی ؒ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت
حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمتِ شمس الدین حبیب اللہ
عارف باللہ قیوم زمان قطب جہان حضرت میرزا
مظہر جانِ جانان شہید ؒ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمتِ
حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمتِ قطب الارشاد
فرد الافراد حضرت شاہ عبد اللہ المعروف بغلام علیشاہ رح
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز
دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ
صلعم و بحرمتِ قوت ارباب ایمان و تقویتِ اصحاب
ایقان سیدنا و مولانا و مرشدنا حضرت شاہ سعد اللہ صاحب قبلہ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا
و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمدؐ رسول اللہ
صلعم و بحرمتِ جمیع حضرات چشتیہ رحمۃ اللہ علیہم
بوقتِ خواندن شجرہ شفای مرض و دفع درد از مریض و از حضار درد عین وارد اد شافی

شفا خواہد داد بحرمت النبی و آلہ الامجاد ط

سلب الامراض

متوسل پیران سلسلہ سہروردیہ قدس

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نیست ہیچ مرضی
و دردے بجز شفا و بجز دفع بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم لا الہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت امیر المومنین
خلیفۃ المشارق و المغارب حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ
تعالی وجہہ لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ حسن بصری
لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا
و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمت حضرت شیخ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ

لا الٰه الا الله نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا
و بجز دفع محمد رسول الله بحرمت حضرت محمد رسول الله
صلعم و بحرمت حضرت شیخ داود طائی رح لا الٰه الا الله
نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول الله
بحرمت حضرت محمد رسول الله صلعم و بحرمت حضرت
معروف کرخی رح لا الٰه الا الله نیست ہیچ
مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول الله بحرمت
حضرت محمد رسول الله صلعم و بحرمت حضرت شیخ سری
سقطی رح لا الٰه الا الله نیست ہیچ مرضی و دردی
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول الله بحرمت حضرت
محمد رسول الله صلعم و بحرمت سید الطائفه حضرت
شیخ جنید بغدادی رح لا الٰه الا الله نیست ہیچ مرضی
و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول الله بحرمت حضرت
محمد رسول الله صلعم و بحرمت حضرت شیخ علو ممشاد
دینوری رح لا الٰه الا الله نیست ہیچ مرضی و دردی
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول الله بحرمت حضرت
محمد رسول الله صلعم و بحرمت حضرت شیخ احمد اسود دینوری رح

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز
دفع محمدؐ رسول اللّٰہ بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللّٰہ
صلعم و بحرمتِ حضرت شیخ ابو محمدؒ بن شیخ عبد اللّٰہؒ لَآ
اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و
بجز دفع محمدؐ رسول اللّٰہ بحرمتِ حضرت محمدؐ رسول اللّٰہ
صلعم و بحرمتِ حضرت شیخ یار محمدؒ بن شیخ عبد اللّٰہ عمویہؒ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا
و بجز دفع محمدؐ رسول اللّٰہ بحرمتِ حضرت محمدؐ رسول اللّٰہ
صلعم و بحرمتِ حضرت شیخ وجیہ الدّین ابو الحفص عبد القادر
سہروردیؒ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ نیست ہیچ مرضی و درد
بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللّٰہ بحرمت حضرت
محمدؐ رسول اللّٰہ صلعم و بحرمتِ حضرت شیخ ضیاء الدّین
ابو النجیب عبد القاہر سہروردیؒ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ نیست ہیچ
مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللّٰہ بحرمت
حضرت محمدؐ رسول اللّٰہ صلعم و بحرمتِ حضرت
شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدّین سہروردیؒ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللّٰہ

بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
شیخ[۱۶] بہاؤ الدین ذکریا ملتانی رح لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت
حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ
محمد[۱۷] صدر الدین رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی
و دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت
محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ رکن الدین[۱۸] شاہ رکن عالم
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا
و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت محمدؐ
رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت سید[۱۹] جلال الدین بخاری
مخدوم جہانیاں جہاں گشت رح لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ
بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
سید[۲۰] اجمل بہرائچی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی
و دردے بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت
حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت سید[۲۱]
بڈہن بہرائچی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی

ودردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ
درویش[۲۲] محمد بن قاسم اودھی لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
شیخ عبد[۲۳] القدوس گنگوھی رحمتہ اللہ علیہ لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمت حضرت محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم
و بحرمت حضرت شیخ[۲۴] رکن الدین
ابن حضرت شیخ عبد القدوس
گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت مخدوم
شیخ عبد[۲۵] الاحد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ لا الٰہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع
محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم

وبحرمتِ حضرت امام ربانی محبوب صمدانی مجدد الف ثانی امام الطریقہ حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم
وبحرمتِ حضرت خازن الرحمۃ خواجہ محمد سعید رح۔
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم وبحرمتِ حضرت شیخ عبد الاحد المعروف شاہ گل رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمتِ حضرت شیخ محمد عابد سُنامی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمتِ حضرت شمس الدین حبیب اللہ عارف باللہ قیوم زمان قطب جہان حضرت میرزا مظہر جان جانان شہید رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ

بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت سیدنا و مولانا پیر دستگیر قطب الارشاد فرد الافراد حضرت شاہ عبد اللہ المعروف بہ غلام علیشاہ قدس سرہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ سیدنا و مولانا و مرشدنا حضرت شاہ سعد اللہ صاحب قبلہ رحمتہ اللہ علیہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ جمیع حضرات سہروردیہ رحمتہ اللہ علیہم ؂

بوقتِ خواندن شجرہ شفائے مرض و دفع درد از مریض و از صاحبِ درد نصب عین دارد او شافی شفا خواہد داد بحرمت النبی و آلہ الامجاد مصہ =

سلب الامراض

بتوسل پیران شجرہ کبرویہ رضہ

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ؂ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ نیست ہیچ مرضی و

و ردی بحرمت شفا و بحرمت دفع بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ۔
صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم لا الہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضی و دردی بحرمت شفا و بحرمت دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت
حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت امیر المومنین
علی مرتضی کرم اللہ وجہہٗ لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی
و دردی بحرمت شفا و بحرمت دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت
محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ حسن بصری
رضی اللہ تعالی عنہ لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی
و دردی بحرمت شفا و بحرمت دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت
محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ حبیب عجمی
رحمتہ اللہ علیہ لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی
بحرمت شفا و بحرمت دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت محمدؐ
رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ داؤد طائی رح
لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بحرمت شفا
و بحرمت دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ
صلعم و بحرمت حضرت خواجہ معروف کرخی رح لا الہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضی و دردی بحرمت شفا و بحرمت دفع محمدؐ رسول اللہ

بحرمتِ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم وبحرمتِ حضرت
خواجہ سری سقطی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و
دردی بجز شفا وبجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت
محمدؐ رسول اللہ صلعم وبحرمتِ حضرت خواجہ ابو القاسم
جُنید بغدادی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و
دردی بجز شفا وبجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمتِ حضرت
محمدؐ رسول اللہ صلعم وبحرمتِ حضرت خواجہ ابو علی رودباری
رحمۃ اللہ علیہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے
بجز شفا وبجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت
محمدؐ رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت خواجہ ابو علی کاتب رح
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا
وبجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ
صلعم وبحرمتِ حضرت خواجہ عثمان مغربی رح لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا وبجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت
حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم وبحرمتِ حضرت خواجہ
ابو القاسم گرگانی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی
و دردی بجز شفا وبجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت

محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت شیخ ابوبکر نساج رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ احمد غزالی رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت خواجہ شیخ ضیاء الدین ابونجیب رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت عمار یاسر رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت امام الطریقہ حضرت شیخ نجم الدین کبری رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت شیخ بابا کمال خجندی رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت

محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ احمد رح لا الہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
شیخ عطا بابا[۲۰] الخالدی رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی
و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ[۲۱] شمس الدین
ابی محمد ابن محمود بن ابراہیم الفرغانی رح لا الہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ
حمید[۲۲] الدین سمرقندی رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت مخدوم
جہانیان[۲۳] جہان گشت سید جلال الدین بخاری رح لا الہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع
محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم
و بحرمت حضرت سید[۲۴] اجمل بہرائچی رح لا الہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد

رسول اللہ بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت
حضرت سید بڈھن بھرائچی ؒ[۲۵] لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی
و درد سے بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ و بحرمت حضرت
محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت درویش محمد بن قاسم اودھی[۲۶]
لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و درد سے بجز شفا
و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ
صلعم و بحرمت حضرت شیخ عبد القدوس گنگوھی ؒ[۲۷] لا الہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضی و درد سے بجز شفا و بجز دفع محمدؐ
رسول اللہ بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت
حضرت شیخ رکن الدین گنگوھی رح[۲۸] لا الہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و درد سے بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ
بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
مخدوم شیخ عبد الاحد رح[۲۹] لا الہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضی و درد سے بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ
بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
بدر الملت الدین امام ربانی محبوب صمدانی مجدد الف ثانی
امام الطریقہ حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمتہ اللہ علیہ[۳۰]

بحرمت مجدد الف ثانی رح

لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا
و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمت خازن الرحمہ حضرت خواجہ محمد سعید رح [۳۱]
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا
و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمت ولیل الرحمن حضرت شیخ عبد الاحد المعروف [۳۲]
شاہ گل رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد
رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ محمد عابد سنامی رح [۳۳]
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا
و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمت شمس الدین حبیب اللہ عارف باللہ قیوم زمان
قطب جہان حضرت میرزا مظہر جانجانان شہید رح [۳۴]
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا
و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمت سیدنا و مولانا پیر دستگیر قطب الارشاد
فرد الافراد حضرت شاہ عبد اللہ المعروف بہ غلام علیشاہ [۳۵]

رحمتہ اللہ علیہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے
و درد ے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت سیدنا و مولانا و مرشدنا حضرت
شاہ سعد اللہ صاحب قبلہ رح لا الٰہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضے و درد ے بجز شفا و بجز دفع
محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ و صحبہ و سلم و بحرمت جمیع حضرات کبرویہ
رحمتہ اللہ علیہم بوقت خواندن شجرہ شفاے مرض
و دفع درد از مریض و از صاحب درد نصب عین دارد
او شافی شفا خواہد داد بحرمت النبی و آلہ الامجاد فقط تمام شد جلد ثالث

وجہ مہر و دستخط **تمت الکتاب** حضرت ایشان بر خاتمہ

این فقیر مسکین مجموعہ کتاب ہذا مسمی بہ لذات مسکین مولفہ خویش را کہ
مشتمل است بر چہل رسالہ در سہ جلد من اولہا الی آخرہا حرفاً حرفاً بتمامہا مکرر مطالعہ نمودہ بہ
تصحیح و تنقیح و ترتیب و تہذیب آن برادر آنعزیز القدر مولوی ابو طاہر محمد عبد القادر
زاد قدرہ اجازت طبع و حق تالیف آن بخشیدم و بعد طبع کتاب را ورقاً ورقاً دیدم صحت
و خوبی طبع را کہ نتیجہ محنت و قابلیت شان است نہایت پسند نمودم۔ او سبحانہ تعالیٰ این خدمت شان را
قبول فرماید و ازین کتاب جمیع مسلمین نفع رساند آمین پس فقیر باین حسن خدمت

وخلوص ازیشان خیلی راضی وخوشنود گردیدم جزاہ اللہ تعالیٰ فی الدارین خیر الجزاء لہذا برای سند اینہمہ معانی برخاتمہ کتاب فقیر مہر

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ علی نعمائہ ⁂ والشکر للہ علی الائہ ⁂

قولہ تعالی واما بنعمۃ ربک فحدث ⁂

غریق لجۂ دریای فیض بیرانم ⁂ کدام شکر بجا آورم نمی دانم - ایک روز سبحان اللہ وہ کیا نیک دن تہا اور ماشاء اللہ کیا نیک ساعت تھی یکایک اس سگ ناچیز کے دل مین آیا کہ حضرت پیر و مرشد قبلہ کی کل تالیفات و ملفوظات متبرکہ کو جو جابجا متفرق اور منتشر تہی بکوشش جسقدر کہ دستیاب ہوعن فراہم اور ایک مجموعہ کی شکل مین ترتیب دیکر جمع - اور بغرض استفادہ عام طبع کری بلہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر می خواست ⁂ آمد آخر ز پس پردہ تقدیر پدید حضرت پیر و مرشد قبلہ نے ناچیز کے اس معروضہ کو بکمال خرسندی و رضامندی منظور فرماکر نہ صرف اجازت طبع کی بخشی بلکہ دوسرے روز صبح حلقہ مین توجہ کے بعد جناب مولوی احمد خیر الدین صاحب سے مخاطب ہوکر یہہ ارشاد فرمایا - ارشاد - ایک مدت سے ہمارے دل مین یہہ بات تھی کہ کسیطرح یہہ کل تالیفات و ملفوظات ہماری ایک مجموعہ بنکر چہپ جاوین - مگر آج تک کسینے یہہ ہمت نہ کی - ادنی صوفی کا خطرۂ قلبی بلا ظہور خالی نہین جاتا - یہان پیران کبار کے کارخانہ مین ہمارا وہ خطرہ کیونکر ضایع جاسکتا تہا - آخر ہماری اوس خطرہ کا عکس (اس ناچیز کے طرف دست مبارک کے اشارہ سے بتلاکر) اس کے قلب پر پڑا دل را بدل رہی است درین گنبد سپہر از راہ مہر مہر و ہم از راہ مہر مہر - اگر اس امر کی زیادہ تشریح کیجاوے تو وحدت الوجود کا مسئلہ ابہی ثابت ہوجاتا ہے جسکی قال کی شرع اجازت نہین دیتی تہی ارشادہٗ بالفاظہٖ سیدی قلبی و روحی فداک چو از صفای ارادت زنم بمہر تو دم ⁂ ضمیر پاک و دل روشنت گواہ من است - آغاز کارروائی طبع سے ختم طبع تک حضرت پیر و مرشد قبلہ نے اس ناچیز سے مخاطب ہوکر بالمشافہ اور غائبانہ بہی کئی مرتبہ یہہ ارشاد فرمایا -

ارشاد - یہہ نعمت یہہ دولت ہماری خاص تیرے ہی حصہ کی تہی جو بالاخر تجہکو ہی ملی - آجتک یہہ نعمت امانت تہی - آجتک کوئی یہہ بار اوٹہا نہ سکا کوی اسکی ہمت نکرسکا - اور کسی سے یہان ابتک اس کام کا انصرام اسطرح ہوسکتا تہا - اسکا ثمرہ دارین مین بہت بڑا ہے - یہہ عمل بڑا ستر گ ہے جیسا عمل ویسی جزا اسلیئے اسکی جزا بہی ویسی ہی بڑی ہے سیدي قلبي وروحي فداك

اگر زبہر نثار تو جان برافشانم ✤ ہنوز از تو بسے منت است برجانم - ع قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند -

ای خدا قربان احسانت شوم ✤ این چہ احسان است قربانت شوم

بعمر اگر سخن از فیض پیر خود رانم ✤ ہنوز شکر یکے از ہزار نتوانم -

اور حضرت پیر و مرشد قبلہ نے ایک مرتبہ یہہ ارشاد فرمایا -

ارشاد - جس روز سے کہ اسکے طبع کا کام شروع ہوا ہے کارخانہ باطنی مین مقام بسط کو عروج ہے بسط ہی بسط ہے قبض کو دخل نہین - سیدي قلبي وروحي فداك

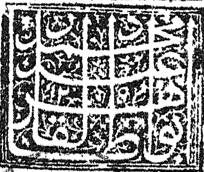
چونکہ زشکرت نتوان زد نفس ✤ چارہ این کار خموشی است بس -

لساني عاجز فالنعمت اولی اور حضرت پیر و مرشد قبلہ نے اس ناچیز کو اکثر امور مین عموماً اور اس کام مین خصوصاً بہت سی دعائین فرمائین سیدي قلبي وروحي فداك

چون زحد بگذشت جرات مختصر سازم سخن ✤ بیش ازین جرات نمودن شیوۂ خدام نیست

اللّٰهُمَّ احيني في رضاء الشيخ وحبه وامتني في رضاء الشيخ وحبه واحشرني في رضاء الشيخ وحبه وصلى الله تعالى على خير خلقه محمد وآله وصحبه وسلم

الراقم



ہیچمیرز گمنام خاک نعال صوفیان عالی مقام فقیر مسکین
ابو طاہر محمد عبد القادر کان اللہ لہ ✤

اطلاع - جس کتاب پر راقم کی مہر و دستخط نہو وہ مسروقہ سمجھی جائیگی - الراقم فقیر ابو طاہر محمد عبد القادر عفی عنہ

فہرست جلد ثالث لذات مسکین

صحت نامۂ ہر سہ جلد

صحت نامہ جلد اول لذات مسکین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۱۰	ہن	ہین
۸	۶	اور کسب	یا کسب
۱۵	۱۵	حتین	ختنین
۶۰	۱۴	خلق الله	خلق الله
۷۷	۱۶	وَالْعَنْہُ	وَالْعَنْتُہُ
۹۱	۷	نقل	نفل
۹۹	۴	کہرے	کہڑے
رر	۱۵	آکے	آگے
۱۰۰	۱۴	اونسوین	اونیسوین
۱۱۸	۵	لازم ہے کہ	لازم ہے
۱۳۶	۵	قناعت	قناعت
۱۲۷	۷	علبہ	علیہ
۱۲۸	۱۵	فَالْاٰزِمُ	فَاللَّازِمُ
۱۲۹	۳	فَبَعْدَ	فَبَعْدَ
۱۳۱	۵	جَمِیْعُ	جَمِیْعُ
۱۳۱	۶	اَجْمَعِیْنُ	اَجْمَعِیْنُ

صحت نامہ جلد ثانی لذات مسکین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۷	اصل اصل اصل	اصل اصل اصل
۶	۵	فوس	قوس
رر	۱۷	ہے جو منشاد	جو منشاء ہے
۱۰	۱	با الاتمام	بالاتمام
۱۹	۶	جُبتی	جُبتبی
۳۱	۱۳	رامینی	رامیتنی
۳۲	۹	گرگانی	گرُگانی
۳۳	۷	اَنْ اعرف	اَنْ اُعْرَفَ
رر	۹	درانہ	دردانہٗ
۳۷	۷	پیرمن	پیرہن
۳۹	۶	پرشان	پریشان
۴۰	۷	وجدنا	وجدانا
۴۲	برحاشیہ	منزل	منزل اول
۴۳	۷	کافرہ	کافری
۴۴	۴	آنا	آنا
۴۷	۱۳	مہرند	میرزند
۵۵	برحاشیہ	نام	نا امید
۵۶	۱۵	متلذذ	ملتذ
۵۷	۱۴	گردو	گرداو
۶۱	۵	منشار	منصہ
رر	۱۱	مار	تار

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۴	۱۷	امدہ	نامدہ
۶۵	۱۱	نخوام	نخوانم
۷۴	۱۰	تنخلق	تخلّق
۷۵	۱۳	نحنُ	نحنُ
۷۸	۱۵	ملایکہ	۰
۷۹	۸	فیص	فیض
۱۰۵	۱۷	جبرئیت	جزئیت
۱۱۳	۶	بلائی	بلاہائی
۱۱۸	۲	حضرت	حضرات
۱۱۹	۱۳	سائی	رائی

صحت نامہ جلد ثالث لذات مسکین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰	۴	فوج دوم	فوج دوم
۲۰	۳	بہ وسط	بوسط
۲۴	۳	الکُبَرَاءِ	الکُبَرَاءِ
۲۴	۷	بمریدی	بغلام حسین شاہ
۲۶	۷	زیادہ	زیادہ باد
۲۷	۱۳	ہذا الہنداد	ہذا الہنداد
۳۸	۸	عسق	عشق
رر	۱۲	شجر	شجر
۴۱	۱۷	مبیش	بیش
۴۳	۱	لانہ	لہذا
۴۴	۱۳	محمد سلطان الدین	شاہ خواجہ محمد سلطان الدین
۴۴	۱۶	سلہ	سلمہ
۴۵	۹	دیار	طرف
۵۰	۱۴	غلام حسین	غلام حسین شاہ زرخاص بصر
۵۶	۷	زخیم	ضخیم
۵۷	۱۴	ارادہ	ارادۂ
۶۴	۹	ام	۰
رر	رر	حصّارین	حضّارین
۷۱	۶	بجبر	بجبر
۷۳	۶	باقی با اللہ	باقی باللہ
۷۴	۹	با اللہ	باللہ

محمد الملقب زرخاص عطا بخش حضرت ابن

اطلاع منجانب مالک مطبع مفید دکن — کتاب لذات مسکین کی جلد اول و ثانی سالم اس مطبع کی مطبوعہ ہے۔ جلد ثالث کو صاحب کتاب نے مطبع ابو العلائی مین طبع کے لئے دی تو اس مطبع مین صفحہ ۲۴ تک طبع ہوئی من بعد باقی کل تحریر شدہ کا بیان جلد ثالث کی صفحہ ۲۵ سے آخر تک اس مطبع مین دینے کی وجہ سے طبع کر دی گئین فقط

المرقوم ۱۱ رجادی الاخری سنہ ۱۳۱۲ ہجری الراقم ابو رجا کان اللہ لہ مالک مطبع مفید دکن

امر شیخ

۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد لا نبی بعدہٗ وعلی آلہٖ واصحابہ الذین ھم اولو
القرب وسعدہ۔ بعد حمد وصلوٰۃ آنانکہ منتسبان فقیر اند ظاہر را از احکام شرع آراستہ ودست باطن از
ماسوی اللہ برداشتہ ودر بحر رضائے محبوب حقیقی مستغرق باشند حتی کہ سر موئی غفلت را برخود تجویز نسازند
واز دعاء خاتمہ بالخیر کہ حصول سعادات دارین منحصر برین است فقیر المحروم ندارند کہ فقیر بجز این
مدعا دیگر ندارد و اللّٰہم اختم لنا بالخیر وبالایمان برحمتک وبحرمۃ رسولک صلی اللہ
تعالی علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم۔ بدانند وبفہمند کہ بمقتضائے قول الولد سرٌّ لابیہ ولدی
غلام محمد عن خیرانی میاں طال اللہ تعالی عمرہٗ آئینہ عکس نمائے
فقیر است وآنچہ از اسرارات وواردات وتجلیات ومکاشفات ومعاینات ومراقبات وحالات ومقامات والہامات
واشارات وارشادات کہ از تصدق نعلین برداری پیر دستگیر رحمۃ اللہ تعالی علیہ بمارسیدہ است
منعکس باطن آن برخوردار است وسوائے این امانت واجبہ تحریری فقیر آنچہ در تحریر فقیر
است درو نیز متمکن می بینم۔ او را جانشین خود گردانیدہ ام وسوای او دیگری لیاقت
این امر خطیر بنظر فقیر ندارد۔ پس امید کہ فقیر را حی وزندہ تصور بدہ در اطاعت او چنان کوشند کہ گردن
خود را از اطاعت وتابعداری او نہ پیچند۔ واگر از سہو بشریت خطائے واقع شود از چشم عفو بپوشند ودرین
امر خوشنودی فقیر وپیران فقیر تصور فرمایند مبادا بجانب او نتوجہ باشند وانانکہ صاحب اجازت اند نیز بود
اجازت بر قامت نیستے ونابودی کہ فنا تام عبارت از آنست پوشانیدہ شد۔ مبادا دم از ہستی تکبر نکنید

زیور اجازت را شکستہ جائے فقیر و جانشین فقیر را خوار و خراب ساختہ در خسارت ابدی افتند اللھم احفظ من ھذا البلاء۔ فقط



مکتوب بمحمود علیشاہ خلیفہ حضرت ایشان صدور یافتہ

برخوردار سعادت آثار محمود خصال مسعود الافعال محمود علیشاہ طول عمرہ

بعد دعوات ترقی درجات مطالعہ نمایند کہ و قطعہ خط ایشان که در علیہ بیماری والدین و دیگر در بیان رحلت والدہ ماجدہ و علیہ بیماری والدہ خود نوشتہ بود رسیدہ ملول گردانید اما بجز رجوع الی اللہ چارہ نیست کہ آیہ انا للہ وانا الیہ راجعون تسکین دہندہ خستہ دلان است و مرہم زخمی جگر آن آدمی را باید کہ در ہمہ حال موافقت و راضی برضاء محبوب و شاکر و خوشنود مطلوب باشد کہ این ذائقہ بر ہر نفس پیش آمدنی است و اصلاً از آن گریز و گزیر نیست و ندارد و کم بدو کسے برسر ہمہ عمر روسلامت ماندہ باشد اما این فضل خدائے کریم کہ دید کسیرشما ر از چیز خدمت نیز شریک سعادت بخشید شکر این عطیہ ادا باید کرد و در کار خود مشغول باید بود و مابرائے او والدہ آن برخوردار دعا میکنیم اللہ تعالے قبول فرماید زیادہ چہ

مکتوب بمولوی حاجی خواجہ محمد سلطان الدین شاہ خلیفہ ایشان صدور یافتہ

الحمد للہ الذی یعلم السر والاخفی والسلام علی عبادہ الذین اصطفی ثم لا یخفی انہ وصل لینا منکم کتابا مشتملا علی عبارات رایعۃ والفاظ دقیقۃ ومعانی رقیقۃ ریاحین المحبۃ والوفاء انت من خیار اخوان الصفاء وفرید الی العلم یدا ید ذکی فاق ارباب الذکاء شب و روز مستعد باید بود خلاف سنت نبوی علیہ الصلوۃ والسلام ظاہر نشود واز پیران کبار موتجاوز نشود از دیدن خط و نمط فرحت برفزود و مسرت رو نمود فیما کما ہو بوضوح پیوست حق سبحانہ و جل برصراط مستقیم شریعت غرا ثابت قدم داشتہ مقتبس انوار معرفت خود دارد بحرمۃ النبی والہ الامجاد والصلوۃ والسلام علیہم من رب العباد الی یوم التناد حال آنجا و دوبا طن زیادہ باحرمۃ النون والصاد فقط

تمت ضمیمہ

اجازت نامه

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی خیر المرسلین محمد وآله وصحبه اجمعین بعد حمد و
صلوة میگوید فقیر مسکین که مسمی مولوی خواجه محمد سلطان الدین شاه صدیقی نسباً طال بقاؤه که از فقیر سلوک خواجگان
نقشبندیه رضی الله تعالی عنهم ابتدا تا انتها طی نمود حتی که مراقبه احدیت که از قلب تا بقالب است بجریان
اسم ذات مسرور و از کدورت بشری دور. بعده دامنگیر حال ولایت ظلال که مسمی به ولایت اولیا و ولایت صغری
و ولایت ظلیه است و معیت او تعالی با خود و با جمیع ذرات ممکنات مرغوب با جمعیت خاطر و با حضور و آگاهی
مطلوب احوالش بیخودی و بیهوشی و استغراق و اضمحلال از سیر آفاقی و انفسی سیراب بعد ازان در ولایت کبری
که مسمی بولایت انبیاء و ولایت اصلیه که کنایت از مراقبه اقربیت و مراقبه ثلاثه محبت و اسم ظاهر است ایشان را سیر افتاده بفضل
تعالی فنا و بقای آنجا را حاصل نموده که فناء الفنا است و بقای انا مشرف گردید بعد ازان سیر در ولایت
علیا که ولایت ملائکه اعلی است و عبارت از مراقبه اسم باطن است افتاد و نیز باطن از انوار اسم باطن چنان متجلی گشت
که ظاهر در بحر تحیر مستغرق گردید بعد ازان از فیض مراقبه کمالات نبوت که مراقبه ذات بحت است فیضیاب شد و بقدر
استعداد درین باب چشم حیرت کشود بعد ازان از مراقبه کمالات رسالت و از مراقبه کمالات اولوالعزم صاحب حزم
شده با یاران حقیقی و تحقیقی متجلی از خلعت شرح صدر متحلی شد بعد ازان از مراقبات حقایق الهیه عبارت از مراقبه حقیقت کعبه و مراقبه
حقیقت قرآن و مراقبه حقیقت صلوة و مراقبه معبودیت صرفه است سرفراز شده از وراء الوری که در حقایق الهیه
مبدأ فیض و مورد فیض هیئت وحدانی که مجموعه لطایف عشره عاشق لاثانی است درین باب بقدر استعداد خویش
فیضیاب. اللهم زد فی احواله واعماله الصالحة بحرمت حبیبک وآله وصحبه بعد ازان در حقایق انبیا که عبارت
از حقیقت ابراهیمی و حقیقت موسوی و حقیقت محمدی و حقیقت احمدی تا مرتبه لاتعین همه مراتبات خاص مقامات
اختصاص بذات ستوده صفات ذات محمدی و احمدی است مشرف شد حتی که مدهوش در عین هوش در حقیقت محمدی

که محب و محبوب خوداست بی هوش بودند فقیر ایشان را کلاه کرامت بر سر نهاده خرقه زهد و عبادت در بر پوشانیده
از اجازت طریقهٔ عالیهٔ نقشبندیه و قادریه و چشتیه و سهروردیه و کبرویه سرفراز نموده ام
باید که طالبان را بحسب خواهش داخل هر طریقه عالیه نموده تعلیم و تربیت سعادت دارین حاصل نمایند آمین یا رب العالمین



و یا خیر الناصرین و صلی الله تعالی علی خیر خلقه محمد و آله و صحبه و سلم اجمعین

مکتوب ۱ به میان مظهر احمد داماد و خلیفه حضرت ایشان - برخوردار جانی محمد مظهر احمد طول عمره
آنچه که احوال ماتحت بزبان قلم رانده بودند یعنی غیر تحرکی لطائف وغیره - بدانند که اصول سلوک مسلوک نقشبندیه رح سه چیز داشته اند
حضور - و نسبت - و آگاهی - چون این باشد اگر غیر آن نباشد ماتحت اوست - به تصور بلند پروازی اگر خیال هستی منکشف
نشود نقصانی نیست والسلام **مکتوب ۲ ایضاً** برخوردار اسعد محمد مظهر احمد اطال الله و ظائفه - من بعد هدیه دعا
پیدا که بدستیکه تهالی و کثوره مع سرپوش گذرانیده بودند همدست گردیده برخوردار را باعث نوشش آب کوثر نموده لازم که
دائماً باستسقای ذکر ساقی حقیقی ارشاد هر چیکه باشد مستسقی باشند معروضه رفته بود که در آنجا بسیاری از تشنگان
آب زلال عشق یزدانی لب بجان اند انشاء الله تعالی بعرصه چند کسی را پدید آورده باشیم مترصد باشند زیاده بقای محبوب
همدوش باد - **مکتوب ۳** به سید حبیب الله صاحب - برادر عزیز القدر نیک کردار پسندیده اطوار سلمه الله تعالی بعد دعوات ترقی عمر
و درجات - باید که بر کسی بیمار توجه نکنند تا وقتیکه روبروی ما بالمشافه حقیقت آن تحقیق نسازند - و اگر کسی طلب فیض نماید در تعلیم
و تربیت لطائف وغیره دریغ ندارند که از ینجانب اجازت است الله تعالی از طفیل مشایخ کبار رحمهم الله تعالی فیض رسان گردد
بحرمت حبیبه صلی الله علیه و آله و اصحابه و سلم و به سردار خان نیز سلام رسانند زیاده بجز ترغیب ذکر و شغل چه تحریر نماید -
مکتوب ۴ ایضاً برادر دین محب راه یقین سید حبیب الله صاحب دام محبته - بعد سلام سنت الاسلام - یقین که آن عزیز از
ذکر و فکر طریقه غافل نبوده باشند پس مقصود فقیر نیز همین است لازم که بر آن مداومت نمایند که ثمرات دارین مترتب بذکر الهی جل شانه
و رابطه پیران ما رحمهم الله تعالی برای غائبان هم اثری تمام دارد - دوران با خبر در حضور و نزدیکان بی بصر دور - امید که حق تعالی القدوس طریقه
را جاری دارند خدا کند که از واسطه آن برادر دل تیره مردگان روشن گردد - زیاده والدعا **مکتوب ۵** به سید قاسم علی صاحب

مدرس - برادر عزیز سید قاسم علیصاحب بعد دعا و سلام معلوم باد کہ شیخ امام در طریقہ عالیہ داخل شدہ اند باید کہ ایشان را بہ فرد توجہ کنند و از طریق ذکر و شغل آگاہ نمایند زیادہ والدعا - مکتوب بہ غلام محمد شاہ خلیفہ حضرت ایشان - برخوردار نیک کردار سعادت اطوار حمیدہ خصال دام مجدہ بعد دعوات عزیز حیات و ترقی عمر و درجات واضح و لائح باد الحمد للہ والمنہ احوال اینجا و دیگرم رب المعبود بخیریت بودہ و نوید صحت آن عزیز از درگاہ حق تعالےٰ مطلوب و مرغوب قطعہ عرض ایشان شعر کیفیت روانگی خود از مقامی بمقامی و حالا مستقیم بودن خود از عرصۂ یازدہ ایام در رایچور بجامع مسجد و داخل گردیدن تخمینا بست مردمان در طریقہ عالیہ و غیرہ مراتب مع وصول شدہ نہایت خورسندی بخشید زیرا کہ درین زمانہ اکثر خلق را توجہ با حق کم است - الحمد للہ درین اندک ایام بواسطہ آن نیک انجام بسیار مردم رو بحق شدند ازین چہ بہتر است و ہر قدر کہ فیض پیران کبار رحمہم اللہ تعالےٰ متعدی می گردد در آن عین خوشنودی فقیر است پس ہیچو صورت جائیکہ اجماع و کثرت مسلمانان باشد انجا امتداد اقامت آن عزیز مستحسن معلوم می نماید - و مفارقت ظاہری را چندان اعتباری نیست حق تعالےٰ نسبتی عنایت فرماید دوری و نزدیکی یکسان خواہد بود بمصداق شعر بزرگے ؎ گر در یمنی و با منی پیش منی ، گر پیش منی و بے منی در یمنی - خدا تعالےٰ آن عزیز را ببرکت توجہ پیران کبار ذی تمیز ساختہ است دوام در حضور فقیر ہستید لازم کہ جمعیت تمام بطریقہ خیر الانام باشند فقیر نیز از توجہ غائبانہ غافل نیست فقط بہمہ اہل حلقہ سلام برسد - مکتوب بہ داؤد شاہ صاحب خلیفہ حضرت ایشان - بسم اللہ الرحمن الرحیم برخوردار داؤد شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ بعد حمد و صلوۃ و تبلیغ الدعوات مطالعہ نمایند با وجود خلوص نیت ظاہر باحکام شرع آراستہ و دست باطن از ما سوا برداشتہ نعمتیست عجیب و غریب کہ غیر محبوب را نمی بخشند از تصدق پیران ما رحمہم اللہ تعالی اثری ازین نعمت عظمی در خود یابند شکر خدا و رسول خدا بجا آوردہ بطرف طالبان خدا متوجہ باشند و طریقہ را جاری دارند حتی کہ دعوت طریقہ ہم بکنند خوشنودی فقیر را درین امر تصور نمایند و نیز رابطۂ فقیر را تا زندگی فقیر از دست نگذارند و طالب آن امر نمایند - حامل رقیمہ یکی از برادران طریقہ است تا لطیفہ

نفسی مہتد گشتہ است از توجہ ایشان دریغ ندارند زیادہ جمعیت باد ہمہ برادران طریقہ را سلام برسد **مکتوب** بہ عبد اللہ شاہ فرزند داود شاہ صاحب مرحوم خلیفہ حضرت ایشان - برخوردار سعادت اطوار پسندیدہ کردار بدل آگاہ عبد اللہ شاہ ابن داود شاہ صاحب مرحوم سلمہ اللہ واوصلہ الی غایہ ماتمناہ بعد سلام سنت ودعاے خیریت دارین واضح راہی عقیدت پیراسے باد کہ نامہ عقیدت نشانہ رسید بدریافت خبر ملالت اثر رحلت قرۃ العین من داود شاہ صاحب غفر اللہ لہ ورحمہ وادخلہ فی جوار حبیبہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ ومن تبعہ الی یوم الدین الم سخت وحزن کثیر بدل فقیر برسید اللہ تعالے شانہ جزای استقامت وحسن اتباع شاہ رسالت رضوان خود ولقای حبیب خود بمرحوم مغفور عطا فرماید وپس ماندگان را بصبر ورضا متحلی فرمودہ بخلعت وراثت استقامت ظاہری وباطنی بر نہج ایشان نصیب فرماید اکنون ازان نور چشم آن دارم کہ ہردم از دم ہای خود کہ نعمتے بے بدل است بیاد مولی تعالے شانہ واتباع حبیب وکوشند تا آنکہ رسند بد آنچہ رسیدگان رسیدند ثمرۂ عمر ہمین است وبس - وبہ اداے حقوق پس ماندگان متعلقین مرحوم ہمچون مرحوم معاملہ نمایند - بدانند کہ مقصود از فقر مشق موت است کہ معتبر بفنا است ونتیجہ اش بقا وازین مشق تا موت ظاہری واجل موعود گزیری نیست در آن زمان سر الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب خود بخود ظاہر شدنیست ومجلس را بطور والد مرحوم خود جاری دارند روز وشب بتحقیر نفس خود وملاحظہ منقصت آن مشغول طالبان باشند والسلام علی من اتبع خیر خلق اللہ فی الہدی فقط

مکتوب ٩ برخوردار سعادت آثار خوب خصال پسندیدہ افعال محب جان داود شاہ صاحب طول عمرہ اللہ تعالی صحت وعافیت عنایت فرمودہ حضور - وآگاہی - ومجلس سکوت - مرحمت فرماید کہ درین طریقہ عالیہ نقشبندیہ این ہر سہ امر لابدی وضروری است اللہ تعالی از برکت پیران کبار رحمہم اللہ تعالی نصیب گرداند زیادہ چہ -

تاریخات کتاب هذا گزرانیده مولوی شاه عبد الرزاق صاحب بنگلوری المتخلص ناظر مرید حضرت ایشان

قطعه مادهای طمانینت القلوب شاه گدا سنه ۱۳۱۱ھ فی ذکر المحبوب ابتسام انوار سنه ۱۳۱۱ھ
تحفهٔ تحیت سنه ۱۳۱۱ھ خزانهٔ رحمت سنه ۱۳۱۱ھ مذاق عشق سنه ۱۳۱۱ھ خمار عشق سنه ۱۳۱۱ھ
لذات مسکین سنه ۱۳۱۱ھ فغان مسکین سنه ۱۳۱۱ھ بعز و پایان مان شاه عبد الرزاق قادری سنه ۱۳۱۱ھ
ساده لوح صدر مدرس اهالی قصبه سنگاریڈی سنه ۱۳۱۱ھ بیچمدان هیچ گوی ناظر سنه ۱۳۱۱ھ

شکر حق اندرین زمان کریم سنه ۱۳۱۱ھ — جمع شد کلیات گوهربار سنه ۱۳۱۱ھ
شاهراه طریقهٔ تهلیل سنه ۱۳۱۱ھ — شمع عشاق لامع الانوار سنه ۱۳۱۱ھ
رهبر تابعان رسم نیک سنه ۱۳۱۱ھ — زبده ذاکر اولی الابصار سنه ۱۳۱۱ھ
یقین ارشاد مرشد کامل سنه ۱۳۱۱ھ — زیب محفل خزینهٔ اسرار سنه ۱۳۱۱ھ
آمده بی بها مضامینش سنه ۱۳۱۱ھ — ماشاء الله بهجت الاسرار سنه ۱۳۱۱ھ
هر ورق رونق نشاط عید سنه ۱۳۱۱ھ — راست گو صفحه صفحه گلزار سنه ۱۳۱۱ھ
عقد هر سطر آیهٔ رحمت سنه ۱۳۱۱ھ — گوهر هر نقطه دُرّ شهوار سنه ۱۳۱۱ھ
کین طمانینت القلوب بشر سنه ۱۳۱۱ھ — گنج پرویز اکحل اذکار سنه ۱۳۱۱ھ
ز تصانیف خواجهٔ آوان سنه ۱۳۱۱ھ — نقشبند طریق متقی وقار سنه ۱۳۱۱ھ
شبلی وقت و برگزیدهٔ دهر سنه ۱۳۱۱ھ — عارف صوفیه جنید آثار سنه ۱۳۱۱ھ
قطب اوقات شهرهٔ آفاق سنه ۱۳۱۱ھ — بیگمان زنده مثل شاه مدار سنه ۱۳۱۱ھ
آن محمد نعیم شیخ گزین سنه ۱۳۱۱ھ — صدر الانام کاشف الاسرار سنه ۱۳۱۱ھ
ملخاطب علم به مسکین شاه سنه ۱۳۱۱ھ — گه علم قطبیت کردار سنه ۱۳۱۱ھ
یا رب این مهر برج معلومات سنه ۱۳۱۱ھ — بر مریدان و جمیع بابان دار سنه ۱۳۱۱ھ
ناظر یاده گوی از دل و جان سنه ۱۳۱۱ھ — شد چه مقبول بیدمنت وقار سنه ۱۳۱۱ھ

برای آگاہی طالبان حدول تاریخ ولادت و وفات مشائخ طریقت علیہم التحیۃ والثنا السلسلۃ للمشائخ النقشبندیۃ الاویسیۃ المجددیۃ رح

نمبر	اسماء بزرگان	تاریخ ولادت	تاریخ رحلت	مقام مولد شریف	مقام مزار مبارک
۱	حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم	دوشنبہ ربیع الاول عام الفیل عمر ۶۳ سال	دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول ۱۱ ہجری	مکہ معظمہ	مدینہ منورہ حجرہ عائشہ صدیقہ رض
۲	حضرت ابوبکر صدیق رض	سہ شنبہ ذی الحجہ عمر ۶۳ سال	سہ شنبہ ۲۲ جمادی الآخر ۱۳ھ	"	روضہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
۳	حضرت سلمان فارسی رح	عمر ۲۵۰ سال	۱۰ رجب ۳۳ھ	اصفہان	مداین
۴	حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر رض	دوشنبہ ۲۳ شعبان ۲۳ھ عمر زیادہ از صد سال	۲۴ جمادی الاول ۱۰۷ھ	مدینہ منورہ	مدینہ منورہ
۵	حضرت امام جعفر صادق رض	دوشنبہ ۱۳ ربیع الاول ۸۰ھ	دوشنبہ ۱۵ رجب ۱۴۸ھ	"	جنۃ البقیع در مقبرہ امام حسن رض
۶	حضرت بایزید بسطامی رح	یکشنبہ ربیع ۲ ۱۳۶ھ	جمعہ ۱۵ شعبان ۲۶۱ھ	شام	بسطام
۷	حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رح	دوشنبہ ۲ شوال ۳۵۲ھ	شنبہ ۵ ذی الحجہ ۴۲۵ھ	طائف	خرقان
۸	حضرت خواجہ ابوالقاسم گرگانی رح	دوشنبہ ۳ محرم ۳۸۰ھ	۲۳ صفر ۴۵۰ھ	قریہ گرگان	کاشان
۹	حضرت خواجہ ابوعلی فارمدی رح	سہ شنبہ ۱۰ ذی الحجہ ۴۳۴ھ	۴ ربیع الاول ۴۷۷ھ	قریہ فارمد	طوس
۱۰	حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی رح	جمعہ ۲ صفر ۴۴۰ھ	چہارشنبہ ۲۷ رجب ۵۳۵ھ	دمشق	مرو
۱۱	حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رح	دوشنبہ ۱۲ شعبان ۴۳۵ھ	دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول ۵۷۵ھ	غجدوان	غجدوان
۱۲	حضرت خواجہ عارف ریوگری رح	۲۷ رجب ۵۵۱ھ	غرہ شوال ۶۱۶ھ	ریوگر	ریوگر
۱۳	حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رح	سہ شنبہ ۱۸ شوال ۶۲۸ھ	۱۷ ربیع الاول ۷۱۵ھ	قریہ انجیر فغنہ	وابکنی
۱۴	حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رح	چہارشنبہ ۱۲ شوال ۶۳۱ھ	۲۸ ذیقعدہ ۷۲۱ھ	خراسان	خوارزم
۱۵	حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رح	سہ شنبہ ۳ رجب ۵۹۱ھ	شنبہ ۱۰ جمادی الثانی ۷۵۵ھ	طبرستان	قریہ سماسی
۱۶	حضرت سید امیر کلال رح	جمعہ ۱ جمادی الثانی ۶۷۶ھ	پنجشنبہ ۸ جمادی الثانی ۷۷۲ھ	سوخار	دیہ سوخار
۱۷	حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رح	دوشنبہ ۴ محرم ۷۱۸ھ	دوشنبہ ۳ ربیع الاول ۷۹۱ھ	بلخ	بخارا
۱۸	حضرت خواجہ علاء الدین عطار رح	دوشنبہ ۱۵ ذی الحجہ ۶۹۵ھ	چہارشنبہ ۲۰ رجب ۸۰۲ھ	چغانیان	دیہ چغانیان
۱۹	حضرت خواجہ یعقوب چرخی رح	چہارشنبہ ۲۴ شعبان ۷۶۲ھ	دوشنبہ ۵ صفر ۸۵۱ھ	قریہ چرخ	بلغنون

نشانات	اسمائے بزرگان	تاریخ ولادت	تاریخ رحلت	مولد شریف	مقام مزار مبارک
۲۰	حضرت خواجہ عبد اللہ احرار	پنجشنبہ ۲۹ رمضان سنہ ۸۰۶ھ	شب شنبہ ۲۹ ربیع الاول سنہ ۸۹۵ھ	بخارا کہنہ	سمرقند
۲۱	حضرت مولانا محمد زاہد رحمہ	سہ شنبہ ۱۴ شوال سنہ ۸۵۲ھ	شنبہ غرہ ربیع الاول سنہ ۹۳۶ھ	حصار آباد	حصار آباد وسندہ آنجا
۲۲	حضرت مولانا محمد درویش	چہارشنبہ ۶ شوال سنہ ۸۴۶ھ	۱۹ محرم سنہ ۹۷۰ھ	سمرقند	صحرای ہرات آنجا
۲۳	حضرت خواجگی محمد امکنگی رحمہ	دوشنبہ ۱۴ رمضان سنہ ۹۱۸ھ	۲۲ شعبان سنہ ۱۰۰۸ھ	دمشق	امکنگ
۲۴	حضرت خواجہ باقی باللہ رحمہ	پنجشنبہ ۵ رجب سنہ ۹۷۱ھ	دوشنبہ ۲۵ جمادی الآخر سنہ ۱۰۱۲ھ	دہلی	بیرون شاہجہان آباد
۲۵	حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمہ	جمعہ نصف شب ۱۴ شوال سنہ ۹۷۱ھ	سہ شنبہ ۲۸ صفر سنہ ۱۰۳۴ھ	سرہند	سرہند
۲۶	حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ	۱۱ شوال سنہ ۱۰۰۹ھ	۹ ربیع الاول سنہ ۱۰۷۹ھ	"	سرہند
۲۷	حضرت شیخ سیف الدین رحمہ	سہ شنبہ ۲۹ صفر سنہ ۱۰۴۹ھ	۱۹ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۰۹۶ھ	سرہند	سرہند
۲۸	حضرت حافظ محمد محسن	×	سنہ ۱۰۴۷ھ	دہلی	دہلی
۲۹	حضرت سید نور محمد بدایونی	سہ شنبہ ۱۴ ذی الحجہ سنہ ۱۰۳۶ھ	۱۱ ذیقعدہ سنہ ۱۱۳۵ھ	بدایوں	بیرون کوٹلہ سلطان المشائخ
۳۰	حضرت مرزا مظہر جانجاناں رحمہ	صبح جمعہ ۱۱ رمضان سنہ ۱۱۱۱ھ	جمعہ ۱۰ محرم سنہ ۱۱۹۵ھ	کالاباغ مالوہ	دہلی خانقاہ حضرت غلام علی شاہ
۳۱	حضرت شاہ عبد اللہ المعروف غلام علی شاہ رحمہ	سنہ ۱۱۵۸ھ	شنبہ ۲۲ صفر بعد اشراق	پٹیالہ ضلع پنجاب	دہلی در خانقاہ خود
۳۲	حضرت شاہ سعد اللہ صاحب رحمہ	عمر ۷۰ سال تخمیناً	۲۸ جمادی الاول ۱۲۹۹ھ	موضع ... علاقہ ...	محلہ کوسہ ... حیدرآباد دکن

نزدیک قدم شریف محلہ پنچقاگران ۱۲۶۹ جانب ... قبر ... ۱۲

السلسلة للمشائخ القادریہ رحمۃ اللہ علیہم

نشانات	اسمائے بزرگان	تاریخ ولادت	تاریخ رحلت	مولد شریف	مقام مزار مبارک
۱	حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم	دوشنبہ ربیع ا عمر ۶۳ سال	دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۱ھ	مکہ معظمہ	مدینہ منورہ حجرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی
۲	حضرت علی کرم اللہ وجہہ	جمعہ ۱۳ رجب عمر ۶۳ سال	شب شنبہ ۱۷ رمضان سنہ ۴۰ھ	"	نجف اشرف
۳	حضرت امام حسن رضی	پنجشنبہ ۱۵ رمضان سنہ ۳ھ	پنجشنبہ ۵ ربیع الاول سنہ ۵۰ھ	مدینہ منورہ	جنۃ البقیع
۴	حضرت امام حسین رضی	سہ شنبہ ۵ شعبان سنہ ۴ھ	جمعہ ۱۰ محرم سنہ ۶۱ھ	"	کربلا
۵	حضرت امام زین العابدین رضی	جمعہ ۵ شعبان سنہ ۳۸ھ	۱۸ محرم سنہ ۹۴ھ	"	جنۃ البقیع
۶	حضرت امام محمد باقر رضی	جمعہ ۳ صفر سنہ ۵۷ھ	دوشنبہ ۷ ذی الحجہ سنہ ۱۱۴ھ	"	"

نشان	اسمائے بزرگان	تاریخ ولادت	تاریخ رحلت	مولد شریف	مقام مزار مبارک
۷	حضرت امام جعفر صادق رض	دوشنبہ ۱۳ ربیع الاول سنہ ۸۰ھ	دوشنبہ ۱۵ رجب سنہ ۱۴۸ھ	مدینہ منورہ	جنت البقیع
۸	حضرت امام موسیٰ کاظم رض	یکشنبہ ۷ صفر سنہ ۱۲۸ھ	جمعہ ۵ رجب سنہ ۱۸۳ھ	"	بغداد شریف
۹	حضرت علی بن موسیٰ رضا رض	پنجشنبہ ۱۱ ربیع الثانی سنہ ۱۵۳ھ	جمعہ ۲۱ یا ۲۹ رمضان سنہ ۲۰۳ھ	"	مشہد مقدس
۱۰	حضرت معروف کرخی رض	پنجشنبہ ۱۳ شوال سنہ ۱۴۳ھ	یکشنبہ ۲ محرم سنہ ۲ھ	نوتس	بغداد شریف
۱۱	حضرت سری سقطی رح	دوشنبہ ۲۳ محرم سنہ ۱۰۶ھ	بامداد شنبہ ۳ رمضان سنہ ۲۵۱ھ	بعلبک	"
۱۲	حضرت جنید بغدادی رح	سہ شنبہ ۱۱ شعبان سنہ ۱۵۷ھ	شنبہ ۲ رجب سنہ ۲۹۷ھ	کوفہ	"
۱۳	حضرت ابوبکر شبلی رح	دوشنبہ ۲۳ شوال سنہ ۲۱۱ھ	جمعہ ۲۷ ذی الحجہ سنہ ۳۳۵ھ	دمشق	"
۱۴	حضرت عبدالعزیز تمیمی رح	چہارشنبہ ۳ صفر سنہ ۳۰۱ھ	پنجشنبہ ۱۱ ذی الحجہ سنہ ۳۳۲ھ	یمن	یمن
۱۵	حضرت عبدالواحد بن عبدالعزیز تمیمی	چہارشنبہ ۲۲ رجب سنہ ۳۲۳ھ	جمعہ ۹ جمادی الثانی سنہ ۴۲۵ھ	"	بغداد کہنہ مقبرہ امام احمد حنبل رح
۱۶	حضرت ابوالفرح طرطوسی رح	یکشنبہ ۳ شوال سنہ ۳۰۹ھ	شنبہ ۵ محرم سنہ ۴۴۷ھ	حلب	طرطوس
۱۷	حضرت ابوالحسن ہنکاری رح	چہارشنبہ ۲۲ شعبان سنہ ۴۰۹ھ	چہارشنبہ ۲۵ محرم سنہ ۴۸۶ھ	ہنکار	ہنکار شریف
۱۸	حضرت ابوسعید مبارک مخزومی رح	سہ شنبہ ۱۲ رجب سنہ ۴۰۳ھ	دوشنبہ ۱۱ ربیع الثانی سنہ ۵۱۳ھ	"	واسط
۱۹	[illegible]	یکشنبہ غرہ رمضان سنہ ۴۷۱ھ	شنبہ ۹ ربیع الثانی سنہ ۵۶۱ھ	گیلان	بغداد شریف
۲۰	حضرت سید عبدالرزاق رض	چہارشنبہ ۱۸ رجب سنہ ۵۲۷ھ	۶ شوال سنہ ۵۹۵ھ	بغداد کہنہ	باب حرب بغداد شریف
۲۱	حضرت شرف الدین قتال رح	سہ شنبہ ۲ رمضان سنہ ۶۲۳ھ	دوشنبہ ۶ شعبان سنہ ۷۱۱ھ	بخارا	بغداد کہنہ
۲۲	حضرت سید عبدالوہاب رح	چہارشنبہ ۱۴ ربیع الثانی سنہ ۶۵۷ھ	پنجشنبہ ۱۲ شعبان سنہ ۷۹۹ھ	اصفہان	ینبوع
۲۳	حضرت سید بہاء الدین رح	سہ شنبہ ۱۷ رمضان سنہ ۷۱۶ھ	جمعہ ۱۸ رمضان سنہ ۸۰۲ھ	قندہار	قلعہ تمنی
۲۴	حضرت سید عقیل رح	سہ شنبہ ۱۴ شعبان سنہ ۷۹۹ھ	پنجشنبہ ۱۶ رمضان سنہ ۸۴۲ھ	سمرقند	سلطنت کوکان قریب جدید بخارا
۲۵	حضرت سید شمس الدین صحرائی رح	پنجشنبہ ۱ رمضان سنہ ۷۹۸ھ	سہ شنبہ ۱۵ ربیع الثانی سنہ ۸۹۹ھ	[illegible]	صحرائے سمرقند
۲۶	حضرت سید گدا رحمٰن اول رح	دوشنبہ ۷ رجب سنہ ۸۱۲ھ	پنجشنبہ ۱۴ جمادی الاول سنہ ۸۹۸ھ	کشمیر	کشمیر
۲۷	حضرت سید ابوالفضل رح	*	×		۸

نشان	اسماے بزرگان	تاریخ ولادت	تاریخ رحلت	مولد شریف	مقام مزار مبارک
۲۸	حضرت شمس الدین عارف رح	چارشنبہ ۱۶ جمادی ۲ سنہ ۸۳۴ھ	شنبہ ۶ صفر سنہ ۹۹۴ھ	پشاور	طبرستان
۲۹	حضرت سید گدا رحمٰن ثانی رح	جمعہ ۱۴ رمضان سنہ ۸۲۹ھ	یکشنبہ ۱۳ ربیع ۲ سنہ ۹۸۷ھ	قندہار	خیبر
۳۰	حضرت سید شاہ فضیل رح	چارشنبہ ۱۴ صفر سنہ ۸۷۱ھ	شنبہ ۱۷ محرم سنہ ۹۹۹ھ	سندھ	حیدرآباد سندھ
۳۱	حضرت شاہ کمال کیتھلی رح	جمعہ ۱۲ رجب سنہ ۸۸۹ھ	۱۳ شعبان سنہ ۱۰۰۳ھ	بغداد	کیتھل ضلع ملتان
۳۲	حضرت شاہ سکندر رح	دوشنبہ ۱۶ شعبان سنہ ۹۰۳ھ	یکشنبہ ۲ رجب سنہ ۱۰۲۳ھ	کیتھل	ایضاً
۳۳	حضرت مجدد الف ثانی رح	جمعہ ۱۴ شوال سنہ ۹۷۱ھ	فجر شنبہ ۲۸ صفر سنہ ۱۰۳۴ھ	سرہند	سہرند
۳۴	خازن الرحمۃ حضرت خواجہ محمد سعید رح	شعبان سنہ ۱۰۰۵ھ	۲۴ جمادی ۲ سنہ ۱۰۷۱ھ	سرہند	″
۳۵	دلیل الرحمان شیخ عبدالاحد رح	عمر ۷۷ سال	۲۸ ذیحجہ سنہ ۱۱۴۲ھ	″	″
۳۶	حضرت شیخ عابد سنامی رح	×	۱۸ رمضان سنہ ۱۱۶۰ھ	سنام	[illegible] دہلی
۳۷	حضرت میرزا مظہر جانجاناں رح	جمعہ ۱۱ رمضان سنہ ۱۱۱۱ھ	جمعہ ۱۰ محرم سنہ ۱۱۹۵ھ	مقام کالاباغ	دہلی
۳۸	حضرت شاہ عبداللہ المعروف غلام علیشاہ رح	سنہ ۱۱۵۸ھ	شنبہ ۲۲ صفر سنہ ۱۲۴۰ھ	بٹالہ ضلع پنجاب	دہلی
۳۹	حضرت شاہ سعد اللہ رح	عمر ۷۰ سال تخمیناً	۲۸ جمادی ۱ سنہ ۱۲۶۹ھ	[illegible]	حیدرآباد دکن

السلسلۃ للمشایخ الچشتیہ الصابریہ رح

نشان	اسماے بزرگان	تاریخ ولادت	تاریخ رحلت	مولد شریف	مقام مزار مبارک
۱	حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم	دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول عمر ۶۳ سال	دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۱ھ	مکہ معظمہ	مدینہ منورہ
۲	حضرت علی کرم اللہ وجہہ	جمعہ ۱۳ رجب عمر ۶۳ سال	شب دوشنبہ ۱۹ رمضان سنہ ۴۰ھ	″	نجف اشرف
۳	حضرت خواجہ حسن بصری رح	چارشنبہ [illegible] رمضان سنہ ۲۳ھ	[illegible] ۴ محرم سنہ ۱۱۱ھ	مدینہ منورہ	صحرائے بصرہ
۴	حضرت خواجہ عبدالواحد [illegible] رح	دوشنبہ [illegible] رمضان سنہ [illegible]	چارشنبہ [illegible] صفر سنہ ۱۷۷ھ	جدہ	قبرستان [illegible] قریب شہر

نشان	اسماے بزرگان	تاریخ ولادت	تاریخ رحلت	مولد شریف	مقام مزار مبارک
۵	حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رح	یکشنبہ ۱۱ ذیقعدہ سنہ ...	جمعہ ۳ ربیع ۲ سنہ ۱۸۵ھ	کوفہ	جنت المعلی
۶	خواجہ سلطان ابراہیم بن ادہم رح	جمعہ ۹ شوال عمر ۱۴۰ سال	شب جمعہ ۲۸ جمادی ۱ سنہ ۲۶۱ھ	بلخ	برکوہ شام
۷	حضرت خواجہ حذیفہ المرعشی رح	سہ شنبہ ۱۳ ذی حجہ	یکشنبہ ۲۴ شوال سنہ ۲۷۶ھ	بدخشان	مرعش ۱ھ
۸	حضرت خواجہ ہبیرۃ البصری رح	خامسنبہ ۲۳ رجب سنہ ۱۵۳ھ	یکشنبہ ۷ شوال سنہ ۲۸۹ھ	بصرہ	ہبیرہ ۲ھ
۹	حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری رح	دوشنبہ ۱۲ رجب سنہ ۱۹۶ھ	چہارشنبہ ۱۴ محرم سنہ ۲۹۸ھ	کوفہ	دینور
۱۰	خواجہ ابو اسحاق چشتی رح	جمعہ ۱۰ ذی حجہ سنہ ۲۳۰ھ	دوشنبہ ۱۴ ربیع ۲ سنہ ۳۲۹ھ	دمشق	عکہ توابع شام
۱۱	خواجہ ابو احمد ابدال چشتی رح	۶ رمضان سنہ ۲۶۰ھ	دوشنبہ یکم جمادی ۲ سنہ ۳۵۵ھ	بدخشان	چشت
۱۲	خواجہ ابو محمد چشتی رح	غرہ محرم سنہ ۳۳۱ھ	شنبہ یکم رجب سنہ ۴۱۱ھ	چشت	"
۱۳	خواجہ ابو یوسف چشتی رح	پنجشنبہ ۱۳ شعبان سنہ ۳۷۵ھ	دوشنبہ ۳ رجب سنہ ۴۵۹ھ	نواح چشت	"
۱۴	خواجہ قطب الدین مودود چشتی رح	جمعہ " " سنہ ۴۳۰ھ	جمعہ یکم رجب سنہ ۵۲۷ھ	بغداد	"
۱۵	حاجی شریف زندنی رح	پنجشنبہ ۱۳ شعبان عمر ۱۲۰ سال	چہارشنبہ ۱۰ رجب سنہ ۶۱۲ھ	قوام	بخارا
۱۶	خواجہ عثمان ہارونی رح	دوشنبہ ۱۳ رمضان عمر ۹۱ سال	دوشنبہ ۵ شوال سنہ ۶۱۷ھ	قریہ ہارون	روبروی خانہ کعبہ
۱۷	حضرت خواجہ معین الدین چشتی رح	پنجشنبہ ۹ جمادی ۲ سنہ ۵۳۰ھ	دوشنبہ ۶ رجب سنہ ۶۳۳ھ	سنجر شریف	اجمیر شریف
۱۸	خواجہ بختیار کاکی رح	پنجشنبہ ۲۴ رمضان عمر ۵۴ سال	دوشنبہ ۱۴ ربیع ۱ سنہ ۶۳۴ھ	قریہ اوش	دہلی کہنہ
۱۹	خواجہ فرید الدین گنج شکر رح	چہارشنبہ ۲۹ ذی حجہ سنہ ۵۸۴ھ	شنبہ ۵ محرم سنہ ۶۶۴ھ	قصبہ کھتوال توابع ملتان	پاک پٹن
۲۰	حضرت مخدوم صابر رح	پنجشنبہ ۱۹ ربیع ۲ سنہ ۵۹۲ھ	پنجشنبہ ۱۳ ربیع ۱ سنہ ۶۹۰ھ	ہرات	کلیر
۲۱	حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رح	جمعہ ۱۴ جمادی ۲ سنہ ۵۹۷ھ	چہارشنبہ ۱ جمادی ۲ سنہ ۷۱۵ھ	سرخس	پانی پت
۲۲	شیخ جلال الدین پانی پتی رح	چہارشنبہ ۲۴ شوال	پنجشنبہ ۱۳ ربیع ۱ سنہ ۷۶۵ھ	کازرون	"
۲۳	شیخ عبد الحق ردولوی رح	پنجشنبہ ۱۲ ذیقعدہ سنہ ۷۳۰ھ	دوشنبہ ۱۵ جمادی ۲ سنہ ۸۳۶ھ	×	ردولی شریف
۲۴	شیخ محمد عارف رح	پنجشنبہ ... صفر عمر ۸۴ سال	دوشنبہ ۱۷ صفر سنہ ۸۵۹ھ	ردولی	"

۱ھ مرعش ... کا نام ہے جو شہر ... سے ... یعنی خلیفہ ... سے گیارہ قدم کے فاصلہ پر واقع ہے ۱۲ از تواریخ آئینہ تصوف

۲ھ ہبیرہ نام جنگل کا ہے قریب بصرہ دس ہزار قدم کے فاصلہ پر واقع ہے ۱۲ از تواریخ آئینہ تصوف

اطلاع

اس مجموعہ کے جملہ حقوق باستثناء رسائل جلد اوّل محفوظ ہین۔

اس مجموعہ کی فراہمی اور ترتیب و تہذیب و تنقیح و تصحیح اور طبع مین بڑی جانفشانی اور زر خطیر صرف ہوا ہے کوئی صاحب کلًّا یا جزءً قصداً اسکے طبع کا نہ فرماوین۔ جسقدر نسخے مطلوب ہون راقم سے طلب فرماوین۔ جس کتاب پر راقم کی دستی مُہر نہو وہ مسروقہ ہے فقط

قیمت ۸عہ

الرّاقم

فقیر مسکین ابو طاہر محمد عبد القادر

نقشبندی مجددی کان اللہ لہٗ